

مستدركات الأهل إلى حنفية

ترجمته وتكفيسه

عقود الجواهر المنيقة في أدلة معذها العمل الحنفية
بما وافق فيه الأئمة الستة وأحدهم

toobaa-elibrary.blogspot.com

استاذ المساندة والعزيم الحاج مولانا محمد عبد السلام صاحب
مصدر المدركين دار العلوم ديبلي تاواني جامع مظفر نگر
تأليف
امام السيد محمد امين الرازي
مكتبة دار العلوم ديبلي
مكتبة دار العلوم ديبلي

مستدلات الام ابی حنیفہؒ

ترجمہ و تلخیص

عقود الجواهر المنیفة فی ادلة مذهب الامام
ابی حنیفہؒ مما وافق فیہ الائمة الستة واحدهم

تالیف : الام السید مرتضیٰ الزبیدیؒ

تلمیذ رشید الام کبیر حضرت

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ و تلخیص : مولانا عبد اللہ، شیخ الحدیث مظفر نگر

پیشکش : طوبی ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ فہرست عنوانات ☆

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷	تالیفات شیخ	۱۵	تقریر
۴۷	حضرت امام ابو حنیفہ کون ہیں	۱۸	ظہارے گفتی
۴۸	حضرت امام عظیم کی تحریریں	۲۳	زعمہ الخواف
	آپ کا طہر اور شفقت علی الناس کی	۲۴	مقدمہ الخواف
۴۹	مقدمہ شیخ	۲۸	مقدمہ الخواف
۵۰	امام صاحب کی صحیح اور بحثنیں	۲۸	ولادت امام صاحب
۵۱	امام عظیم کا طہر و مشیت	۲۸	بیمہ بخار شیخ
۵۳	آپ کی مہارت اور اعجاز کا طہر	۳۰	مصحف طہر و ایمان کا طہر
۵۴	آپ کی شہادت و کرم	۳۱	مجامع میں امام صاحب کے اساتذہ
۵۵	آپ کا تقویٰ اور پرہیزگاری	۳۲	امام صاحب کے اساتذہ اور شیوخ
۵۷-۵۶	آپ کا زہد اور وقار	۳۳	اسول امام ابو حنیفہ
۵۸	بیمہ بخار	۳۴	ان کی قلم کار شاہ
۵۹	۵۱ عمل سے پہلے نیت ۵۲	۳۴	ان کی قلم کار شاہ
	نئی شہادت کا طہر اور کرم کی	۳۴	امام ابو حنیفہ کا طہر و کرم
۵۹	نسبت پر مدح	۳۵	مطلوب حرم
۶۰	ایمان کا بیان	۳۶	کتاب مناقب
۶۷	تہذیب و ایمان کا بیان	۳۹	تہذیب و ایمان کا بیان
۶۳	حکم کے احکام اور فقہاء کا طہر و کرم	۴۰	عشر مہینے
۶۴	بیمہ بخار اور کرم کا بیان	۴۲	امام صاحب کی مسابیح کے کلامیں
۶۵	شرکین کی کتابت اور کرم	۴۳-۴۲	۱۷۱ مسئلہ و احکامات
۷۵	دعا اور دعا کی کتابت	۴۶	۱۷۱ مسئلہ و احکامات کے مختصر حالات

انتساب

اللہ رب العزت کے سام

اللہ اکبر کی توفیق جس کا ہم کسی طرح بھی شکر ادا نہیں کر سکتے جس نے اپنے بندوں سے صرف دو نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ نعمتیں تو بے شمار ہیں کہ ہم نے سردارِ انبیاء جیسا رسول (ﷺ) دیا اور دوسرے ہدایت سے نوازا۔

لہذا اللہ رب العزت کے فرمان کہ میرے بندو! اپنی بارگاہِ کرم پر مستکراؤ اگلے جاؤ۔ آمین

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۲۳	ہزار ہا سال میں داخل ہونے کی ممانعت	۱۰۸	حقانہ عورت کیسے پاکی حاصل کرے؟
۱۲۴	ایک پکڑے میں لڑکا پڑھا		جینی دار ممانعت کیلئے قرآن پڑھنے
	ایک پکڑے میں لڑکا پکڑا گئے	۱۰۹	کی ممانعت
۱۲۴	وہلے بے تکبر	۱۱۱	میں سخی تھی کی
۱۲۵	لڑکا طریت	۱۱۱	جنت میں سخی تھی کی
۱۲۶	لڑکی مطلق قرآن پڑھ رہی ہے	۱۱۲	سہمیں قورے کی کراہیت
۱۲۷	تعمیر قورے کے قتل و لڑکیوں کا قتل	۱۱۳	لڑکی قورے آئے یا کیا کرے؟
۱۲۸	صرف تعمیر قورے کی قتل و لڑکیوں کا قتل	۱۱۴	سخی سخی کا پکڑے سے کمر چا
۱۳۰	قیام لڑکیوں میں لڑکا پکڑا گئے	۱۱۵	پکڑے بے سخی لگ جائے قورے کیا کرے؟
۱۳۰	لڑکیں قورے آہستہ پڑھنا	۱۱۶	اسکھو کا طریت اور اسکے آداب
۱۳۱	لڑکیں قورے آہستہ پڑھنا	۱۱۶	ہو لڑکیاں ☆
۱۳۲	رکعت میں لڑکیوں کو کیسے رکھیں؟	۱۱۶	لڑکی فضیلت
۱۳۵	لڑکیوں کو رکعت میں تعمیر کرنا سنت	۱۱۷	لڑکے کو قات
۱۳۵	تعمیر قورے کا حکم	۱۱۸	قورے لڑکو قورے میں پڑھنے کا عقاب
۱۳۶	قورے آہستہ وقت ہمارا لڑکیا	۱۱۹	ہلے کی دان سخی لڑکو لڑ پڑھنے سے
۱۳۷	ہلے کی قورے کا بے ہودہ کرنا	۱۲۰	صبر کی لڑ پڑھت جائیگا
۱۳۸	لڑکیوں کو لڑکیوں کی ممانعت	۱۲۰	کر واد قات
۱۳۹	لڑکیوں کا پکڑا لڑکیوں میں پکڑا کرنا ہے	۱۲۱	قورے کی شر وادیت اور اس کا طریت
۱۳۹	پڑھنے کی لڑکی ممانعت	۱۲۱	ایک سہمیں ۱۰۰ لڑکیوں کے کا پڑھ
۱۴۰	قورے ہلے میں داخل ہونے کو کھڑا کرنا	۱۲۲	قورے کے جواب دینے کی ممانعت
۱۴۱	تعمیر ان مسعود کا پکڑا ہے ۱۲۵	۱۲۳	☆ لڑکی شر میں ☆
	تعمیر ہلے میں اور قورے ۱۲۵ شر میں	۱۲۳	کر کے شر میں

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۱	۱۲۵ پڑھنے کے بعد وضو نہیں	۷۶	پکڑا لڑکی اور قورے کی ممانعت کی ممانعت
۱۲	فصل واجب کرنا لڑکی کی		شکایت کے ذریعہ بعض اہل ایمان کی
۷۷	امکام کے جسے عورت پر بھی فصل	۷۷	جنت میں نہایت
۷۷	واجب ہے	۷۷	کھانا کا مسئلوں کا فائدہ پڑھنا
۷۸	سخی سوتے وقت کیا کرے؟	۷۸	سرخ جسے میں سخی چاہیگا
۷۹	بہرے کے ان فصل کرنا	۷۹	اہل جنت میں اس راستہ کی کھڑا ہے
۸۰	ابتداء ہر مسکن ان فصل کرنا اور واجب تھا	۷۹	صحابہ پر حضرت ابو بکر کی فضیلت
۸۱	بہرے کے ان فصل کا مستحب ہے	۸۰	عبداللہ بن مسعود کی فضیلت
۸۱	ظہر سے پہلے پانی کا کتاب کرنا	۸۱	عشر و ہشر کے فضائل
۸۲	فصل کرتے وقت پڑھ کرنا	۸۲	☆ طہارت کی ممانعت ☆
۸۳	بہرے کے ان فصل کرنا	۸۲	بہرے کے ان فصل کرنا
۸۴	ایک رت سے ۱۲۵ عورت کے فصل		وضو میں پانی یا بھی طریت اور وضو
۸۵	کارزار	۸۳	بہرے کے
۸۶	وامانے کے کمال کے پکڑا لڑکیاں	۸۵	وضو کے بعد پانی پکڑنے کے کمانوں کا
۸۷	بہرے کے ہلے کا حکم	۸۵	سوراک کی ممانعت
۸۸	تعمیر اور اس کا طریت	۸۷	ایک وضو سے چند لڑکیوں کے پڑھنے کا کارزار
۸۹	نوروز کی سخی کا حکم	۸۷	حقانہ عورت کا وضو
۹۰	بہرے کے سخی کا حکم	۸۸	مس ذکرہ نفس وضو نہیں
۹۱	امکام میں آخری حکم کو لیا جائیگا	۸۹	عورت کا پکڑا نفس وضو نہیں
۹۲	نگ پکڑا کا پکڑا	۹۰	بہرے کے ان فصل وضو نہیں
۹۳	سرخ علیٰ علیہم کے بہرے کا اختلاف	۹۱	آگ سے پکڑا ہوئی لڑکیوں کے کمانی
۹۴	ان اہل لیل اور حضرت چارن	۹۱	پڑھنے کے بعد وضو نہیں

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۸۹	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۹۰	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۹۰	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۹۲	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۹۳	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۹۳	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۹۴	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۹۵	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۹۶	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۹۶	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۹۷	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۹۷	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۹۸	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۹۸	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۹۹	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۲۰۰	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۲۰۰	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۲۰۱	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۲۰۱	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۲۰۲	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۲۰۲	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۲۰۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۲۲	مضامین کو مکمل کرنے اور منظر کشی سے	۱۲۲	مضامین
۱۲۳	ہوئے کامیابی	۱۲۳	تصنیف کے بعد دعا کا اختیار
۱۲۴	نام کی قرأت متذقہ کی قرأت ہے	۱۲۴	تصنیف کیلئے سکھانے کی نصیحت
۱۲۵	نماز میں غلطی کا علاج	۱۲۵	دائیں بائیں جانب دو سلام ہیں
۱۲۶	آدم کی نماز میں عام باتوں کا ذکر	۱۲۶	خبر کی نماز میں جری قرأت کہہ کر
۱۲۷	ارکان کا مہینہ سے دو بار بھی کرنا	۱۲۷	نماز کے بعد کسی طرف رخ کرے ؟
۱۲۸	نماز کے وضو، تہجد، رکعت، مہاجرات	۱۲۸	معاذ کی نماز میں جری قرأت
۱۲۹	کھڑی نماز میں تہجد اور ہجرہ	۱۲۹	عیدین اور جمعہ میں جری قرأت
۱۳۰	کی نماز	۱۳۰	جمعہ کے نماز فجر میں اتم خیر میں دعا
۱۳۱	نماز کیلئے دعا ہے	۱۳۱	سورہ بقرہ کی فضیلت
۱۳۲	نماز کے سامنے سے کسی جانور کا گذر	۱۳۲	خبر کی نماز میں قرأت کہہ کر
۱۳۳	بھوکے کیلئے عشاء کی نماز کھانے کا	۱۳۳	نماز میں قرأت کا بیان
۱۳۴	مقدم کرنا	۱۳۴	براعت شروع ہونے کے بعد دیگر
۱۳۵	نماز میں تسبیح، تحفہ، تسبیح کا بیان	۱۳۵	نماز کی نماز
۱۳۶	سب سے پہلے نماز کی فضیلت	۱۳۶	براعت سے نماز پڑھنے کی تاکید
۱۳۷	دُعا پڑھنے کی تاکید	۱۳۷	براعت کی فضیلت
۱۳۸	نماز کا جب نماز پڑھنے کی نصیحت ہیں	۱۳۸	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۳۹	نماز کی قرأت کا بیان	۱۳۹	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۰	نماز کے وقت کی سنت	۱۴۰	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۱	نماز کو ساری پڑھنے کی تاکید	۱۴۱	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۲	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۲	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۳	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۳	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۴	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۴	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۵	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۵	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۶	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۶	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۷	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۷	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۸	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۸	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۴۹	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۴۹	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز
۱۵۰	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز	۱۵۰	خبر کی نماز میں دعا کے کی نماز

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۱۸	مناسب نہیں	۲۰۴	۱۵ روزہ کا بیان
۲۲۰	اہل عراق کی سیاحت ذلت عرق ہے	۲۰۴	روزہ کی فضیلت
۲۲۱	۱۵ اہرام کا بیان	۲۰۵	عاشورہ کے روزہ کا حکم
۲۲۱	اہرام کیلئے بستر ہے	۲۰۶	چاند کا قیام نہایت ہے
۲۲۲	بوقت اہرام خوشبو کی اجازت	۲۰۶	مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے
۲۲۴	حرم کو نہ کپڑے پہنے	۲۰۷	لب کے دانہ روزہ کھنے کی ممانعت
۲۲۵	جسے جسے لڑ لڑو روزہ خود بخود تو بچا کرے؟	۲۰۸	روزہ میں کھجور کھانی کی اجازت
۲۲۵	کبھی میں آواز بلند کر سکتی فضیلت	۲۰۸	روزہ دار کھیلنے سے کی اجازت
۲۲۶	خبر اسود کا ذکر نہ کرنا	۲۰۹	نبی ﷺ کیلئے مباشرت کی اجازت
۲۲۶	رکن کی بجائی کا حکم مستحب ہے	۲۰۹	رضایان کی قصد فعل کر لینا کا حکم
۲۲۷	چھڑی وغیرہ سے استلام کی اجازت	۲۱۱	نبی روزہ دار کیا کرے؟
۲۲۸	پہلے نہیں چکراؤں گھر لڑ کر نہ ملتے	۲۱۲	سڑ میں روزہ کا حکم
۲۲۸	کسی کھانے کا مذاکرہ نہ چھوڑ دیا کر سکتا ہے	۲۱۳	ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت
۲۲۹	حرفہ میں بیعت میں بھلائی کا جوڑا	۲۱۳	مہینہ کے دن روزہ کھنے کی ممانعت
۲۲۹	ایام حوافر فرض نہیں ہوں کی کب کرے؟	۲۱۴	ایام بیل کے روزے
۲۳۰	عاقبتی عید کب ختم کرے؟	۲۱۴	سومہ صلی کی ممانعت
۲۳۱	بہی بیچنے سے عزم نہیں ہوگا	۲۱۵	خاموشی کے روزہ کی ممانعت
۲۳۱	۱۵ قرآن کا بیان	۲۱۵	آپ ﷺ کیلئے سومہ صلی کرنا نہیں تھا
۲۳۲	نبی ﷺ کا قرآن فرمنا	۲۱۶	روزہ دار عمری کی کب تک کرے؟
۲۳۳	قدار و خواص دار روزہ سنی کرے	۲۱۶	اشکاف کا بیان
۲۳۵	صحابہ قرآن کا حکم	۲۱۷	۱۵ سالہ کیلئے
۲۳۵	راج کے ساتھ مردہ کو لنگر لیل	۲۱۷	وجہ راج کے بعد لنگر میں قبیل
۲۳۶	طواف صدہ فرض نہیں	۲۱۸	بغیر عزم و نیت کیلئے سڑ کا حکم
۲۳۶	حرم کی چھڑوں کو نہ کرنا		جن سوائت سے چھ اہرام کرنا

سوال	فتویٰ	سوال	فتویٰ
۲۵۵	بچوں کے درمیان برائی کی رسم	۲۳۷	طلاق کا دفعہ عزم کیلئے طلاق ہے
۲۵۶	سرورگار کی ایک بی بی کے بارے میں	۲۳۸	عزم دوسرے کا کیا وہ نکاح کا سبب ہے
۲۵۷	تو کیا عزم ہے؟	۲۳۹	رہبانہ میں عزم کی فضیلت
۲۵۸	☆ درود پڑھنا کیوں ☆	۲۴۰	☆ کے ساتھ عزم کا ترک کر دینا
۲۵۹	☆ طلاق کا کیا ثبوت ☆	۲۴۱	عزم کی قضاء بفرق کی وجہ سے قریبی نکاح
۲۶۰	☆ طلاق کب دیکھئے؟	۲۴۲	ہوئی یا نہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟
۲۶۱	☆ درود پڑھنے کے بعد عزم کی فضیلت	۲۴۳	غیر کھلے فیسے ہوئی کی بیعت
۲۶۲	☆ زبردستی طلاق کیلئے عزم	۲۴۴	کس سبب کیلئے سزا کی ہدایت ہے؟
۲۶۳	☆ عذر و اطاعت سے محذور کس قسم کے پرمیہ	۲۴۵	☆ نکاح کا ثبوت
۲۶۴	☆ باغی یا ناراضہ عورت کی صورت طلاق	۲۴۶	☆ خلیفہ طلاق کی قسم
۲۶۵	☆ آپ ﷺ کا حضرت سہیلہؓ کو طلاق	۲۴۷	☆ نکاح کی ترتیب
۲۶۶	☆ رجوع دینا	۲۴۸	☆ نکاح میں عہدت کا ثبوت
۲۶۷	☆ بعد از رجوع اختیار زوجہ طلاق نہیں	۲۴۹	☆ عہدات نکاح
۲۶۸	☆ طلاق رجوع کا حکم	۲۵۰	☆ کسی کے بیٹام نکاح پہنچنے پر بیٹام کی ضمانت
۲۶۹	☆ رجوع سے قبل طلاق رجوع دینے کا حکم	۲۵۱	☆ حرام کی حرمت میں نکاح نہیں
۲۷۰	☆ ایذا کا ثبوت	۲۵۲	☆ حد کی حرمت
۲۷۱	☆ چار بیٹوں سے کہا نکاح	۲۵۳	☆ نکاح میں لڑکی کی شرط
۲۷۲	☆ طلاق کا ثبوت	۲۵۴	☆ عورت اپنی بیعت کی خود ناک ہے
۲۷۳	☆ نکاح میں لڑکی کی آزدگی کا ثبوت	۲۵۵	☆ نکاح میں لڑکی کی ہدایت کا ثبوت
۲۷۴	☆ نکاح کا ثبوت	۲۵۶	☆ نکاح میں لڑکی کا نکاح کر دینے کا حکم
۲۷۵	☆ نکاح کر کے دوسری عورت سے نکاح	۲۵۷	☆ نکاح کا ثبوت
۲۷۶	☆ نکاح کا ثبوت	۲۵۸	☆ نکاح میں لڑکی کا عزم
۲۷۷	☆ نکاح کا ثبوت	۲۵۹	☆ نکاح میں لڑکی کا عزم
۲۷۸	☆ نکاح کا ثبوت	۲۶۰	☆ نکاح میں لڑکی کا عزم

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۷۹	عزل کی نصحت	۳۷۳	فرمانِ کھانے کی طاعت
۳۸۰	مہینہ کیلئے تکلف کی کراہیت	۳۷۳	پاکو گوشتوں کے گوشت کی حرمت
۳۸۰	نہایت قہور کا کھانا	۳۷۳	بڑی کھانگیں بھارت
۳۸۱	سحابی کی کھانا	۳۷۵	بلی سے پانی پڑ جائے اس کی طاعت
۳۸۲	کیا اور بھی جتنا دیکھا تھا جلی سکتی ہیں؟	۳۷۶	بڑا قربانی کا بیان ہے
۳۸۲	کھانے کے کھانے سے کھانے کا حکم	۳۷۶	قربانی کے وجہ کی دلیل
۳۸۳	پاکو گوشتوں کے گوشت اور دودھ کا حکم	۳۷۶	ایک سال سے کم مردانے کے کھانے کا حکم
۳۸۳	گھوڑے کے گوشت کی کراہیت	۳۷۷	جن جانوروں کی قربانی ہوتی ہے
۳۸۳	حقیقت وہی ہے	۳۷۸	خرچہ بیٹے کی قربانی
۳۸۳	نفل کے کھانے کے بعد عرس میں کھانگیں بھارت	۳۷۸	کھانے کی قربانی سات آدمیوں کی
۳۸۵	چھپو چھپو کو خوش کر لیتا بھارت	۳۷۸	طرف سے کھانی
۳۸۶	کبری کی کوئی بی بی نہ کر دیتی	۳۷۹	قربانی کا گوشت ذخیرہ کر لیتا بھارت
۳۸۶	کھانے کے لئے کھانے کی کھانا	۳۷۹	عقربان کی کھانگیں
۳۸۷	شریک کے کھانے کا کھانے کی کھانا	۳۷۹	سات چھپو کے بعد عرس میں کھانا
۳۸۷	کھانے کے کھانے کے کھانے کی کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۸۸	مہمان کی کھانگیں کا حکم	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۸۸	علم نجوم کی کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۸۹	حرام چیزوں سے کھانا کی کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۸۹	نظر میں کھانا کی کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۹۰	مردوں کو عرس میں کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۹۰	مردوں کو عرس میں کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۹۱	مردوں کو عرس میں کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۹۱	مردوں کو عرس میں کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا
۳۹۲	مردوں کو عرس میں کھانا	۳۷۹	مردوں کو عرس میں کھانا

حجرت ہوتی ہے اگر یہ کیسے اہل علم ہیں، کیا انہیں معلوم نہیں کہ لام ابو حنیفہ کا تعلق
کابل، دہلی، دکن، تھانہ اور دہلی سے ہے، نہ صرف یہ کہ مجتہد ہیں بلکہ علم
شریعت کے علاوہ سب سے زیادہ علم کا مرکز ہیں۔
اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ کتب و سنت کے وسیع علم کے بغیر اجتہاد کرتے تھے اور
توہید پر تھے تو ان کی بات و دلائل کا ثبوت ناممکن ہو جائیگا اور قاتل سے ثابت ہونے والی حقیقت کی
توہید لازم آجائے گی۔

حجرت ہوتی ہے کیا یہ لوگ انکا بھی نہیں جانتے کہ نہایت قدیم ہے آج تک تمام علماء
اسلام، لام ابو حنیفہ کے مذہب کو نقل کرتے رہے ہیں ان کی رائے اور ان کے اقوال کو احمد کے
ساتھ اپنی کتابوں میں چمک دیتے ہیں یہ ایک مستحق تہلیل ہے کہ وہ امام اعظم کو مجتہد قرار دے
رہے ہیں اس لئے کہ کسی کے مذہب کو اس کے اجتہاد کی صحت تسلیم کے بغیر نقل کرنا جائز نہیں۔
اس طرح امام اعظم کے اجتہاد پر قدیم مذہب سے آج تک کے تمام علماء کا اعتقاد ہے اور ظاہر ہے کہ
اجتہاد بہت سے قراء اجتہاد کے شرائط میں کتب و سنت کا سوا حقیقی علم وغیرہ بھی ثابت ہے۔ اور اگر
لام اعظم کے دور میں کسی کی جانب سے کوئی بات کہی گئی ہے اور اس انتساب کو درست بھی
تسلیم کر لیا جائے تو بعد کے زمانوں میں قاسم بن علی کے تحت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

بحر طار، ہامد بن ابیانی جسے اہل علم کیلئے لام اعظم کے بارے میں نتیجہ اور ممکن
فی اللہ ہے ہمارا مذہب، بلکہ امتداد کلمات نقل کرنے کا یہ اور بات ہو جاتا ہے۔ بالخصوص
لام اعظم کے پاس امام ابو حنیفہ کی تصدیق تھی جس سے اس کو جاننے والے تمام امام اعظم کے
مشہور تلمیذ قاضی ابو حنیفہ کی امامیت امام کی تصدیق میں بن علی الکمال کی بیخ کنی اور دلائل سے
بہرہ ور ہیں کو امام ابو حنیفہ نے "وسلۃ الی اہل مکہ" میں ذکر فرمایا ہے۔ حسن بن علی الکمال
کہتے تھے کہ امام ابو حنیفہ کے حق کی تصدیق کل ۹۰۰ ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ہر ایک بھی ان
امام ابو حنیفہ کی تصدیق کرتا ہے جس میں ہر ایک سے کہا گیا کہ قاضی ابو حنیفہ نے قدامت امام
کی تصدیق کی ہے، لیکن ہر ایک نے جواب دیا کہ وہ سفید دھنوں کو کفار یہ تصدیق کرتے ہیں۔

لام ابو حنیفہ کے زمانہ کے انداز بات سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ قاضی ابو حنیفہ کے پاس
امام ابو حنیفہ کی تصدیق میں بن علی الکمال کی روایت سے زیادہ قوی اور سب سے قاضی ابو حنیفہ کا یہ حال
ہے تو سمجھنا سکتا ہے کہ امام اعظم جیسا کہ امام ابو حنیفہ کے پاس امام ابو حنیفہ کی تصدیق اور امام حنین
سے بھی زیادہ قوی، ان معلومات کی روایت میں بن علی کی روایت ایک قابل انکار حقیقت بن جاتا ہے کہ امام
اعظم کتب و سنت کا بحر اظہار ہے، کیونکہ ان کے علم پر بات ممکن ہی نہیں کہ ان کے استناد کردہ
امام شریعت کے مطابق ہو جائیں اور انہیں امت مسلمہ کے ہر دور میں نقلی و عقلی کی تحت حاصل
ہو جائے اور ان کے لئے جسے اجتہاد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس دور میں امام اعظم پر زبان مردود
کہہ دینا جس کے لئے ان کی بدعتی پر مبنی ہے اور زنجی و عقلی کا مظاہرہ ہے اس لئے کہ اس سے امت کے
سوا امام اعظم کی گریہ لازم آتی ہے اور سوا امام اعظم کا عقلی پر یہ قرار دینا عقلی طور پر خلاف ہے۔

محرم القام، جناب مولانا عبد اللہ صاحب بخاری نے یہ ہمہ تنے ہر دور میں عقلی کو ان حقائق
سے آشنا کرنے کیلئے "عقود الجواهر العلیفہ" کا اردو ترجمہ کیا ہے حضرت مولانا ایک توفیق یافتہ
بزرگ ہیں کہ پہلے یہ اردو عالم نے نہیں اسلام کے خوشی میں جس میں امام ابو حنیفہ کے حصول
کی شہادت ہو، لیکن انہیں انہیں کی شہادت دینے کے وقت کہہ دیا، اگر کے دامن نہیں سے "انجلی
کی دولت سے نورانہ اور آخر میں دیار اقدس (مدینہ طیبہ) زادہ اللہ شرفاً) میں قیام کی سعادت
سے سرفراز کیا اور انہیں انہیں کوئی ذکر اور دعا اور دعا کا خاک ہے پانچواں مشغول سے معمور زندگی کے
ساتھ وہ عقلی شہادت بھی انجام دے رہے ہیں۔

بندہ دعا گو ہے کہ خداوند قادر و قہم ان کی شہادت کو اپنی یادگار میں حسن قبول سے
نوازے اور علی بن ابی طالب کی شہادت کو قبول کی دولت نصیب ہو آمین۔ اس سے کہ اگر محرم
بھی راقم الحروف کو حاضریہ سالانہ سے نوازے رہیں گے۔

والحمد لله اولاً و آخراً

(۱۰) ربیع الاول ۱۴۱۹ھ (حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب) الاعظمی

حاضر مدرس دارالعلوم دیوبند

نکر جانی کے بعد شیخ ائمہ اکادمی دارالعلوم جامعہ سے شائع ہونے والے یہ علمی جوہر ہے۔
دارالعلوم حیدرآبادی سے شائع کیے گئے ہیں جو کہ اس کے لیے تو یہ مقدار اچھی ہے اسلئے
کہ "ماہضی فلسوف بکون"۔

مگر یہی حد تک اس کا سبب خارجی تھی کہ اس کی تالیف اور ترقی ہے اس حقیقت کے اعتراف
میں کوئی نہ پاس ہے۔ اس کی تالیف اور ترقی کی ترقی ہے اس میں نہ تو شک و شبہ ہے نہ کہ اس کا کتابت
اضافہ سمجھا جاتا ہے اس کو تالیف اور ترقی کے ساتھ فرماتے ہیں اور جب تک یہی حقیقت
اہمیت و توثیق کو سمجھنا پڑتی ہے اور جب اس کی ترقی ہے۔ چنانچہ اس میں اس کی حقیقت عام ہو کر
حضرت مولف اور اپنے مشفق برادران استاد قادری کی خدمت میں پڑھ کر عرض کر دینی کہ اب
ہم اس خدمت کو انجام دینے کی کوشش کریں گے۔ تو حسب توقع حضرت ادا کی طرف سے اس
عرض کی چرچائی اور ترقی پوری ہوئی اور اس طرح حضرت استاد کی تالیف یا
اور انمول تالیف نام "مستدلات الایمان علی حقیقت" "تذکرہ و تحفہ" "مختار الجواهر المسنیہ"
کے تذکرہ اشاعت کی سعادت حاصل ہوئی اور دارالعلوم حیدرآبادی کے واسطے سے ہم نام کو حاصل
ہوئی بفضلہ اللہ علیہ ذلک۔
ہم نے اس واقعہ کی سعادت کے مطابق اس کو پھر سے پھر جاننے کی سعی کی ہے لیکن کہیں
تک پہنچا ہے اس کو کہ اس کی تالیف کا سبب ہو سکے یہ فیصلہ پھر کرنے کے پاس محفوظ ہے۔

﴿شکر و امتنان﴾

آخر میں دعا ہے دعا کا شریک کا یہ ہیں شکر و امتنان کہ اس نے اس کا فخر میں
شکوہ کی سعادت بخشی اور اس کی تالیف و ترقی کے لیے دعا کی کتابت کے لیے دعا کے لیے دعا کے لیے دعا
اپنے دعا کے ساتھ دعا کی تالیف و ترقی کے لیے دعا کی تالیف و ترقی کے لیے دعا کی تالیف و ترقی کے لیے دعا
ہو اور اس اپنے خدمت و سعادت حضرت استاد مولانا محمد عبد اللہ صاحب

سب سے زیادہ اہم اور جلیل القدر ہے۔
الحمد للہ علیہ السلام ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ہی ہے شکر و امتنان کی دعا کی تالیف و ترقی
دولت سے واسطے ہو کر حسب حقیقت کے لیے تالیف و ترقی۔
حضرت استاد کی اس تحریر سے ہمیں قاضی بھی ہے اور دارالعلوم حیدرآبادی کے
ساتھ جو رہا و تعلق اور اس کی تالیف و ترقی کا سبب بھی ہے کہ اس میں تو شکر و امتنان کی دعا کی تالیف و ترقی
ہمک ہے حق ہے تو یہ حاکم جس کو یہ تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
حضرت مولف کی تمام علمی، عملی و ترقی کی دعا کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
تمام علمی و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے۔

﴿اعتراف تقصیر و اظہار عذارت﴾

مگر اس کے حضرت جرم و تقصیر کی انتہائی غلطی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
پہلے حضرت استاد کی تالیف و ترقی کی انتہائی غلطی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
یہ دارالعلوم حیدرآبادی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
تذکرہ ۱۰۰۰ کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
حضرت کے تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
صاحب دامت برکاتہم اجمعین مولانا مفتی محمد فاروق
صاحب دامت برکاتہم اجمعین مولانا مفتی محمد فاروق
صاحب دامت برکاتہم اجمعین مولانا مفتی محمد فاروق

مولانا مفتی محمود الحسن صاحب دامت برکاتہم اجمعین کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
دارالعلوم حیدرآبادی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
حضرت مولانا مفتی محمد فاروق کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
دارالعلوم حیدرآبادی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے
حضرت مولانا مفتی محمد فاروق کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تالیف و ترقی کے ساتھ ہی ہے

اسلامی عقیم نام رکھنا اور کتب حدیث کی طرح پہلے اعتقاد اور ذکر کئے بغیر لفظ کے طریقے پر احکام ذکر کئے اور ہر باب میں امام صاحب کی ایک حدیث پر استکفاء کیا بعض جگہ دو تین کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگرچہ امام صاحب کی حدیثیں احاطہ سے باہر ہیں۔

اگر سند میں کوئی راوی مجروح ہو اور اس کا بھی ذکر کیا گیا کہ حدیث ثابت ہو اور دوسرے طرق سے مروی ہو اور ضعف امام صاحب کے بعد آپ کو ضعف کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تو کتاب ضعف باقی نہیں رہا۔ بعض مرتب اس کا ذکر کر دیا جس نے علیہ اسی نقطہ سے حدیث روایت کی یا اصل حدیث کی تحریف کی یا معنی حدیث کی چاہے صحابی کی حدیث ہو یا غیر صحابی کی حدیث کی کسی بھی کتاب سے ہو، جبکہ وہ مشہور معتبر کتب سے ہو، قصود یہ واضح کرنا ہے اور بعض متعصبین کا رد کرنا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ مسکین نے اللہ حدیث تھے "راے اور قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے تھے حالانکہ انہیں انصاف والے علماء مطلقین جن میں سر فہرست ابن حزم، ابن انبار، حماد بن عمار، امام ابن حبیہ صاف صاف بیان کر رہے ہیں کہ امام صاحبؒ کے مذہب کی بنیاد اس پر ہے کہ حدیث ضعیف اور مسل قیاس پر مقدم ہے، انکے ہوتے ہوئے قیاس ہائز نہیں۔ (اعلام المؤمنین)

امام صاحب کے دلائل ضعیف نہیں لیا گئے والا چاہے یہ صاحب علماء کو معلوم ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے دلائل صحیح اور حسن یا اکیلی ضعیف حدیث ہیں جو بہت سے طرق سے مروی ہیں اور جہت ہیں۔

۳۔ مذہب اکثر ائمہ کا ردائے اور قیاس نہیں، شریعت مسطورہ ہے چاہے انکے دلائل طالب علم پر واضح نہ ہوں مگر اگر یہ واضح ہے سب ائمہ کی تصریح موجود ہے کہ ہم قیاس ہی وقت کرتے ہیں، جب قرآن اور حدیث واقفیت و احکام میں عدم ہے، طبعی بقولہ کی جارہی ہے اور متابع امام ابو حنیفہؒ کی کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہو گا ہے کہ ابن حزم اور ابن جوزی کی طرح سب ایک ہی بات کہتے ہیں (یعنی چاہل اور

کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ صرف شیطان کا حکم ہے اور خواہش نفسانی ہے جس کو وہ اپنی راہی سے انصاف سمجھ بیٹھے ہیں۔ اننا لله وانا الیہ راجعون۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۴۔ عقلمانہ المؤلف کے اعتبار از ۵۱۵ ص ۳۵

مرد علماء کے بعد اکثر مجتہدین اور علماء صالحین اور فقہاء امت خاص کر امام ابو حنیفہؒ پر جو احادیث یا حدیثوں کو ان کے تفسیر کے طور پر جہت بہت زیادہ حدیث کی بھر کتاب کے ضمیمے میں اس طرح کا شروع کیا کہ یہ نہیں کتاب ہے اس میں احکام کی وہ حدیثیں ذکر کروں گا جن کو امام اعظم ابو حنیفہؒ نے بیان کیں ہیں ۳۵ ص ۳۵ روایت کیا اور بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ میں سے سب نے یہ کچھ نے اپنی کتاب میں روایت کیا سند اذنیانہ میں بھی اتفاق ہو یا صرف معنی میں ان میں کتب صحاح کے علاوہ دوسرے محدثین کا بھی ذکر ہو گا۔ وہ حدیثیں جن سے امام ابو حنیفہؒ نے کسی مسئلہ پر استدلال کیا ہے مگر ان اکثر حدیثیں انکے روایت نہیں کیں ہیں ان کو ذکر نہیں کر دیا اس لیے کہ قصود ان ماموں کی امام صاحب سے موافقت کا ذکر ہے ان حدیثوں کے بارے میں امام صاحب کی سندوں پر اتفاق ہے ان میں چار سند تو ایسے ہیں کہ جمع کرنے والوں اور امام صاحب کے درمیان میں کوئی واسطہ نہیں خود جمع کرتے والے نے امام صاحب سے بلا واسطہ سنا ہے بلکہ علماء میں امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام حسن بن زیاد، قاضی اور باقی سندوں میں واسطہ ہے مگر راوی سب بڑے بڑے امام ہیں۔ امام ابو یوسفؒ بھی محمد بن محمود خوارزمی نے ان سب کو جمع کر کے جامع السنہ نام رکھا ہے۔

ان کو یہ حدیثیں ساری مشتمل اور اہمات بالمشافہ اور اہمات عندہ سے حاصل ہوئیں۔ مؤلف نے "مختصر ابو داؤد" میں فی رد المحتار مذہب امام ابو حنیفہؒ کی موافقت یہ اکثر

حسب کے خلاف کلمہ حق اور شہادت حق اگر اثر ابد عظیم مضر عظیم حدت عظیم
محقق اور عظیم حقیقی ہے ماضیہ پروردگار کے افکار سے پاک ہے۔

سوامت پر آسانی اور دفع حرج کیلئے بعض مسائل میں لے انکا مدار ہو بعد اللہ
بمکرم البسر ولا یورد بمکرم البسر ہو اور بسرو اولو البسر واپر ہے نہ کہ تسال اور ہے
استیاضی پر جیسے اس روئی کا کھانا جو اولیوں سے پکائی گئی ہے اور ان مٹی کے برتنوں کا استعمال
جو غیر ایہ صحت سے پکائے گئے ہوں۔

۵۔ امام ابو حنیفہ کے علم و فضل اور تقویٰ پر اعلیٰ امت اثر کست اور عدول امت
نے شہادت دی ہے دیکھو تاریخ بلد اور انکار اور انکوار اہل علم و ادب و غیرہ کتب میں یہاں ترجمہ
میں مؤلف کا بیان بہت سی مختصر کر رہا ہوں مقدمہ الحرج میں قدرے تفصیل ہے دیکھ لو
منہج جزی (یہ اثر آپس میں بھائی بھائی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی تحریف
کرنے والے ہیں اولیاء اللہ ہیں ان کو تکلیف دیکر خدا سے جنگ سوال نموت۔)

من آذانی و لیأخذہ بالحراب۔

۶۔ حدیث رسول اللہ ﷺ سے فرط محبت کی بنا پر بہت سے محدثین امام ابو
حنیفہ سے راض ہو گئے لیکن جب حق واضح ہو گیا تو راضی ہوئے اور استغفار کیا دیکھو کتب
مناقب یہاں تفصیل کا موقع نہیں۔

ابن عبد البر کہتے ہیں کہ محدثین کی ناراضی رائے اور قیاس کی وجہ سے حجتی جگہ ہے
”حکمت الشیعی بعضی و بعضی“ کی جگہ کی محبت اندھا بہرہ لگا رہی ہے۔ امام ابو حنیفہ باطل
فروق سے منظرہ کرتے تھے وہ لوگ اپنی بات امام صاحب کی طرف منسوب کر کے مشہور
اور رائج کرتے تھے یہ اللہ والے ان کے دھوکہ میں آجاتے تھے جیسے خلق قرآن اور نہ چاہ
کاسلہ ایمان میں کی زیادتی اور عمل ایمان کا جزو ہو۔

۷۔ حنیفہ امام صاحب حدت کبیر ہیں ان کے دور محدثین کے مسک میں حقیقی

اختلاف نہیں جب امت نے دین اسلام کے چار ترجمانوں (اماموں) میں سے ابو حنیفہ کو دوا
لام حلیم کر لیا تو ان کی غیبت اور برائی اور افتراء لام صاحب کو نہیں بلکہ مغزی کے لئے
دباں جانے ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ پر ہی نہیں بلکہ ان کے سب راہبین پر افتراء اور ان کی تکذیب
ہے جس کا اثر دین اسلام تک جا پہنچتا ہے جب فقہ حنفی کو قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ کا
غلام و ترجمان کی بجائے ابو حنیفہ کی رائے اور ان کا قیاس کہا تو دین اٹھ بیٹے سے اللہ لازم
آپہ چند جاہل اور سادہ لوگوں کو چھوڑ کر سب اہل سنت امام ابو حنیفہ اور ان کے فقہ کو حلیم
کرنے والے ہیں اسے فروعی اختلافات کو دور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی تھے اور ہیں

اور وہ ہیں لے اصل اذا صح الحدیث لہو مدھی۔ امام صاحب کا یہ قول فراموشی مت
کر علماء نے اثر کے فضاں ان کی سیرت حدت کو متع کر دیا ہے صحابہ اور تابعین کے بعد جو
ان پر واقف ہو اور ان کی انتہائی کوشش کرے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی محبت
سے قطع نہ کرے۔ آئین۔ اور جو ان کی بشری کوتاہیوں میں نظر اٹھا رہے ہیں گے تو حق سے
عزم ہو جائیگے اللہ تعالیٰ ہمیں جنہیں سب کو ان لوگوں میں داخل کر دے جو ہمیں میں کر
اجبی بات کی ہی جیرو کی کرتے ہیں۔ آئین۔ قال المنطوقی عند ذاک الصالحین تنزل
الرحمة عمن بن حوشب نے فرمایا لا کور و اعما من اصحاب محمد ﷺ لا تلف
القلوب علیہم ولا تذکروا مساویہم نحر فی الناس علیہم (چاہے بیان اعظم و فضل
لایں عبد البر) کسی اہل حدت سے بزرگ کا شعر ہے۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے قوم ہیں یاد۔

کتاب روح العلماء میں فرمایا ہے دیکھو۔

کہ میرا قول جو قول پیہر کے مخالف ہو۔

تو ایسے قول باطل کو ہیں دوجہ پر یاد۔

کتنی نے کتاب و مؤلف کی تعریف کی اور کتاب سے رشہ و دہایت کی تہنیک اور مفید عام ہونے کی دعا کی ہے اہل حدیث سے یہ حق جماعت اہل حدیث اللہ الہادی سبھی مسلم جماعتوں کو عیسائیوں کے جڑیات میں اعتقاد کے باوجود متفق ہیں، آمین ثم آمین۔
بھئی، اچھی بات کی مانتا ہر ایمان۔

کون کہتا ہے ہم میں تم میں جدائی ہوگی۔ یہ ہوئی کسی کدو غنہ نے لڑائی ہوگی
اس شعر سے قبل بعض خلیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ اہل حدیث اہل حدیث میں
اصولی اختلاف نہیں جڑتی ہے۔

(تاریخ اہل حدیث ص ۱۷۱)۔ نوٹ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا اور نواب صاحب کی
دو ایسی نامور شخصیات اور حنفیہ کے سخت خلاف تھی جسکو صدر دارالحدیث نے قبول نہیں کیا۔

﴿ فیض ربانی ﴾

ہر چند کہ میں سخت گناہگار ہوں۔ لیکن یہ ایمان رکھتا ہوں اور اپنے سارے سامنا
جنت مولانا ابو عبد اللہ حبیب اللہ غلام حسن صاحب مرحوم سیالکوٹی اور جناب مولانا حافظ
عبد المنان صاحب مرحوم کدھت و ذم آبادی کی محبت و تحقیق سے یہ بات یقین کے مرتبہ
نیک پہنچ چکی ہے کہ بزرگان دین خصوصاً ائمہ متبریین سے حسن عقیدت نزول برکات کا
ذریعہ ہے اس لئے بعض وقایع خدا تعالیٰ اپنے فضل عظیم سے کوئی فیض اس ذریعہ مقدس
پر نازل کر دیتا ہے اس مقام پر انکی صورت میں ہے کہ جب میں نے اس مسئلہ کیلئے کتب
مختلفہ الماری سے نکالیں اور حضرت امام صاحب کے حقیقی تحقیقات شروع کیے تو مختلف
کتب کی روشنی گردانی سے میرے دل پر یہ کلمہ ظاہر آگیا جیسا کہ اثر و ثمری طور پر یہ ہوا کہ دن میں
دو پیر کے وقت جب سورج چڑھ کر روشن تھا کیا ایک میرے سامنے گھپ اندھیرا

چھایا، گہرا ظلمات بعضہا فوق بعض کا ظلمہ ہو گیا سا خدا نے تعالیٰ نے میرے دل میں
انوار کے یہ حضرت امام سے بدھتی کا نتیجہ ہے اس لئے استغفار کرو میں نے کلمات استغفار
دہرائے شروع کیا وہاں میرے فوراً کافر ہو گئے اور ان کی بجائے یہ انور پکارا کہ اس نے دو پیر
کی روشنی کو کلمات کر دیا اس وقت سے میری حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت اور زیورہ
ہو گئی اور میں ان خصوصوں سے جن کو امام صاحب سے حسن عقیدت نہیں کیا کرتا ہوں کہ
میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ متحرین صلوات قدیرہ آنحضرت
ﷺ سے خطاب کر کے فرماتا ہے۔ انصار و اولیٰ علیٰ ملوی میں نے جو کچھ عالم بدوی
اور ہوشیاری میں دیکھ لیا اس میں مجھ سے بھڑکا کر تانا دوسرے۔ هذا والله ولی الہدایہ

خاتمہ الکلام: اب میں اس مضمون کو ان کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے متحرین
سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگان دین سے خصوصاً ائمہ متبریین سے حسن عقیدت رکھیں اور
مستغنی اور شرفی اور ساری دنیا سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اسی کا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب
خیر و نفع انسان ہے نَسْأَلُ اللہَ الْکَرِیْمَ حَسَنَ الظَّنِّ وَ التَّوَّابِ مَعَ الصَّالِحِیْنَ وَ نَعُوْذُ
بِاللہِ الْعَظِیْمِ مِنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِہُمْ وَ الْوَلِیْعَةِ فِیْہُمْ فَانْہِ عَنِ الرِّفْضِ وَ الْخُرُوجِ
وَ عَلَامَةِ الْعَارِضِیْنَ . وَ نَعْمَ مَا لَیْلٍ

از خدا اعظم تم کو
بے نوب محرم شد لا لفظ رب
خاکپائے علماء حق دین و متحرین حافظ محمد ابراہیم (۱) میر سیال کوٹی جرنیل اہل
حدیث ص ۱۷۱۔ ۱۷۲ اقتباس از تاریخ اہل حدیث۔

۱) مولانا ابراہیم سیالکوٹی صاحب مدظلہ سے میری اس کوہی جماعت نے اسی طرح جو ان کے مدظلہ سے کہنے
پر حر، فرما دیا ہے یہ جہان و صحن میں بھی جماعت نے کتاب کی قسمیں لی کہ یہ مولانا کے نام پر نہیں ہو سکتا
جو ان کے گہرے کلمہ لفظ ہے۔

روای کی حیثیت دور ہو جاتی ہے۔

﴿روایات مرسلہ﴾

ایک حدیث سب کی سب موصول ہیں سب کا دوسری سندوں سے ریشہ اور وصل ثابت ہے۔ یہاں تک کہ جو مسئلہ ہیں یعنی جن کو بے سند کے ذکر کر دیا اس کے بھی شاہد موجود ہیں اور صحیح ہیں۔ جو ان کی حدیث کے شاہد اور ان کی رائے کے مؤید ہیں اس مجموعہ میں تو صرف دو حدیثیں مروی ہیں جن کو اکثر محدثین نے روایت کیا ہے اگر کوئی حدیث ضعیف یا مرسل ہو تو امام ابو حنیفہ پر کوئی اعتراض مناسب نہیں ہو گا اس لئے کہ ان کے نزدیک مرسل و موقوفہ ضعیف سب محبت ہیں جبکہ وہ اپنے سے قوی دلیل قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو۔ اور ان کا قطع حدود و اختارات سے نہ ہو **فَلِلَّهِ الْحَمْدُ (۱)**

اس وقت یہ الزام داخل ہو رہا ہے کہ امام ابو حنیفہ رائے اور قیاس پر عمل کرتے ہیں حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا روایع الخمر سے روایت کر دیتے حدیث ضعیف نہیں چھوڑا دیتے حدیث کیسے چھوڑے گا۔ قل تقدم من شان الضعفاء الذين روى عنهم ابو حنیفہ کلهم مقبولون الا عبد الملك. قوطی اور طریق بن شہاب لیکن ان کی مرویات سے امام ابو حنیفہ نے روای کے ضعف کا کوئی نقصان نہیں ان کی قوتیں کرنے والا معلوم نہیں ہو سکا اور ان کی مرویات کلی تین ہیں جو صحیح سند سے بھی مروی ہیں (مکانہ اسی حقیقت ص ۲۹۸)

عن السطر جرم: عن دیار کھو کہ دین اسلام اللہ کا کیا ہوا دین ہے، شرع لکم من الدین ما وصی بہ لولا اللہ ابو سینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسى وحسبى ان الیمو الذین ولا نظروا لیلہ۔

﴿چکھ امام صاحب کی سنانید کے بارے میں﴾

امام ابو حنیفہ کے سنانید باخلاق صحابہ تھے۔ ۵۵ ہیں۔ محمد بن یوسف سامانی نے حزوہ عا ذکر کئے ہیں ابو بلویہ محمد بن محمود طبرستانی نے ان سب کو جمع کر کے جامع السانید نام رکھا ان کو قطعی جواب پر صرف کیا مگر رات کو نصف کیا اور اپنی سند حاصل یعنی جامع سے اپنا طریق وصول ذکر کیا۔

کوئی حدیث ایسی نہیں جو مردود ہو سب کی سب صحیح ہیں اور قبول ہیں اس باب میں دکتور محمد قاسم مہذب اللہ کی کتاب مشکوٰۃ الامام اسی حقیقت ص ۳۵۰ پر حضرت امام ابو حنیفہ کے نظریے کا مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے جن ضعیف روایات سے روایت کیا ہے سب مقبول ہیں البتہ دور لوگوں کے حالات معلوم نہیں ہو سکے لیکن ان کی مرویات مشہور ہیں اصحاب نے ان سے روایت کی ہیں روای کے ضعف کا اثر متین حدیث پر نہیں ہو گا دوسرے مشہور ہے ذیل نظر کتاب فتاویٰ ابو حنیفہ ص ۱۱۱ پر حدیث پر اصحاب انس و ابو ہریرہ سے سوانحت کا ذکر ہے۔ اسی اعتباری ملت ہے جسکی بناء پر اس کتاب کو اردو میں عقل کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں یہ بھی ان کے امام ہیں ہے البتہ ان کا ذکر صرف عربی میں کر دیا گا وہ اہل بیت سے انحصار ہے۔

﴿رواقہ مجاہد﴾

تمام سنانید میں ۱۹ حدیث ایسی ہیں جن میں روای مقبول ہیں جنہیں حدانے ایک آدمی سے روایت کیا۔ ثانی نے ایک دوسرے آدمی سے روایت کیا لیکن ان میں حزوہ عا مدخل کے شاہد موجود ہیں جو دوسرے صحیح و مقبول طریق سے مروی ہیں۔ جس سے

محدث نہیں، مگر نہیں، مگر محدث القوی یعنی حریت کا پیر نہیں، مگر قید نہیں، مگر
مکان قذوق قرآن حدیث سے حاصل ہے اور ان دونوں کا نام ہے جو حق تو رہتا ہے انبیاء
ﷺ کا ارشاد ہے من بعدی لا ینقض فی اللہین ویکو سہل انہ میں فقہاء کی
فہم سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہر اس جگہ کے بعد کوئی مضموم نہیں ہے اور انہ سے ہر اس
کلام حکم مطعون و عور العطلین اللہونہ، لیکن اس کے مطلب نہیں کہ ہر ایک آدمی
دوسرے کی صرف غلطیوں کی چھان بین کر پھر اس کی تصحیح کر رہے ہوں، بلکہ اس کی جن کو
انہ سے امت مطعون ہے اور امت نے لام اللہ کا خطاب دے کر حکیم محدث اور اولی اللہ
حکیم کر لیا، مگر کیا کر کے تو دین الہی کی توحید، توحید اور رسولی انجام دے گا، فلی اللہ
المشکون، وهو المسعدان نسأله التہدیه والقی، ولہ الحمد والشکر والعنة
والصلوات والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ واتباعہ الی یوم الدین امیر، امیر



تیسرا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا نام ہے قرآن کو
عزم دیا تھا اور جو حکم ہے آپ ﷺ کے پاس وہی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جو حکم ہے، اور
سوئی، اور عین کو عزم دیا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفریق نہ ڈالنا لیکن
اتر آن لکھو مساکم المسلمین من قبل ولی خلاص کے رسول تھے ہیں (۱) کسی قید
دین کے، اقرآن حدیث، اور انکشاف نہ ہو، حالات کی تبدیلی کی وجہ سے
مسائل پیدا ہوں تو ان میں اصل حق تھیں کہ نجات دہ کر دین کی روشنی میں تلاش کرنا
ضروری ہے اسی کو قیاس کہتے ہیں۔ قیاس مگر ان تھیں سے نہ لیا گیا ہے ان کا خلاف ہے تو وہ
مرد ہے، قاسد ہے تو قیاس کے لئے ان تھیں کا علم اور ان میں پوری مہارت لازم
و ضروری ہے اور ہر مجتہد جس کی تعلیم سے نہیں ہو سکتے، ضروری ہے اسلام کی کراہت نہیں
ہو سکتا، فقہ حنفی جس کے احکام عالم اسلام کا کڑی مسلک ہے، اسلام میں حنفی کے احکام نہیں
بلکہ قرآن حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اقول صحابہ کا مجموعہ اور اسی کا خلاصہ ہے، علمائے ہر حنفیہ
کے ہاتھ ہوئے ایسے مسائل بھی کہتے ہیں کہ جن میں ہر حنفیہ نے قیاس کو چھوڑ دیا ہے فقہ
حنفی کو ہر حنفی کے احکام کہتے ہیں، مگر ہر فقہ مختص ہوتا ہے، حق کی ابتداء کو اپنی بات کو
کرنے کی دھم چھوڑا، امام صاحب کا قول المصالح المحدثت فہو مدفعی، کوئی مجتہد جو نجات
میں اشتباہات قرآن اول سے چلے آئے ہیں ان کو اصول بنا کر پھر مت کرا کر اور خون
خراب کا ذریعہ مت مخرج مہلک لکھنا، علینا الا البلاغ مع الصحیح للفقہ نعتہ
علیہ السلام و اللہ معہم ما معہم ابو حنیفہ، بل من اکثر ہم اس کے بعد ایک اور گذارش ہے
اللہ رب العزت علیہ السلام نے اسی کو کہہ دیا ہے نہ ہونا چاہئے کہ فقہ حنفی کا دعویٰ الہی (۱) بھی
اللہ کی بڑی قوت اور حکیم اور احکام حکیم ہے، کسی فقیر کو انہ نہ کہتا چاہئے کہ وہ

۱) اسی طرح ان کے قول میں ہے کہ وہ ہے جو فقہ حنفی کے احکام سے انکار کرے، اس کا جواب ہے کہ
اللہ رب العزت نے اسی کو کہہ دیا ہے نہ ہونا چاہئے کہ فقہ حنفی کا دعویٰ الہی (۱) بھی
اللہ کی بڑی قوت اور حکیم اور احکام حکیم ہے، کسی فقیر کو انہ نہ کہتا چاہئے کہ وہ

﴿تالیفات﴾

۱۔ مختلف موضوعات پر آپ کی نیکو تالیفات ہیں جن میں اکثر سائنس، الجبر، تاریخ اور
چار عظیم جلدوں پر مشتمل ہیں (اسلماء العلماء)

۲۔ حقیدہ الاسلام۔ سوسہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ اہل بیت علیہم السلام پر چار عظیم جلدوں میں ہے۔ ۶۔ عبادت ارضی لامل اللہ تعالیٰ
عمر الحجیہ اور ۸۔ کتاب السیر۔ ۹۔ السیرت السلم قبل ذکر ہیں، مذکورہ بالا
کتابیں عوام و خواص میں مقبول ہونے کے ساتھ ساتھ دروسین و اصفین اور باحثین میں
بہت زیادہ مقبول ہیں۔

آپ عظیم علماء عسین میں سے ہیں آپ کی زندگی سادگی اور بہت ہی جفاشی کی ہے
آپ کی صحبت میں غلہ کر وقت اور وقت کی قدر خوب دیکھیں ہوتی ہے۔ نیز مصلحت
المسکین کے آپ کر میں ہیں۔ آپ کے دل میں تنقیح اسلام اور اصلاح المسلمین کا جذبہ
کوت کوٹ کر رہا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے آپ کی حفاظت فرمائے اور مسلمانوں
کی خدمت کے لئے جلی اور دھڑوں سے عیادت فرمائے آمین۔

☆ مناقب امام اعظم ☆

﴿حضرت امام ابو حنیفہ کون ہیں؟﴾

حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت مولیٰ نبی تم اللہ بن ثبیرہ الکوفی اکی کیت
ابو حنیفہ ہے ان کے باپ دواقراس کے رہنے والے ہیں ان کو اہل اہلئے کا لقب دیا جاتا
ہے کہ کوہان اور شریہ میں جن میں کتب اور سنت سے کوئی نقص نہیں ہوتا قرار دے

مناقب امام اعظم

از

واعظ حرم استاد العلماء شیخ جابر ابو بکر الجزائری دامت وعت لبو حنیفہ

﴿حضرت شیخ جابر ابو بکر الجزائری کے مختصر حالات﴾

آپ کا نام جابر ہے کنیت ابو بکر ہے الجزائری کے رہنے والے ہیں شیخ ۱۱۳۱ھ دیوبند
قصر جو کرے چائیں کیلے میزوری پر واقع ہے پیدا ہوئے۔

ابھی آپ کی عمر ایک سال کی تھی کہ آپ کے والد ماجد حضرت موسیٰ بن
عبد القادر بن جابر کاسا سے مرے اللہ گیا اور آپ والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے
والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش آپ کے چچا اور ماسوں کے ذریعہ ہوئی لیکن وہیں
آپ نے بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا حافظہ قرآن کریم کے بعد آپ نے متن
فاجرو سے اور محترم ابن عاشور کی فقہ المالکی کو حفظ کر لیا فتاویٰ تعلیم سے فراغت
حاصل کرنے کے بعد آپ تیار مقدس کی طرف ہجرت کی اور یہاں کے مشہور علماء سے
شرف کلمہ حاصل کیا آپ کے اساتذہ میں سے فضیلۃ الشیخ عمری، فضیلۃ الشیخ محمد الدیلمی،
وفضیلۃ الشیخ محمد البلی، فضیلۃ الشیخ عبد الوہاب بن صالح اور بھی کلمۃ الشریعہ ولام وخطیب
السیرۃ البیوی الشریف قابل ذکر ہیں۔ آپ نے کلمۃ الشریعہ لاریض میں داخلہ لیا اور
۳۸۰ھ میں فراغت حاصل کی جب آپ کو ریاست القضاء مکہ المکرمہ سے السیرۃ البیوی
الشریف میں درسی و قدریں کی اجازت مل گئی تو آپ وہاں وعا ویشاد میں اخلاص و محنت کے
ساتھ تھک ہو گئے جو آج تک اللہ کے فضل کرم سے جاری ہے آپ کا حلقہ درس بہت
وسیع ہوتا ہے۔ آپ کا درس عوام و خواص میں بہت مقبول ہے آپ جامعہ اسلامیہ میں بھی
قدوسی خدمات انجام دیتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنی ۱۰ سال کی عمر ہو گئے۔

اور قیاس استعمال کرتے تھے (۱)۔

﴿حضرت امام اعظم کی تعریفیں﴾

امام ابو حنیفہ کی تعریف کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ان چار ائمہ میں سے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ کو کرکرو لوگوں سے پہلے حضرت امام ابو حنیفہ کی بنی ہوئیوں میں سے ان کا وہ قول شہر کیا جاتا ہے جسکو عہدائے بنی مہارک نے روایت کیا ہے یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث آجائے تو دوسرا آنکھوں پر ہے اور جب صحابہ کی طرف سے بات آئے تو ہم اس میں چھان بین کرتے ہیں لیکن ان کے قول سے باہر نہیں جاتے اور بات کسی حاجی تک پہنچ جاتی ہے تو ہم حرجت کرتے ہیں یعنی جسے ان لوگوں نے قیاس کیا ہم بھی کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے لکھا کہ کیا ہے قوم بھی ان ہی کی طرح اجتہاد کا ہوں ان کی اس کامل ظرفیت کی طرح امام اعظم کا وہ قول بھی ہے جسکو امامین بنی حنفیہ نے روایت کیا ہے اور اسی پر ہمارا عمل ہے یعنی یہ ایک دماغ ہے ہم اس پر کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ ہی یہ کہتے ہیں کہ اس کا ماننا واجب ہے اگر کسی کے پاس اس سے قوی دلائل اور اقوال ہو تو وہ ان سے ہم اس پر عمل کرے گی اور ان کے مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر طرہ شریکے پاس ہو تو سو کھارے گا ایک شخص حاصل کرے گا اور امام ابو حنیفہ ان میں سے ایک ہیں مابقی حدیث کا قصور وہی ہیں (۱)۔

﴿آپ کا علم﴾

میں نہیں جانتا ہوں کہ اسلام اور مسعودی کا علم نام اور حلیہ کے کسرت علم اور علی توفیق میں کسے کرتے ہوں کہہ تاہم میں اور ان کے شاگرد حلیہ ہاشم بن عروہ بن زبیر عطا بن یحییٰ ربیع سفیان ثورقی سے تحقیق کے ساتھ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو کجی کریم ﷺ کے عظیم القدر صحابی حضرت انس بن مالک سے خلافت کا شرف بخشا کہ چہ آپ نے حضرت انس بن مالک سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

﴿امام ابو حنیفہؒ کے غزوات علم اور شفقت علی الامتہ کی شہادتیں﴾

۱۔ حضرت امام مالک بن انسؒ سے کسی نے امام صاحب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اللہ سماعت و تعقل کی ذات گرائی پاک ہے میں نے ان جیسے اکثر اعظم کی کو جس پر ایمان رکھ رہے ہیں فرمایا کہ یہ ستون سونے کا ہے تو اپنے قیاس اور قوت و دلیل سے سونے کا جہت کر دیں گے یہ امام مالکؒ کی شہادت اپنے بھائی امام ابو حنیفہؒ کے حق میں ہے جو امام اعظمؒ کے طبعی تفوق قدرت علی القیاس اور حق کو جہت کرنے کی قوت اور بھلائی باطل پر قدرت کے بارے میں ہے واللہ یہ سکتز علم طبعی ہے واللہ ہم کو بھی ایسا علم اور اس پر عمل کی توفیق بخشنے (۲۱۴)

ولام زفر "لام صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں آپ لام صاحب کے
بے فرما تھے کہ میں نے لام صاحب "بیسے صفحات کرنے والا اور است محمد یہ شہادت
کے لئے دیکھ دیکھا۔

۴۰- در این مورد که در صورتی که در یک سال دو بار باران ببارد و در هر بار باران، بارش کمتر از ۱۰ سانتیمتر باشد، بارش را به حساب نیاورد.

(۱۲) یہ ہندو نظریہ بھی کہ بعض ہندوؤں کے عقائد کے لئے بھی گائیوں کی قربانی کو مذہب کے اصول قرار دیا ہے۔ (حرم)

سہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے ان سے جو اخیر کوئی نہیں دیکھا ہے۔
 سہ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ فقہ میں سب لوگ امام اعظم کے حق میں ہیں۔
 ان کے سامنے بچے ہیں۔

﴿امام صاحب کی نصیحتیں اور حکمتیں﴾

ہم امام اعظم کی فرمائی ہوئی چند نصیحتیں اور حکمتیں پیش کر رہے ہیں جو امام اعظم کے مکمل علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ پیش کش اس سبب ہے کہ اس مبارک کتاب کا پڑھنے والا مکمل کا طالب ان نصیحتوں اور حکمتوں سے عبرت حاصل کرے اور فائدہ اٹھائے۔

۱۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس نے وقت سے پہلے ریاست اور جزائی طلب کی وہ دولت میں زندگی گزارے گا۔

۲۔ آپ کا فرمان ہے کہ میں نے تمہارے کو دیکھا کہ نہ تیرے میں تو غیرت کی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا۔ پھر تو ترک کرنا چھوڑ ہی نہیں سکے۔

۳۔ آپ کا مشورہ ہے کہ اگر دنیا اور آخرت دونوں جگہ علماء اللہ کے وہی اور دوست نہیں تو کوئی بھی اللہ بھائی اور دوست نہیں۔

۴۔ آپ کا فرمان ہے کہ سب سے بڑی اطاعت اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے اور سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا ہے تو جس شخص نے بڑی اطاعت سے اللہ کی اطاعت کی اور سب سے بڑے گناہ سے رک جائی یعنی کفر اور شرک نہیں کیا تو میں ان دونوں کے درمیان اس کے گناہوں کی سطر سے کامیاب رہا ہوں۔

۵۔ کسی نے آپ سے کہا کہ جب تک آپ کا اللہ اس شہر میں رکھے گا یہ شہر خیر و عافیت سے رہے گا۔ تو آپ نے فرمایا
 عافیت اللہ پر قدرت غیر سبوتاہ
 ومن اللہ تعالیٰ تفری بالاسود
 دھن سر داروں سے خالی ہو گیا میں سر دار نہیں قاسم دار بن گیا میرا تمہارا دار رہا جاتا
 وقت ہے۔

﴿امام اعظم کا خوف و خشیت﴾

بے شک خوفِ علم کا پھل ہے کہ علم کے بغیر خوفِ خداوندی نہیں پیدا ہو سکتا اور بلا خوفِ خداوندی علم ہی نہیں اور اس کی مثال درخت اور پھل ہیں کہ پھل بغیر درخت کے نہیں اور نہ درخت بغیر پھل کے پورا مفید ہو سکتا ہے۔ اسلئے کہ اعتقادِ منفعت کا ہے، بغیر منفعت کے قاطب اعتقاد نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ کے علم کی فروغی خوفِ خداوندی کا تقاضا کرتی ہے اور عدمِ خشیت کے معنایں ہے۔ اسی سبب ابو حنیفہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوفِ خدا کے حامل تھے آنے والے دلائل اس کی دلیل اور ثبوت ہیں۔

۱۔ ان روایات میں سے ایک روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ سے کہا کہ اللہ سے ڈرو آپ بیہوش نہیں ہو گئے پھر وہ پوچھا کہ کیا اللہ آپ نے اپنے سر مبارک کو جھکا لیا پھر فرمایا اللہ آپ کو جڑائے خیر عطا فرمائے، ہر وقت ایسے لوگوں کی سخت ضرورت ہے جو لوگوں کو اس وقت اللہ کی یاد دلا دیں جب وہ اپنی زبان سے ظہار ہوئے والے علم پر ہزارے ہوں یہاں تک کہ وہ اپنے علم سے صرف اللہ کا رلوہ کریں۔

۲۔ حضرت لیث بن خالد روایت فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رات کو بہت زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے میں نے ان کا ایک رات دیکھا کہ آپ نے پورا قرآن کریم ایک رات

﴿آپ کی عبادت﴾

جب علم کا پھل خوفِ خداوندی ہے اللہ تعالیٰ کے فرمانِ اعلیٰ یعنی اللہ من عبادہ العلماء کی وجہ سے تو یہی خوفِ خداوندی کثرتِ عبادت کا پھل بنتی ہے۔ اور اسکے لئے فارغ کرتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ رسولؐ ہے کہ جو روز ۲۰ بار رات کی چارکی میں چل دیتا ہے اور جو رات اخیر سے چل دیتا ہے وہ حلالِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت امام ابو حنیفہؒ کی کثرتِ عبادت کو انوکھی نہیں کہا جاتا۔ اگرچہ انکی عبادت کے بارے میں بہت سی عجیب و غریب باتیں نقل کی گئی ہیں، جیسا کہ آپ کے بارے میں مطلق ہے کہ رمضانِ شریف میں ساڑھے ۶۰ قرآن کریم فتم کرتے تھے، اور دن ایک قرآن رات کو اور ایک صبح کو اور آپ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم فتم کر دیا کرتے تھے۔ اور آپ عطاؤں کی وضو سے بھر کر لٹا کر اکیا کرتے تھے۔ اور عبادت آپ سے نیکو کار ہوا ہے، اور آپ کے بارے میں زائد روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ رات کو سو بار نہیں کرتے تھے، اور حافظہ ذہنی فرماتے ہیں، کہ آپ کی قیامِ اہل (تہجد) اور عبادت کی روایتیں تو ان کی حد تک یہ پہنچتی ہیں۔

﴿آپ کے اخلاقِ فاضلہ﴾

اصل فضل و کمال کے کلمات میں سے انکی ہر اس چیز سے اخلاق کی بنا دی اور علم یعنی ہے جو ان کے دین و اخلاق کو عجیب و غریب بنائے۔ اور ان کے تمام ابو حنیفہؒ کے اخلاقِ فاضلہ کی مثال تلاش کریں تو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اس قول کے برابر نہیں ہو سکتی جو ان کے اس آدمی سے کہا جس نے مناظرے میں انکو بدعتی اور ذہنی کہا کہ امام صاحب سے اس

میں پورا فرمانِ نبویؐ جب آپ سورۃ غافر میں پہنچے تو بار بار اسی سورۃ کو دہراتے رہے، فتح کرتے پھر اسی کو پڑھتے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

س۔ حضرت زید بن الکلبیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو آپ سے مناظرہ کر رہا تھا، آپ کو ذہنی اور بدعتی کہا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری مسخرت فرمائے، اللہ تعالیٰ میرے بارے میں حیرے خلاف جانتے ہیں، وہ جانتا ہے جب سے میں نے اسکو پہچانا ہے کسی کو اس کے برابر نہیں ٹھہرا سکتی، شرک نہیں کیا اور میں صرف اسی کی مسخرت جانتا ہوں اور میں صرف اسکے عذاب سے ڈرتا ہوں پھر امام صاحب عذاب کا ذکر کر کے رونے لگے اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے ایسا بندہ جو اللہ کے عذاب کو یاد کرے اور پھر اللہ کی گرفت سے رونے اور اتار دے کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر جائے تو پھر اللہ واسطے بہت ہی زیادہ مارنے والا بندہ ہے۔

س۔ آپ کے بارے میں روایت ہے کہ جب آپ رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو اس قدر روتے تھے کہ مٹھ والے آپ پر دس کھاتے تھے۔

س۔ اور آخر میں سہریں کدام کی روایت نقل کرتا ہوں کہ دو ایک روز امام صاحب کے ساتھ چلا رہے تھے کہ آپ سے انجانے میں ایک بچہ کپڑوں پکھا تو بچہ نے کہا کہ اے شیخ کیا آنحضرتؐ قیامت کے دن قصاص کا خوف نہیں ہے سختی آپ پر طعن جاری ہو گئی مسعود بن کدام بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک آپ کو اتفاق نہیں ہوا جب آپ کو طعن سے اتفاق ہو گیا تو میں نے عرض کیا کہ اس بچے کے قول سے آپ کے قلب پر کتنا برا اثر کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ۲۰ ہوں کہ اس کو رب العالمین کی طرف سے عقوبت کی گئی ہے۔

کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ سخاوت کے بہت بڑے مقام پر فائز تھے۔

۱۔ روایت کیا جاتا ہے کہ آپ مجلس میں تشریف فرما تھے تو آپ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جسکے جسم پر پائے کپڑے تھے، آپ نے اس شخص کو سب مل جلنے کے چلے جانے تک بیٹھے رہنے کو کہا تو وہ شخص بیٹھا بائبل جل جلنے لگا، تو آپ نے اس شخص سے کہا کہ معنی فقراور جو اس کے پیچھے ہے تو فوراً اس کے ذریعے اپنی زندگی کی حالت بدل لو۔ اس شخص نے معنی فقیرانہ لکھ کر اپنے پیچھے بڑا درویش لکھا جس سے اس نے فوراً معنیوں کو چلا گیا۔

۲۔ حضرت فضیل ابن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظمؒ سخاوت کم مکاری اور مل علم کے اکرام میں بہت زیادہ مشغول تھے۔

۳۔ اور آپ کی سخاوت جو درویشوں کی دکھائوں میں سے بھی ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا درویش آیا جو آئے، آپ نے سب کو تقسیم کر دیا اور اپنے لئے جو اپنے پیچھے سے لے کر رہے۔

۴۔ جو ان تینوں سے بھی زیادہ بڑی بات ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین بن محمد کو قرض خود نے قتل میں ڈال دیا، قرض ۳ ہزار درہم سے زیادہ تھا آپ نے اس ظالم کو اپنی طرف سے اور کر دیا اور امیر المومنین بن محمد کو رہا کر دیا۔

﴿حضرت امام ابو حنیفہؒ کا تقویٰ اور پرہیزگاری﴾

۱۔ اس نسبت النبیؐ اور زکاء کا چلنے سے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی لذت کیلئے چھوڑ دینا ہے، اور یہ یقین کامل کا شرط ہے جو علم کے بعد حاصل ہوتا ہے، حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اندر نسبت النبیؐ اور پختہ یقین کامل والا قدم ہوا تھا اس لئے ضروری ہے کہ آپ زہد و ورع والے ہوں چاہے آپ کے زہد و ورع کے بارے میں کسی نے کھانا پکھا ہوا، لیکن ہم

سے دور گذر کیا اور پھر دعویٰ حضرت اللہ لکھ سے بندہ کو نہ اطلاق ہوا کہ ایک شخص دین کیلئے کسی سے متاثر ہو کر رہا ہے اور دوسرا متاثر جہالت و حماقت سے اسکو زندگی اور متبرع کہ رہا ہے (زندگی اس شخص کو کہتے ہیں جو کو کافر و کفر ایمان و اسلام کا اظہار کرنا ہو اور وہ شخص اسکو اس جہاد پر نہیں دیتا ہے بلکہ اسکو صاف اور دور گذر کر دیتا ہے، پھر اس کے لئے دماغ متفرق بھی کر دیتا ہے۔

۱۔ اور اب ذرا ہم فضل ابن دین کی سنیں، جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اطلاق کا نقشہ کھینچے ہیں، اور ابو حنیفہؒ کے بیان اطلاق کو حریص قوی فرماتے ہیں، کہ امام ابو حنیفہؒ ایک بادشاہ اور عظیم شخصیت کے مالک تھے، دلائل و ثبوتیں نہ کہتے تھے نہ سننے تھے، اس کے بعد ہم حضرت شریک کی بات جو آپ نے امام اعظمؒ کے بارے میں فرمائی ہے، سنیں، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ بہت زیادہ خاموش رہنے والے بہت زیادہ فکر کرنے والے فقیہ مسائل کے استنباط میں بہت دیر تک فکر سے کام لیتے والے علم و عمل میں بہت زیادہ فضل کرنے والے بحث و مباحثہ میں بہت کم پڑنے والے اور کم کھڑے، اگر ہم دونوں حضرات کے بیان کر دو صاف میں غور کریں جو انہوں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں بیان فرمایا ہے، تو ہم اطلاق فاضل کے تمام عناصر آپ کے اندر جمع پائیں گے۔ جیسے نسبت و قدر دلائل و ثبوت میں نہ پڑنا، علمی خاموشی نہ گھبراہٹ، اگر ابو حنیفہؒ کی سبب و فضل و کمال و اسی وجہ سے آپ دور کی پاکیزگی اور کمال عقل میں ضرب لگائی تھی۔

﴿آپ کی سخاوت و کرم﴾

کرم اور سخاوت اخلاق فاضل کے بڑے درجہ کی شاخص ہیں، اور جب امام ابو حنیفہؒ اخلاق فاضل میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے، تو ضروری ہے کہ وہ خرچ کرنے والے کرم و سخاوت ہوں، لیکن سخاوت پر غالب نہ ہو اور مندرجہ تین روایتیں اس بات کو ثابت کرتی ہیں

القضاء کا منصب اور وہ بھی دور مہار کی بڑی حکومت میں خلیفہ منصور کے عہد حکومت میں مگر آپ نے اس کو خلیفہ کو پہلا بھی بلندی اور خود راہی سے عطا کیا اور نیک میں کوڑے کھانے پر سے مبرا کیا یہاں تک کہ آپ کا اعتقاد ہو گیا کہ دنیا کی زر و برق کو قبول نہ کیا اٹھ کے بندوں اس زحمت سے بڑا کوئی نہ ہو سکتا ہے۔

”آپ کی وفات“

ہر انسان کیلئے اس زندگی میں اردن ہوتے ہیں، ایک انکی پیدائش کا دوسرا نکل موت کا یہ دونوں دن ایک دوسرے کی یاد دہانی کراتے رہتے ہیں، حضرت امام ابو حنیفہؒ میں کوئی چیز پیدا ہوئے اور آپ کی وفات اور جعفر منصور کی تختی کے بعد واقع ہوئی اسلئے کہ اس نے آپ کی خدمت عالیہ میں ریاست القضاء کا منصب پیش کیا اور آپ نے اسکو عطا کیا، تو خلیفہ نے آپ کو گزوں سے بارہ روز وازن دس سو کوڑے دیا تھا کہ آپ نے اٹھ سے اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کی دعا کی، تو اٹھ نے انکی دعا کو قبول فرمایا، اور دس دن کے بعد مسخا میں آپ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی، اس صاب سے آپ کی عمر ۷۷ سال ہوئی، آپ نے اپنی ساری عمر علم و عمل اور دنیا سے بے رشتی اور آخرت کی طلب میں گذاری، آپ کی زندگی کی ترجمانی خود آپ کے ہندو شعروں کے اندر چلی ہے۔

عطاء ذی العرش خیر من عطا لکم
انتم تسکدر ما تعطون منکم
وسببہ واسع یرجی ویستظہر
واللہ یعطی بلا من ولا کدر

العمر جم

(مولانا) عبدالرحمن (صاحب) ابن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب
المدینۃ المنورہ

جزوں کو بیان کریں گے جو آپ کے زحمت اور نشت الٹی کو ثابت کر دکھائیں گی۔
اگر آپ کی شدت نشت الٹی کی حقیقت تک پہنچے کیلئے ہمیں بڑے بن ہارون کی شہادت کا مطالعہ کرنا چاہئے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار مشائخ سے حدیثیں لکھیں اور ان سے علم کیا لیکن میں نے امام اعظم سے زیادہ بڑے بڑے نشت الٹی والا نہ دیکھا اور نہ بیان سے زیادہ بیان کی حفاظت دیکھے والا دیکھا۔

ابو ہارون خود حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر خوف خدا نہ ہو تا کہ یہ علم ضائع ہو جائیگا، تو میں کسی کو نشت الٹی نہ دیکھ کر مسئلہ دریافت کرنے والوں کیلئے راستہ اور میرے لیے باعث رحمت ہو۔

سور تیسری شہادت جسکو بڑے بن ہارون پیش کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ نشت الٹی دیکھے والا نہیں دیکھا میں نے انکو ایک دن ایک آدمی کے دروازے پر دو صاب میں بیٹھا دیکھ کر عرض کیا ابو حنیفہؒ کاش آپ سایہ میں آجاتے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا ہو تو درہم قرض میں اسلئے مجھے پتہ نہیں کہ اس کے گھر کے گھن کے سایہ میں بیٹھوں، پتہ کوئی بڑے بڑے گاڑی اس سے بڑا ہو سکتی ہے، آپ ایسے ہی تھے، جیساکہ بڑے بن ہارون نے فرمایا ہے، اسلئے کہ جسکے اندر نشت الٹی نہ ہو وہ اسکو سمجھ کر پرتی ہے، کہ وہ ایسے شخص کی وجہ سے سایہ کے نیچے بھی نہ بیٹھے جس کو اس نے قرض دیا ہے جب کہ وہ اسکا سایہ قرض داندہ کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان، لیکن یہ نشت الٹی کی وجہ سے قہار خدا ہی وہ دیکھ رہے۔

”آپ کا زحمت“

معاذت و عطا کی مثالیں جو گذری ہیں وہ آپ کے زہر اور دہانے سے بے رشتی کی دلیلیں ہیں، اور کیسے حضرت امام صاحبؒ کو زہر نہ لگیں گے جب کہ آپ عطاء کے واسطے سے لڑکی نواز پڑھتے تھے آپ کی خدمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ و خلیفہ پیش کیا گیا، جیسے وہ نہیں

لے انہوں سے پورا اسی طرح کام ادا کیا۔

ابراہیم النبی عن انس ان النبی ﷺ
قال من کذب علیّ متعمداً فلیتوا متعده
من الذر صحیح أخرجه الشیخان واحمد
الترمذی واثبتہ ابن ماجہ (مطارب
اللفظ)

"باب الإیمان" ایمان کا بیان

(۳) ابو حنیفہ عن علقمہ
ابن مرثد عن یحییٰ بن عمر قال یمننا اننا
مع صاحب لی (هو عند مسلم حمید بن
عبد الرحمن الحمیری وعبد سعید بن
منصور سلیمان بن بویہ) بمنجۃ
الرسول ﷺ بصرونا بعبد اللہ بن عمر
قلقت لخاصی حل لك ان تأخذ فستائه
عن القدر فقال نعم قللت دعوی حتی
أكون ابداً لای استثناء فانی بد اعرف منه
بلك قال فانها ابی عبد اللہ بن عمر
فستائنا علیہ ثم قلنا الیہ قللت لہ یا ابا
عبد الرحمن اننا نطلب فی مذہ الارضین
فرمنا قلنا البلدہ بها قوم یقولون لا قدر
لنا رد علیہم قال بلغہم انی منهم بری

ولمائی وجدت اموالاً لاجلہم ثم
لنا بحدشا (قال) یمننا نحن مع رسول
اللہ ﷺ ومعہ رفق من اصحابہ بالقل
شأن جمیل ابيض حسن اللمة طیب
الروح علیہ ثياب یض فقال السلام
علیک یا رسول اللہ السلام علیکم قال
فرد علیہ رسول اللہ ﷺ وردنا معہ
قال ادنو یا رسول اللہ؟ فقال ادن فنادا
دواءً اور دونین ثم قام مفرکاً ثم قال
ادنو یا رسول اللہ قال ادن فنادا حتی
انصق رکتہ بکتہ رسول اللہ
ﷺ فظف انصری عن الایمان قال
الایمان ان تؤمن بالله وملائکته وکتابہ
ورسلہ وقادہ والیوم الآخر والقدر خیرہ
وشرہ من اللہ قال صلیت قال لعجبا
من تصلیتہ لرسول اللہ ﷺ وقولہ
صلیلت کأنه یعلم (قال) یمننا عن
شرائع الاسلام معنی؟ قال (قام الصلاة
واجاء الزکوة وحج البیت وضوم
رخصتہ والا فستال من الحجابہ قال

چلے جاتے ہیں جو کہتے ہیں قدر کوئی چیز
نہیں تائیکہ ہم ان کو کیا جواب دیں فرمایا کہ
ان کو یہ بات پہنچا دو کہ میں ان سے بری ہوں
ان کا نبوت کوئی قطعی نہیں مگر میرے پاس
دو دیکر ہوتے تو میں ان سے چلو کر جاتے ہوں
حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے
پاس تھے اور صحابہ کی ایک جماعت تھی اہلک
ایک خوبصورت گیسواں بہترین خوشبودار
مسینہ جمیل گورائو جو بے عیب تھی ایک
رسول اللہ ﷺ اور قوم کو سلام کر کے عرض
کرنے لگا کیش قریب ہو جاؤں؟ آپ ﷺ
نے اہانت دے دی پس وہ زار سا قریب
ہو کر آپ سے کھڑا ہوا کیا پھر دوبارہ اہانت
بائی اہانت لی تو؟ کہ رسول اللہ ﷺ کے
گھٹے میں گھٹا کر بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ
ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم
اللہ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے
رسولوں اسکی نیرات (قیامت کے دن)
آخرت کے دن اور اس بات پر کہ خبر دہرہ
تقدیر اللہ کی طرف سے ہے ایمان لانا اس نے

عرض کیا نبی ﷺ نے اس کو بہت ہی بڑا
محلہ قرار دیا اور فرمایا کہ تم نے ایک مومن
کے منہ پر لہجہ انھوں نے عرض کیا حضور تو
جیسا ہے علم ہے رسول اللہ ﷺ نے اس
کو بلایا تو اس نے پوچھا کہ اللہ کہیں ہے اس
نے جواب دیا آسمان میں پوچھا میں کون ہوں
جواب یہ اللہ کے رسول آپ نے فرمایا مومن
ہے اس کو آئو کرو انھوں نے آؤ کر دیے۔

(۶) امام ابو حنیفہؒ نے ابو ابراہیم سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدق با لہنی پر حصارِ تعمیر بیان کی کہ حسی لا اللہ اللہ ہے اور وکذب با لہنی پر حصارِ تعمیر کی کہ لا اللہ اللہ ہے مرقطی زیدی نے فرماتے ہیں کہ یہ تعمیر کب صحاح میں نہیں ہے۔ ابن کثیر نے ابو عبد اللہ مسلمی اور حشاک سے صدق با لہنی کی تعمیر لا اللہ اللہ کی نقل کی ہے۔ اور حصارِ شوکانی نے حشاک اور اسلمی کے علاوہ حسن بصری سے بھی یہی تعمیر نقل کی ہے۔ حصارِ سیوطی نے در مشورہ میں اس امر پر حصار کے حوالہ سے ان

لَهَا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيَسْتَأْذِنَهَا
فَقَالَتْ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّهَا بَنُوَّةٌ
فَافْقِطْهَا عَنْكَهَا، أَخْرَجَهُ ابْنُ خَرُوفٍ
سَنَدُهُ وَهُوَ حَلِثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ
سَلَمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
صَحِيحٌ

(٦) (باب حيلة) عن أبي
الزبير عن جابر قال قال رسول الله
ﷺ وصدق بالحسن قال بلا إله إلا
الله وكذب بالحسن قال بلا إله إلا
الله ففسر الحسن بلا إله إلا الله ليس
في شيء من كتب الصحاح، والذي في
الصحاحين يولي تازد، والترغى من
حديث علي قال كما في جنازة في
يقع العرق فأتانا رسول الله ﷺ
فلقد ولقدنا حوله ومعهُ مخصرة
لجعل يترك بمخصرة الحديث وفي
سره ثم قرأ فأنتم أعطى وتنفى

کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
 مجھے اس وقت تک لوگوں سے جدا کا حکم نہیں دیا گیا
 ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں تب۔
 اس کا تکرار کر لیں تو پھر انھوں نے مجھ سے
 الٹا جانتے ہیں کہ مخلوق کو یہ بات اگر جانتے ہیں
 کے حقوق خود بخود قائم کریں تو دوسری بات ہے
 رہان کا مطلب تو یہ ہے اللہ تعالیٰ ہے۔

(۵) امام ابو حنیفہؒ نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہؓ یہ بیان کیا کہ عبداللہ بن رواحہؓ کی ایک باندی تھی جو ان کے ہمراہ چلا کرتی تھی انھوں نے ایک بکری کا خاص خیال رکھنے کا حکم کیا تھا اس نے اس کا خاص خیال رکھا حتیٰ کہ بکری سوئی ہو گئی اتفاق سے باندی کسی اور بکری کے ساتھ مشغول تھی جیمبر یا چاروسا بکری کو لے گیا اور مدظلہ عبداللہ بن رواحہؓ کو خبر پلا تو بکری کو عتاب پلایا ہی نے اللہ تعالیٰ تو انھوں نے اس کے منہ پر ایک لٹائی یا لٹکھڑال میں عاصت ہوئی رسول اللہ ﷺ کے کئی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسائل

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَتْ أَنْ تُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَاتَلُوهَا عَصَمُوا عَنْ
دَعَائِهِمْ وَأَسْأَلِهِمْ إِلَّا يُعْطُوهُمُ وَحَسْبُهُمْ
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْ وَتَعَالَى، صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ
الْبُخَارِيُّ، وَمُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ الثَّوَالِغِ زِيَادَةٌ عَلَى
رِوَايَةِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ.

(٥) وهو حديث عن عطاء
ابن ابي رباح أن رجلا لأ من أصحاب
رسول الله ﷺ حذوة أن عبدالله بن
رواحة كانت له راعية تصعد غنمه وأنه
أمرها بتعاهد شاة من بين الغنم
تتعاهد بها حتى سمعت الشاة تخطت
الراعية ببعض الغنم فجاء اللئب
فاغتلس الشاة وقتلها فجاء عبدالله
ابن رواحة ولقد الشاة فاعترته الراعية
بانمرها فطعمها ثم ندم على ذلك
فذكر ذلك لرسول الله ﷺ فعظم
النس ﷺ ذلك لقلل حرمت وجه
مؤمنة فقال إنها سوداء لا علم

یوم یہا الیٰ لولہ عبد اللہ بن حنیہ
نہی رسول اللہ ﷺ والحدیث
وطیحة الغنم، والاشائی فی سبیلہم
والحدیث رسول الامام احمد
والنور والطرائق فی الکفر واللاوسط
وسلفہ من طریق رجالہا کتات وکذا ابو
یحییٰ والشیخات، والرملی من حدیث
ابی ذرؓ باصلاح سیر فی الاحادیث
والحدیث مروی عن انس ومعاذ بن جبل

کرسے چوری کرے فرمایا چاہے نہ کرے
چوری کرے چاہے اور دوا کی تاک رکھ
نہ روئی کہے ہیں کہ یہ بیان کرتے ہوئے
حضرت ابو الدرداء اپنی تاک کے ہاتھ کی
طرف اشارہ کرتے تھے کہ بیش اس وقت
اکھو دیکھ رہا ہوں۔
اس حدیث کو امام احمد طبرانی بزرگوار مسند
نے (تحت) سے روایت کیا ہے۔

باب فی القدر وغیرہ وصحة قوله أنا مؤمن حقاً

﴿تقدیر وغیرہ کا بیان﴾

فیہ حدیث یحییٰ بن یعمر الذی تقدمہ فی باب الایمان

(۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن نافع
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ
بعض قوم یقولون لا قدر لہم یخرجون
منہ انہم یقولون لا قدر لہم فاما لیسوا
تسلوا علیہم وان مرضوا لا یؤدبہم
وان معواظا تشہدوا جازعہم فلتہم
شیعة الذنابل ومعوض ہذہ الامۃ حقاً

(۹) امام ابو حنیفہؒ نے ہاش سے
انہوں نے ان میں سے روایت کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی قوم آئے والی
ہے جو تقدیر کا اندازہ کرتے ہیں ہر آدمی کو
دینی کی طرف لگ جائے جب تم ان سے مع
تو سلام کرتے کہ اگر وہ بخیر ہو جائیں تو
تجدد داری مت کہہ دو اگر معرہ جائیں تو ان

عہد کی روایت نقل کی ہے کہ صدق باہل
سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ مجھے پڑے۔

(۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ حشاش عبداللہ
ابن ابی حنیہ قال سمعت ابی الدرداء
صاحب رسول اللہ ﷺ قال ینا لنا
رحیف رسول اللہ ﷺ قال یا ابا
الدرداء من شہد ان لا الہ الا اللہ وانہ
رسول اللہ وجبت لہ الجنة قال قلت
وان زنی وان سرق قال فسکت عنی
ثم سار ساعة وفی رواية ینہذ فقال
من شہد ان لا الہ الا اللہ وانہ رسول
اللہ وجبت لہ الجنة وفی رواية ویزید
مختصاً قال قلت وان زنی وان سرق
قال فسکت عنی ثم سار ساعة ثم قال
من شہد ان لا الہ الا اللہ وانہ رسول
اللہ ورحمت لہ الحفظ قال قلت وان زنی
وان سرق قال وان زنی وان سرق وان
رجع انتہ ابی الدرداء قال لکنا فی
انظر الی اصبح ابی الدرداء السباۃ

(۸) امام ابو حنیفہؒ نے عبد اللہ
بن ابی حنیہ سے روایت کیا انہوں نے
فرمایا میں نے حضرت ابو الدرداء کو فرماتے
سنا اس حال میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا
روایت تھا آپ نے فرمایا ابو الدرداء جس نے
لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی
اعلام سے شہادت دی اسکے لئے جنت
واجب ہو گئی میں نے عرض کیا چاہے نہ اور
چوری کرے آپ خاموش پڑے رہے اور اسی
دیر کے بعد فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ والی
رسول اللہ کی اعلام کے ساتھ شہادت دی
اسکے لئے جنت واجب ہو گئی میں نے عرض
کیا چاہے نہ کرے چوری کرے آپ
خاموش پڑے رہے تو وی دیر بعد پھر فرمایا
جس نے اعلام سے لا الہ الا اللہ والی
رسول اللہ کی شہادت دی اسکے لئے جنت
واجب ہو گئی میں نے عرض کیا خود نہ

على الله ان يلحقهم به ورواه جماعة
فأدخلوا في أبي حنيفة ونافع البهيم بن
حبیب الصيرفي أخرجه أبو داود، والحاكم
في الإيمان بلفظ القدرية مجوس هدم
الإمامة كذا في التلخيص الحبير

(۹) (ابو حنيفة) عن أبي
الزبير عن جابر بن سراقه بن مالك
قال يا رسول الله ﷺ حدثنا عن ديننا
كأننا ولدنا له نعمل لشيء جرت به
المقادير وجفت به إلا قلام أولشي
مستقبل قال لما جرت به المقادير
وجفت به إلا قلام قال ففهم العمل
قال اعملوا فكل ميسر ثم قرأ فامعن
اعطى والقي وصدق يا حسبي
فسيرة لليسرى وأمان بخل
واستغنى وكذب بالحسنى فسيرة
للعرى أخرجه البخاري، وابن
عسرو، ومسلم، والبخاري، وابن
ماجة ومسند بزيادة أخرنا عن امرنا
أنا نظروا به

ابن ماجه نے روایت کیا حدیث صحیح ہے۔

(۱۰) (ابو حنيفة) عن
عبد العزيز بن رفيع عن مصعب بن
سعد عن أبيه عن النسي ﷺ قال ما من
نفس إلا ولدت كذب مدخلها ومخرجها
وما هو إلا قبه قال فقال رجل من
الانصار لفهم العمل يا رسول الله؟
قال من كان من اهل الجنة يسر لعمل
اهل الجنة ومن كان من اهل النار
يسر لعمل اهل النار فقال الا نصارى
الان حق العمل.

رواه الخليلي في فوائدہ عن
أبي حنيفة وأخرجه أحمد، والشيخان،
وأبو داود، والترمذي وابن ماجة من
حديث علي بن معاذ وفي أخره ثم قرأ
آيات والليل.

(۱۱) (ابو حنيفة) قال كذا مع
علقة بن مرثد عند عطاء بن أبي
رباع فسأله علقمة بن مرثد فقال يا أبا
محمد إن بلادنا القوماء لا يبيعون
بالسهم الايمان ويكفرون أن يقولوا

میں ایسی قومیں ہیں جو اپنے لئے ایمان

(۱۰) امام ابو حنیفہ نے مہد اعجاز
بن رفیع سے انہوں نے مصعب بن سعد
سے انہوں نے اپنے والد سعد سے انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ
آپ نے فرمایا کہ ہر نفس کا مدخل مخرج اور
جن حالات سے وہ دوچار ہونے والا ہے
لکھا جاتا ہے کہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ
حضور تو عمل کا کیا قاعدہ؟ ارشاد ہوا کہ جو
جنتی ہوگا اس کو اہل جنت کے عمل کی
سہولت ہوگی اور جو جہنمی ہوگا اس کے لئے
اہل نارا کا عمل آسان کیا جائیگا انصاری ضمن
نے کیا تو جگہ عمل حق ہے۔

إِنَّا مَرْمُونَ فَقَالَ مَا نَهَمُ لَا يَتْلُونَ ذَلِكَ
قَالَ يَتْلُونَ بِذَا الْبَيْتِ لَا تَفْسِدُوا الْإِيمَانَ
جَعَلْنَا الْإِيمَانَ مِنْ تَحْتِ الْجَنَّةِ قَالَ
سَحَابُ اللَّهِ هَذَا مِنْ عَدُوِّ الشَّيْطَانِ
وَحِثَّائِهِ وَحِيلَهُ كَلَامُهُمْ إِنْ رَفَعُوا مَنَّةَ
اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْإِسْلَامُ وَخَالِقُوا سَنَةَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُمْ أَصْحَابَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتْلُونَ الْإِيمَانَ
لَا تَنْفِسُهُمْ وَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ
ﷺ فَقُلْنَا نَهَمُ يَتْلُوا إِنَّا مَوْمِنُونَ وَلَا
يَقُولُوا إِنَّا مِنْ تَحْتِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ
لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ
لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ
عَلَقَمَةُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ لَوْ عَذَّبَ
الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ لَمْ يَمُصُّوا طَرَفَةَ عَيْنٍ
عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ
فَقَالَ هَذَا عَدُوُّنَا عَظِيمٌ فَكَيْفَ نَعْرِفُ
هَذَا فَقَالَ يَا أَمِينَ أَمْسِي مِنْ هَذَا حُلِّ أَهْلِ
الْقَدَرِ فَإِنَّكَ أَنْ تَقُولُوا يَقُولُهُمْ فَا نَهَمُ
أَعْدَاءُ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ الْإِيمَانُ

جنت میں کرتیں اور یہ اچھا نہیں سمجھتے کہ
کیسے ہم مؤمن ہیں یا چھایا کیا بات ہے اسکو
کیوں نہیں کہتے انہوں نے کہا کہتے ہیں جب
ہم اپنے لئے ایمان ثابت کریں گے تو ہم
اپنے آپ کے لئے بخشتی ہوئے کے مدعی
ہو جائیں گے فرمایا ایمان اللہ پر شیطان کا دھوکا
ہے اور اس کا بندھن ہے لہذا یہی ہے جس
سے انکو مجبور کر رہا ہے کہ وہ اللہ کی سب
سے بڑی نعمت اسلام کو پیچھا نہ رہے ہیں اور
رسول اللہ ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی کر
رہے ہیں میں نے تو سمجھا کہ رضی اللہ عنہم کو
دیکھا کہ وہ اپنے لئے ایمان کو ثابت کرتے
تھے۔
اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف
منسوب کرتے تھے ان سے کہو کہ وہ کیسے ہم
مؤمن ہیں یہ نہ کہیں کہ ہم نالی جنت ہیں
اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ سارے آسمان و
زمین والوں کو عذاب دیں تو وہ اس عذاب
دینے میں غلام نہیں ہوگا۔ علقمہ نے عرض
کیا کہ ابو عمر اللہ تعالیٰ اگر فرشتوں کو عذاب

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَسِبْتُمْ يَقُولُ قُلْ لَللَّهِ
الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهْلَاكُمُ
أَجْمَعِينَ (سورة الانعام)
فَقَالَ لَهُ عَلَقَمَةُ اشرح لنا يا
أبا محمد شرحاً يذهب عن قلوبنا
هَذِهِ الشَّيْءُ فَقَالَ أَيْسَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى دَلَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَى تِلْكَ الطَّاعَةِ
وَاللَّهُمَّ إِنَّا هَا وَنَعُوذُ بِكَ عَنْهُمْ
وَصَبْرُهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ
وَهَذِهِ نَعَمْ النِّعَمُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَلَوْ خَالِبَهُمْ بِشُكْرِ هَذِهِ النِّعَمِ مَا
لَعَزَّوْا عَلَى ذَلِكَ وَفَصَّرُوا وَكَانَ لَهُ أَنْ
يَعْلَمُهُمْ بِمَقْصُودِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ
لَهُمْ (سننہ طرف فی البحار)



دیے جنہوں نے اراسی یا فرمائی نہیں کی تو وہ
اس عذاب دینے میں غلام نہیں ہوگا عطا
نے فرمایا نہیں علقمہ نے کہا یہ بات کچھ میں
نہیں آتی تو دوسروں کو کس طرح
سمجھاؤں گے عطا نے فرمایا سمجھئے اسی وجہ
سے قدریہ لوگ گمراہ ہوئے ہیں تم ان
جیسی بات کہنے سے بچو اس لئے کہ اللہ کے
دھن ہیں اور اللہ پر اعتراض کرنے والے ہیں
کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پی سے یہ نہیں فرمایا کہ
اے نبی آپ لوگوں سے کہیں کہ اللہ کے
پاس دلیل کا قیام ہے اگر وہ چاہتا تو ہم سب کو
پہنچا دے دینا حضرت علقمہ نے عرض کیا
کہ اے ابو عمر ہمارے کہنے کے لئے کسی
تحریر لکھتے جس سے ہمارا شبہ ختم ہو جائے
فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکمت
نہیں عطا کی کہ اس کا کام نہیں کیا اور اس کا
حکم نہیں دیا اور اس کے کرنے پر مامور نہیں
عطا علقمہ نے جواب دیا رنگ عطا نے جواب
میں فرمایا کیا یہ باتیں نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ
نے انہیں بخشتی ہیں علقمہ نے عرض کیا

بیک عطاء نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان
نصوتوں کا شر طلب کرے تو ہرگز ہرگز شکر و
نعمیں ہو گا ضرور تقصیر ہو گی اور اللہ کو حق ہو گا
کہ تقصیر شکر پر ان کو طلب دے اور وہ اس
طلب دینے میں اس پر غلام کرنے والا نہیں ہو گا
اس روایت کا ایک حصہ بخاری میں بھی ہے

"مثلاً قول المترجم عفا الله عنه" ترجمہ کے اشعار

تری کون سی نعمت کا شکر ہم سے لیا ہو نذر کرم اٹھا دے مری آہ دیکھا ہے
گر شکر کریں نعمت ایک اور سوا ہو کچھ بھی نہ چھوڑا اب تو چاہے کوئی خطا ہو
ہر سانس پہ شکرین ہر شکر ہے شکر قرآن کی نعمت سے نہ محروم ہو محول
نعمت نہ گئی جائیگی کسی نہ شکر لیا ہو ایسی سزا ملے نہ چاہے لاکھ جفا ہو
تو فیض دے کریم ہوا اقرار عاجزی سکتا ہوں مغرور تیرے آگے نہیں پہنچا
اقرار عاجزی سے پہلی کون اور ہو اللہ کے جسم مرے دل کو شہرہ آبدیدہ آج
روتا ہوں تیرے سامنے اٹھاؤں کے رات کو
کچھ بھی نہ ہو سکے نہ اگر تیری عطا ہو

باب سوال القبر وعذابه ﴿سوال قبر وعذاب قبر کا بیان﴾

(۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علقمہ (۴) امام ابو حنیفہ نے علقمہ بن
بن مرقد عن سعد بن عیدہ عن رجل مرقد سے سعد بن عیدہ سے انہوں

من اصحاب رسول الله ﷺ عن
النسائی قال إذا وضع المؤمن في
قبره أتاه الملك فأجلسه فيقول "من
ربك فيقول" ربى الله قال من ربك قال
محمد قال وما ذلك فيقول الاسلام
دينى قال فيفسح له في قبره ويؤتى
مقعدته من الجنة وإذا كان كافراً
أجلسه الملك فيقال من ربك قال
هواه كالمصل شيئاً فيقول من ربك
فيقول هواه كالمصل شيئاً فيقول ما
ديك فيقول هواه كالمصل شيئاً
فيضيق عليه قبره وبرى مقعده من
النار فيضربه ضرباً يسمعه كل شيء
الا الظلمين والذين هم فرار رسول
الله ﷺ ثبت الله الذين آمنوا
بالحقول الثابت في الحياة الدنيا وفى
الآخرة ويضل الله الظالمين ويفعل
الله ما يشاء (ابراہیم)

وہو صح الاسانید رواہ
البحار عن عامر بن قراط وهو ثقة

نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے (یہ
صحابی براہ بن عازب ہیں) انہوں نے نبی
ﷺ سے روایت کیا کہ جب مومن قبر میں
رکھا جاتا ہے تو فرشتہ آتا ہے اور اسکو بخاک
سوال کرتا ہے کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ
جواب دیتا ہے اللہ وہ سوال کرتا ہے تمہاری
کون ہے؟ اور جواب دیتا ہے محمد رسول کرتا ہے
تمہارے کیا ہے؟ وہ کہتا ہے اسلام فرمایا کہ پھر
اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اسکا مٹی
سکاند کیا جاتا ہے اور جب کافر ہوتا ہے تو
بھی فرشتہ بخاک آتا ہے اور کہا جاتا ہے تمہارا رب
کون ہے؟ وہ کہتا ہے جیسے وہ آدمی کہتا ہے
جسکی کوئی چیز کوئی ہو گی ہو (جواب نہیں دے
پاتا) پھر فرشتہ کہتا ہے تمہاری کون ہے؟ پھر وہ
کہتا ہے پھر وہ سوال کرتا ہے تمہارے کیا ہے
؟ وہ کہتا ہے جیسے وہ آدمی کہتا ہے جس کی
کوئی چیز کوئی ہو اس کے بعد اس کی قبر خشک
کر دی جاتی ہے اور اس کا جینی گھراس کوڑھا
دیا جاتا ہے اس کے بعد اس کو اس زور سے
مارتے ہیں جس کی آواز شاہوں جتنوں کے

مولود یولد علی القطرۃ فیہ وہ
یودانہ ویمرانہ قبل فم مات
صغیراً یا رسول اللہ قال اللہ أعلم بما
کانوا عاملین۔ أخرجه البخاری،
والبیہقی بنعبر یسیر۔
نے ارشاد فرمایا کہ ہر بچہ نطرت اسلام پر
پیدا کیا جاتا ہے اسکے والدین اسکو یہودی یا
خزائی بناتے ہیں۔ سوال کیا جاتا ہے عجمین میں
مر گیا ہے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا
وہ بچہ جو کہ دے دے لے لے اللہ اسکو خوب
پاتا ہے۔

باب رؤیة اللہ عزوجل (دیکھنا خداوندی کا بیان)

(۱۵) امام ابو حنیفہ نے اسماعیل
بن ابی خالد ویمان بن بشر عن یسیر
بن ابی حازم قال سمعت جریر بن
عبد اللہ یقول قال رسول اللہ ﷺ
إنکم سترون ربکم کما ترون هذا
القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ
فانظروا ان لا تغلبوا علی صلاۃ قبل
طلوع الشمس وقبل غروبہا رواہ
حماد بن الامام وزاد الغناء والعشی
(رواہ البخاری)
(۱۵) امام ابو حنیفہ نے اسماعیل
بن ابی خالد اور ییمان بن بشر سے ان دونوں
نے یسیر بن ابی حازم سے روایت کیا
انہوں نے فرمایا کہ میں نے جریر بن عبد اللہ
کو فرمایا تاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جیسے تم اس چاند کو چھ دو عین راست میں
دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی حرج اور
گنجی نہیں ہوتی اسی طرح اپنے رب کو
دیکھو کہ خبردار فجر کی نماز اور عصر کی نماز
میں مغلوب مت ہو۔

والرجل المجهول فی السند البراء بن
عازب کما فی روایۃ الجماعۃ مسلم
البخاری، ابوداؤد وغیرہم ورواہ
احمد والطیالسی وروایۃ ابن ابی
شبیہ وابن منیع۔
علاوہ سب سننے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے
سورۃ البراقیم کی آیت پڑھی اللہ ایمانہ اولوں
کو قول ۴ بیت (یعنی ذکر طیب) پر مضبوط
بند کیا دیکھنا میں بھی اور آخرت میں بھی اور
خالصوں کو رہنمائی نہیں کریگا اور اللہ جو چاہتا
ہے کرتا ہے۔

بیان الخیر العادل علی وقایۃ عذاب القبر لمن مات یوم الجمعة (جمعہ کے دن مرنے والے کی عذاب قبر سے حفاظت کا بیان)

(۱۳) امام ابو حنیفہ نے یسیر
بن ابی خالد ویمان بن بشر عن یسیر
بن ابی حازم قال سمعت جریر بن
عبد اللہ یقول قال رسول اللہ ﷺ
إنکم سترون ربکم کما ترون هذا
القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ
فانظروا ان لا تغلبوا علی صلاۃ قبل
طلوع الشمس وقبل غروبہا رواہ
حماد بن الامام وزاد الغناء والعشی
(رواہ البخاری)
(۱۳) امام ابو حنیفہ نے یسیر
بن ابی خالد اور ییمان بن بشر سے ان دونوں
نے یسیر بن ابی حازم سے روایت کیا کہ میں نے
جریر بن عبد اللہ کو فرمایا تاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جیسے تم اس چاند کو چھ دو عین راست میں
دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی حرج اور
گنجی نہیں ہوتی اسی طرح اپنے رب کو
دیکھو کہ خبردار فجر کی نماز اور عصر کی نماز
میں مغلوب مت ہو۔

باب حکم أطفال المشرکین (مشرکین کی تباہی اولاد کا حکم)

(۱۴) امام ابو حنیفہ نے یسیر
بن ابی خالد ویمان بن بشر عن یسیر
بن ابی حازم قال سمعت جریر بن
عبد اللہ یقول قال رسول اللہ ﷺ
إنکم سترون ربکم کما ترون هذا
القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ
فانظروا ان لا تغلبوا علی صلاۃ قبل
طلوع الشمس وقبل غروبہا رواہ
حماد بن الامام وزاد الغناء والعشی
(رواہ البخاری)
(۱۴) امام ابو حنیفہ نے یسیر
بن ابی خالد اور ییمان بن بشر سے ان دونوں
نے یسیر بن ابی حازم سے روایت کیا کہ میں نے
جریر بن عبد اللہ کو فرمایا تاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جیسے تم اس چاند کو چھ دو عین راست میں
دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی حرج اور
گنجی نہیں ہوتی اسی طرح اپنے رب کو
دیکھو کہ خبردار فجر کی نماز اور عصر کی نماز
میں مغلوب مت ہو۔

(۱۷) ابوبکر حنیفہ عن مصعب
ابن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن النبی ﷺ فی
قول اللہ عزوجل ان یرسلک ربک مقاماً
محموداً قال الشفاعۃ اخرجه ابن
عسرو فی مسند ورواہ الامام عن
ابی سعید الخدری وعن جابر وعن
عبد اللہ بن مسعود اخرجه البزار
عن ابن عمر للحديث صحيح، ولیہ
طول۔

"بیان الخبر الدال علی أن هذه الامة اکثر اهل الجنة"

اہل جنت میں اس امت کی اکثریت

(۲۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علقمہ
ابن مرثد عن ابن برفہ عن ابیہ قال
قال رسول اللہ ﷺ لاصحابہ
اترحضون أن تکتو نوا مع اهل الجنة
قالوا نعم قال اترحضون أن تکتو نوا لث
اهل الجنة قالوا نعم قال اترحضون أن
تکتو نوا نصف اهل الجنة قالوا نعم
قال ابشروا لان اهل الجنة عشرون و
مائة صف انسی من ذلك ثمانون صفاً
هكذا عند ابن عسرو
وروی الترمذی بعضہ بالسنہ وقال
حدثت حسن، وكذا رواه أحمد.
(یعنی وہ تہائی)

(۲۱) ام ابو حنیفہ نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابن برفہ سے انہوں نے اپنے باپ حضرت برفہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا آپ لوگ اس بات پر راضی ہیں کہ اہل جنت میں چوتھائی تم لوگ ہو صحابہ نے عرض کیا ہاں قرطبہ کی اس پر راضی ہو کہ ایک تہائی اہل جنت تم ہو صحابہ نے عرض کیا ہاں قرطبہ کی اس پر راضی ہو کہ نصف اہل جنت تم ہو عرض کیا ہاں ہر شاہد کہ وہ اہل جنت کی ایک سو میں (۳۰) میں ہوگی میری امت ان میں اتنی (۸۰) صف ہوگی (یعنی وہ تہائی)

"بیان الخبر الدال علی تقدیم امی بکثر علی غیرہ"

صحابہ پر حضرت امی بکثر کی فضیلت

(۲۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ حدثنا

القیامہ سجلت امی من بین الأمم
طویلاً قال لیقال ارفعوا رؤسکم فقد
جعلت عندکم من اليهود والنصارى
فداء کم من النار. هكذا أخرجه ابن
عسرو من طریق عون بن جعفر،
وأخرجه مسلم فی التوبة بلفظ
فكما کتکم (فالحديث صحيح)

میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میری
امت بہت لمبا عمر کرے گا اور کوئی امت مجھ
نہیں کرے گی تو ان سے کہا جائیگا اپنے سر اٹھا
میں نے تمہارے حساب سے یہود و نصاریٰ
میں سے آگ سے تمہارا اللہ پر کر دیا ہے۔

"بیان الخبر الدال علی أن المؤمن لا یمنعہ من

دخول الجنة إلا الشرك (مومن جنت میں ضرور جائیگا)

(۲۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن واصل
عن زید بن وهب عن ابی ذر قال قال
رسول اللہ ﷺ من مات لا یشرك
باللہ دخل الجنة. هكذا أخرجه ابن
عسرو وأخرجه أحمد، والشیخان،
والروانی، والطبرانی فی الکبیر،
والخواری، والبیہقی وأبو نعیم فی الحلیۃ،
وابن عزیمة، والسنائی من اصحاب
رسول اللہ ﷺ فی آخر الکلی لا
یشرك باللہ شیئاً

(۲۰) ام ابو حنیفہ نے واصل بن زید بن وهب سے ابی ذر سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں سمجھتا تھا جنت میں داخل ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ اقتدوا باللہ من
بعدي ابي بكر وعمر واحمد وابہدی
عمارؓ ولصقوا بعبد ابن ام عبد
احمرجة الترمذی، وحسنہ عن ابن
مسعود، والروانی عن حذیفۃ
عبدالملك روى هذا الحديث
عن رعی وعن مولاه وان كان مولی
رعی مجهول وعبدالملك تارة كان
يذكر الواسطة وتارة لا يذكرها فلا
اشكال فيه.

"الخبر الدال على فضائل العشرة الكرام"

﴿عشرہ مبشرہ کے فضائل کی دلیل﴾

(۲۴) ﴿ابو حذیفۃ﴾ عن عبدالملك
بن عمیر عن عمرو بن حرث عن سعید
بن زید عن النبی ﷺ عشرة في الجنة،
ابو بكر في الجنة، وعمر في الجنة،
وعثمان في الجنة، وعلي في الجنة،
وطه في الجنة، والزبير في الجنة،
وعبد الرحمن بن عوف في الجنة.

(۲۳) امام ابو حذیفہؒ نے عبدالملك
بن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حرث سے
انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی
ﷺ سے روایت کیا کہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ،
علیؓ، طہؓ، زبیرؓ، عبد الرحمنؓ بن عوف، جنت
میں ہوں گے۔ روایت یہ کہ ابوہریرہؓ آپؐ کو انہوں نے
قرآن کی (یعنی پانچ) نہیں لیا ایک روایت

سلمة بن كهيل عن ابي الزعراء عن
عبدالله ابن مسعود قال قال رسول
الله ﷺ اقتدوا باللذين من بعدي ابي
بكر وعمر، هكذا اخرجہ ابو نعیم فی
مسند ابي حذیفۃ من طريق يحيى بن
نصر بن حجاب قال دخلت على ابي
حذیفۃ في بيت مملو كتباً فقلت
ما علم قال خدم احاديث كلها وما
حدثت به إلا اليسير الذي يتفق به
قلت حدثني بعضها فأبلى علي
وماق الحديث. اخرجه الترمذی فی
المنقب، وحسنه والحاكم، وابن
ماجه، وابن حبان كلهم عن رعی عن
حذیفۃ

"الخبر الدال على فضل عبدالله بن مسعود"

﴿عبداللہ بن مسعود کی فضیلت کی دلیل﴾

(۲۳) ﴿ابو حذیفۃ﴾ عن
عبدالملك بن عمیر عن رعی بن
حراش عن حذیفۃ بن الیمان قال قال

(۲۳) امام ابو حذیفہؒ نے عبدالملك
بن عمیر سے انہوں نے رعی بن حراش سے
انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے

"بیان الخبر الدال علی سبب الانتصاح بعد الوضوء"

﴿وضو کے بعد پانی چھڑکنے کا مسنون ہونا﴾

(۲۹) امام ابو حنیفہؒ نے منقول

بن المعمر سے انہوں نے مجاہد سے
انہوں نے حکم سے یا ابن حکم سے
انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اسکے بعد ایک
چلو پانی لکڑیا کہ کرنے کی جیسوں پھڑک
دیا۔ (یعنی شرمگاہ کے متقابل کپڑوں پر)

(۲۹) ﴿ابو حنیفہؒ عن منصور

بن المعمر عن مجاهد عن رجل من
ثقیف یقال له الحكم* او ابن الحكم*
عن ابيه قال توضأ النبی ﷺ فاعط
حفنة من ماء فطرح مواضع ظهوره،
اخرجته ابو داود والساقی وابن ماجه
وقالوا الحكم بن سفیان فیه اضطراب
وقال القاسم من اصحابنا وله شاهد
عندنا نرسی قال حدثنا قیسة حدثنا
سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن
یسار عن ابن عباس ؓ ان النبی ﷺ توضأ
جوفاً مرة ونضح

"باب فی السواك" ﴿سواک کرنے کا بیان﴾

(۳۰) امام ابو حنیفہؒ نے ابو علی

سے انہوں نے فرمایا جو تمام سے انہوں نے
مختصر بن ابی طالب یا عباس بن عبدالمطلب

(۳۰) ﴿ابو حنیفہؒ عن ابی

علی عن تمام او ابی تمام عن جعفر
عن ابی طالب او العباس بن عبدالمطلب

الاولیٰ ثم نوحاً ثنتين ثنتين وقال
هذا وضوء الامم من قبلکم ثم
نوحاً ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوئی
ووضوء الانبياء من قبلی
لام صاحب نے تین مرتبہ سے انہوں نے
اپنے باپ مرتبہ سے بھی یہ حدیث نقل کی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ
وضو کیا سکولام بخاری نے روایت کیا طبرانی
نے موسطی میں یہ روایت نقل کی ہے کہ پھر ۱۱۱۱
مرتبہ وضو کیا اور فرمایا یہ تم سے پہلی استوا کا
وضو ہے پھر تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا
کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

"فی الخبر الدال علی الوعيد علی من لم یغسل الرجلین

عند الوضوء ولم يستكمل غسل العقب"

﴿وضو کرتے وقت پیروں اور بزرگوں کو اچھی طرح نہ دھونے پر وعید﴾

(۲۸) امام ابو حنیفہؒ نے صاحب

بن دثار عن ابن عمرؓ قال قال رسول
اللہ ﷺ ویل للعربی من النار فاذا
اغسلتم ارجلکم فامسحوا بالعقد احوال
العربی (۱) اخرجه مسلم وابن
ماجہ من غیر هذا الوجه ولی
الصحابین ویل للعقاب من النار

(۲۸) ﴿ابو حنیفہؒ عن صاحب

بن دثار عن ابن عمرؓ قال قال رسول
اللہ ﷺ ویل للعربی من النار فاذا
اغسلتم ارجلکم فامسحوا بالعقد احوال
العربی (۱) اخرجه مسلم وابن
ماجہ من غیر هذا الوجه ولی
الصحابین ویل للعقاب من النار

”بیان الخیر المبیح للمتوضی أن یصلی بوضوء واحد

عدة صلوات“ (ایک وضو سے چند نمازوں کے پڑھنے کا جواز ہے)

(۳۱) ابو حنیفہؒ عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بريدة عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ توحوا ومسح علی الخلین وصلی خمس صلوات ولی روایة بو ضوء واحد یوم فتح مکة فقال له عمر ماز أبک صعت هذا قبل الیوم فقال النبی ﷺ عمداً صنعتها عصر أخرجه مسلم والاربعة الا السبائی۔

(۳۲) امام ابو حنیفہؒ نے عائشہ سے انہوں نے سلیمان بن بريدة سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور نہیں پر مسح کیا اور پانچ نمازیں پڑھیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک وضو سے اور یہاں تک کہ دن کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ کو یہاں کرتے آج سے پہلے نہیں دیکھا میں نے فرمایا اسے عمرؓ کو لکھ لیا گیا ہے۔

”بیان وضوء المستحاضة“ (استحاضہ عورت کا وضوء ہے)

(۳۳) امام ابو حنیفہؒ نے امش الاعمش عن حبيب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت ابی حشیش قالت یا رسول اللہ ﷺ انی استحاض المأذع الصلاة فقال رسول اللہ ﷺ إنما ذلک عرق وليس

(۳۴) امام ابو حنیفہؒ نے عائشہ سے انہوں نے حبيب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروة سے انہوں نے عائشہ سے روایت کیا کہ فاطمہ بنت ابی حشیش نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ ہوتا ہے کیا تمہارے چھوڑ دوں ارشاد ہوا کہ یہ ایک عرق کا

عن النبی ﷺ قال مالی أراکم تدخلون علی قلعة (۱) استاکوا الظللا أن أشق علی امئی لامرئکم أن یستاکوا عند کل صلاة ولی روایة عند کل وضوء هكذا أخرجه البخاری وطیحة العدل والاشقی وغیرہم من اصحاب المسانید ولی مسلم بلفظ عند کل صلاة وعند البخاری مع کل صلاة أخرجه من حلیث ابی هريرة وروایة عند کل وضوء أخرجه السبائی وابن حبان وابن خزیمة والحاکم من طریق اخر وعلقها البخاری

سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا بات ہے کہ تم میرے پاس حاضر ہوتے ہو لیکن حالت میں کہ تمہارے وقت پہلے ہوتے ہیں سواک کرو۔ اگر مجھے است پر گرائی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت سواک کریں۔ ہر ایک روایت میں ہے ہر وضو کے وقت۔

(۱) قلعة: بضم القاف وتشديد اللام كقلب جمع قلح من القلح معرکة صخرة الإنسان وروى برکھا صحيح، ولها به ۱۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

و احسن من حديث بسرة. أخرجه
احمدٌ على الموافقة وابن ماجه. ابن
عديّ كلهم من قيس بن طلق ولى
الباب عن أبي امامة وعن علقمة بن
مالك الخطمي. وعن عليّ وعن عمارة
وعن حذيفة وعمران. وابن عباس
وحسب الله عنهم.

"بيان الخبر الدال على أن مس المرأة لا ينقض الوضوء"

﴿عورت کا چھونا وضو کو نہیں توڑتا﴾

(۳۴) (۳۴) ابو حنیفہؒ نے اعمشؒ سے
عن حبیب بن اسی ثابت عن عروۃ بن
الزہر عن عائشہؓ قالت کان النبی
ﷺ یصح صائماً ثم یترحم للصلاة
لیلقی المرأة من لسانہ فیلقبها ثم
یصلی فقال لها عروۃ فلیست غیرک
فضحکت اخرجه طحطا العبد والخرجه
اصحاب السنن الا النسائی بمعناه
ودوی عن الثوری والاعمش انه
عروۃ المزنی وهو غیر صحيح

بحیضه فاذا ألبت إیام عادتك فدعی
الصلاة ثم اغتسلی ثم توضئی لكل
صلاة قلت وإن فطر الدم قال نعم وإن
فطر الدم علی الحصر أخرجه طحطا
العدل وابوداؤد، بلفظ مغارب له
وابن ماجه وسبائی الکلام علیه فیما
بعده

"بيان الخبر الدال على أن مس الذكر لا ينقض الوضوء"

﴿مس ذکر نہ وضو نہیں﴾

(۳۳) (۳۳) امام ابو حنیفہؒ نے ابوب
بن عبیدہ عن قیس بن طلق بن علیؓ ان
اباء حدثه ان رجلاً سأل رسول الله
ﷺ عن مس الذكر ایوضاً منه فقال
هل هو الا بضعة من جسدك أخرجه
ابن عسرو، وابوداؤد، والترمذی،
والنسائی عن قیس علی المتابعة
وصححه ابن حبان وقال الترمذی
هو احسن شئی یروی فی هذا الباب
ونقل الطحاوی عن علی بن المنذبی



وطلحة العدل وعبد ابن ماجه وعن
زينب السهمية عن عائشة

"بيان الخبر الدال على عدم الوضوء معاسته النار"

﴿آگ سے کیا ہوئی چیزوں کے کھانپ لینے کے بعد وضو نہیں﴾

(۳۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
الربیع عن جابرؓ قال اکل النبی ﷺ
من لحمه لم یصلی ولم یوضأ اعرجہ
ابن ماجہ وأحمد

ابن ماجہ نے ابو
الربیع سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے
روایت کیا کہ نبی ﷺ نے گوشت کا شہد
کھا اور نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔

"بيان الخبر الدال على عدم الوضوء من شرب اللبن"

﴿دودھ پینے کے بعد وضو نہیں﴾

(۳۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عدی
بن ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن
عساکر قال رأیت رسول اللہ ﷺ
شرب لبناً لم یضمض وضمی ولم
یوضأ اعرجہ الشیخان وابوداؤد

(۳۸) امام ابو حنیفہؒ نے عدی
بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے
انہوں نے ابن عساکر سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا پھر گلی کی اور
نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

"بيان الخبر الدال على أن القبلة لا تنقض الوضوء"

﴿پورے لیٹا وضو کو نہیں توڑتا ہے﴾

(۳۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
رووف عطیة بن الحارث الهمدانی عن
ابراہیم بن یزید التیمی عن حفصۃ عن
النسیؓ کان یترجأ للصلاة ثم
یقبل ولا یجد الوضوء
اعرجہ ابن عسرو وهو عبدلی داؤد
والسائی عن عائشہؓ وكذا الدارقطنی
عنہاؓ وقیل ان ابراہیم التیمی لم
یسمع عن حفصۃ نقلہ البیهقی عن
النسائی

(۳۵) امام ابو حنیفہؒ نے ابو روف
عطیہ بن حارث ہمدانی سے انہوں نے
ابراہیم بن یزید تمیمی سے انہوں نے حضرت
حفصہؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نماز کیلئے
وضو کرتے تھے پھر پورے لیٹے تھے اور
وضو کی تجدید نہیں کرتے تھے۔

(۳۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن محمد
بن عیث اللہ عن زبیری عن عمرو بن
شعب عن زینب بنت ابی سلمۃ عن
عائشہؓ ان رسول اللہ ﷺ عرج الی
المسجد فمر بها قبلها ثم عرج الی
المسجد فصلى ولم یوضأ
اعرجہ ابن عسرو والاشعری

(۳۶) امام ابو حنیفہؒ نے محمد بن
عیث اللہ عن زبیری سے انہوں نے عمرو بن
شعب سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت
کیا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف لگے تو
ان کے پاس سے گزرے اور ان کا پورے لیٹا
پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھی تجدید وضو

حکمِ اسلام کی وجہ سے عورت پر بھی غسل کا وجوب ہے

"لیمن بنام و هو جنب کیف بفعل" (منجی بوقت نوم کیا کرے؟)

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے روایت کیا ہے البتہ ان کی روایت میں وصلی ولم یوحاً کے الفاظ نہیں ہیں۔

"بیان مایوجب الغسل" ﴿فصل واجب کرنے والی چیزیں﴾

(۳۹) امام ابو حنیفہؒ نے مروی ہے
 ابن شعبہ عن ابيه عن جده عديله بن
 عمرو عن ابي عبد الله ع قال
 لا يوجب الماء الا الماء يا رسول الله
 ع قال اما الطين الحثثان وخبث
 الحشفة وحب الفسل نزل اولم ينزل
 من السماء وطلحة العسل وابن
 عسرو والطيرى بطريقه فى الاوسط
 والعرصة ابن وهب فى مسنده عن
 (۴۰) امام ابو حنیفہؒ نے مروی ہے
 شعبہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
 نے اپنے دادا عبداللہ بن عمروؒ سے انہوں
 نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ ایک سائل
 نے پوچھا اللہ کے رسول کیا مٹی کے
 علاوہ کوئی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟
 ارشاد ہو واجب قتان، قتان سے مٹی گئے اور
 حثثہ غائب ہو گیا تو غسل واجب ہو گیا
 انزل ہو جائے ہو۔



الحارث وبهذا أورد عبدالحق وقال
استاذ ضعيف جداً، يشير إلى الحارث
قال الحافظ لكنه لم يتقدم وقد أخرجه
الطبرقي من طريق أبي حنيفة فلا تكرر ولي
سلم والحارثي، ما يدل عليه وهو ملتبس
عمر وعثمان وعائشة رضي الله عنهم

دشور کر لیتے تھے۔

مسلم ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

(۳۴) امام ابو حنیفہؒ نے ابو اسحاق

سیمی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے

عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ غسل

کلیں میں اپنی کسی بیوی سے مقاربت کرتے

تھے تو سہا جاتے تھے پانی نہیں استعمال کرتے

تھے پھر جب آخری رات میں بیدار ہوتے

تھے تو پھر مقاربت کرتے تھے پھر غسل

کرتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ شروع رات

میں غسل نہیں کرتے تھے یہی غسل کی گئی

یہ وضو کی نہیں پھر وہ نواں حدیث میں کوئی

تعارض نہیں۔

”نبی غسل یوم الجمعة“ ﴿جمو کے دن غسل کرنا﴾

(۴۳) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن نافع

(۳۴) امام ابو حنیفہؒ نے عائشہ سے

انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی

ﷺ نے فرمایا کہ جمو کے دن غسل کرو

بے حرج جمو میں آئے۔

احمد کہ ان ہائی الجمعة فلیغسل

(۴۴) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن نافع

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من

غسل الجمعة فلیغسل، أخرجه ابن

المظفر، وابن عسرو وأبو یکر من

عبد اللہ بن زید، ورواہ الثرمذی، وابن ماجہ

ولہما عن ابی سعید بلقیظ غسل الجمعة

واجب علی کل محتلہم

”بیان الخیر الدال علی سبب إيجاب الغسل أولاً یوم الجمعة“

﴿ابتداء جمو کے دن ایجاب غسل کا سبب﴾

(۴۵) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن یحییٰ

ابن سعید عن عروۃ عن عائشہ قالت

کانوا یروحون إلی الجمعة، وقد

عرفوا وتلطعوا بالعلن قبل لہم من راح

إلی الجمعة فلیغسل، أخرجه ابن المظفر

وفی المظن علیہ عن عائشہ کان الناس

یتناولون الجمعة من العوالی فیقون فی

الغار فخرج منهم الرائحة فقال النبی

ﷺ لواءکم الغسل، کذا روایہ ابن

عسرو لواء الغسل، قال الحافظ العلاء

(۳۳) امام ابو حنیفہؒ نے عائشہ سے

انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی

ﷺ نے فرمایا کہ جمو کے دن غسل کرو

شروع غسل کرے۔

(۳۵) امام ابو حنیفہؒ نے عائشہ سے

سید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے

عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں

کہ لوگ جمو کی نماز کے لئے آتے تھے اور

پیشے سے لٹ پٹ اور گرد و غبار سے آلودہ تو

حکم ابو حنیفہؒ میں آئے وہ غسل شروع

کرتے۔

بخاری مسلم میں ہے کاش تم غسل کر لیتے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں اب پینہ اور غبار کی

علت غم ہو گئی لہذا جو ب بھی غم ہو گیا۔

فوائد فیروز الحکم معا

"بیان فی الخیر الدال علی استحباب الغسل یومها"
﴿مجر کے دن غسل کا مستحب ہونا﴾

(۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابان
عن ابی نصرۃ عن جابر قال قال رسول
اللہ ﷺ من اغتسل یوم الجمعة فقد
احسن ومن لم یغسل فیها ونعمت.
رواہ محمد بن الحسن فی الاثورو رواہ
ابن عسرو عن انس بلفظ من اغتسل
یوم الجمعة فیها ونعمت ومن لم یغسل
فلا حرج ورواہ الثلا لا واحد وابن
ابی شیبہ عن طریق الحسن عن مسرود
وصحیحہ البرمذی

(۳۶) امام ابو حنیفہ نے ابان سے
انہوں نے ابو نصرہ سے انہوں نے حضرت
جابر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ جس نے مگر کے دن غسل کیا
اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے غسل
نہیں کیا اس نے بھی اچھا کیا۔
امام محمد نے آج میں اور ابن خروزمی نے اس
سے روایت کیا ہے۔ احمد ابوداؤد اور ابن ابی
شیبہ نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے
امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

"بیان الخیر الدال علی تنجیس الماء الراکد وان کان اکثر من القلین"
﴿ظہیر سے ہوئے پانی کا تپا پاک ہونا اگرچہ دو درو قلوں سے زیادہ ہو﴾

(۱۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
خریر عن جابر قال قال رسول اللہ
ﷺ لا یولی احدکم فی الماء الدائم
کرمہ عن ابی

(۳۷) امام ابو حنیفہ نے ابو زہرہ
سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے

نہ ہو جائے نہ اخرجہ الا شانی.
والفرمدی وزاد الدائم الذی لا یجری
وعند النسائی لم یغسل فیہ او
یوحنا

کوئی بھی ہرگز اس پانی میں چھٹاوت کرے
جو بہتا نہ ہو کہ پھر اس سے وضو کرے۔
ترمذی نے زیادہ کیا ہے کہ دائم وہ پانی ہے جو
بہتا نہ ہو۔

(۱۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الہدیہ
عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ
قال نہی رسول اللہ ﷺ ان یشال فی
الماء الدائم ثم یغسل منه او یوحنا.
اخرجہ ابن المقفر والسیہلی بلفظہ الا
الراکد بدل الدائم ولم یقل او یوحنا
اخرجہ الشیخان، وأبو داؤد وابن
ماجدہ، متطارب اللفظ واخرجہ مسلم
لا یغسل احدکم فی الماء الدائم
الذی لا یجری وهو حب.

(۳۷) امام ابو حنیفہ نے حذیفہ سے
انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو
ہریرہ سے روایت کیا کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ
رسول اللہ ﷺ نے ظہیر سے ہوئے پانی میں
چھٹاوت کرنے اور پھر اس میں وضو کرنے یا
غسل کرنے سے منع فرمایا۔ ابن المقفر اور
ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔
ابن ماجہ، متطارب اللفظ واخرجہ مسلم
لا یغسل احدکم فی الماء الدائم
الذی لا یجری وهو حب.

"بیان الخیر الدال علی الاستنار عبدالغسل" ﴿مجر کے وقت پردہ کرنا﴾

(۱۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الحارث
ابن عبدالرحمن عن ابی صالح عن ام
ہانی ان رسول اللہ ﷺ وضع لا منہ

(۳۸) امام ابو حنیفہ نے حارث
بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابی صالح سے
انہوں نے ام ہانی سے روایت کیا کہ رسول

”بیان الخیر الدال علی جواز غسل الرجل والمرأة عن إثناء واحد“

”ایک برتن سے مرد و عورت کے غسل کا جو ایک“

(۵۱) (بخاری وحقیقہ) عن حماد
عن ابراهیم عن عیسیٰ بن رسول اللہ
ﷺ کان یغسل هو وبعضی ازواجه من
إثناء واحد یغسلان الفسل جمیعاً
المرحۃ ابن عسرو و محمد بن الحسن
فی الاثر ورواہ ابن ماجہ عن انس و فی
الصحیحین عن عائشۃ
وزاد مسلم من الجنبۃ

”بیان الخیر المصحح لطہارۃ الجلد بالید باغ“

”دوباخت سے کھال کے پاک ہونے کی بات ہے“

(۵۲) (بخاری وحقیقہ) عن مسدد
عن حوب عن عکرمۃ عن ابن عباس کان
رسول اللہ ﷺ مرشداً مینۃ لیسودۃ
فقال ما علی أهلها لو انشعوا یا عاہلہا
فقال لیسعوا جلد تلك الشاة لیسعوا
سقاء فی البیت حتی یصلوا شاة ورواہ

یوم فتح مکة ثم دعا بماء فأتى به فی
جلسۃ لیھا اثر عجین و فی رواۃ و خبر
عجین فاستمر فافعل ثم دعا بنبوب
فوضح به ففعلی رکعین، أخرجه ابن
عسرو والنسائی بسند صحیح،
والترمذی وابن ماجہ عنہما وابن حبان
وابن خزیمۃ عن أبي ثور.

”بیان الخیر الدال علی طہارۃ الماء المستعمل“ ”ماء مستعمل کی پاکی“

(۵۰) (بخاری وحقیقہ) عن محمد
بن المنکدر عن جابر قال مرخت فاعانی
النسائی ومعہ ابوبکر وعمر و قد
أغمس علی فی مریضی وحانت الصلاة
فوضأ رسول اللہ ﷺ وصب علی من
وجہہ فافلت (الحدیث)
ھکذا رواہ عن محمد بن یکر
قاضی النعمان مکاتبة وأخرجه
الشیخان وشوہما ولفظ لقاغمی علی
لأبی داؤد



"باب البعم و کیفیت" ﴿تتم اور اس کا طریقہ﴾

ساجد الطحاوي والدارقطني
والبيهقي وابن عزيمة والحاكم كلهم
عن عائشة* وفي الباب عن انس*
مقارب لفظ الامام أخرجه الطبراني
في الصغير

(٥٥) (أبو حنيفة) عن
عبد العزيز بن أبي رواد عن نافع عن
ابن عمر قال كان تيمم رسول الله
ﷺ ضربتين ضربة لوجه وضربة
للدين الى المرفقين رواء ابن خسرو
وابن المطق والحاكم والطبراني
بهذا اللفظ قال الحاكم لا أعلم احدا
استدعه عن عبدالله غير علي بن طيان
وهو صدوق وحسب وقفه الدارقطني
والحديث في الصحيحين ليس فيه
الى المرفقين واخرجه الزائر بسند
حسن من حديث عمار بن ياسر وفيه
ضربة اخرى للدين الى المرفقين

عالمہ ورواۃ الامام احمد والظہری
فی الکبیر والبخاری والنسائی
رحمہم اللہ

روایت کرتے ہیں کہ بعد اس مکرر کا تہذیباً کر لیا
گیا مگر کے لئے اس تک پہنچا ہوا تھا کہ
باقی رہا یہ تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی اسکو طہور
نے روایت کیا ہے علی امام احمد اور بطریق نے
اور نسائی امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۵۳) ﴿وَلَوْ حِمْيَرٌ مِّنْ عَمَلِكُمْ﴾
 بن حرب عن عكرمة عن ابن عباسؓ ان
 رسول الله ﷺ قال ليمّا اهاب دبع
 فقد طهر أخرجه الترمذی والنسائی
 وابن ماجه والشافعی وابن حبان
 والبخاری وروی مسلم اذا دبع الإهاب
 فقد طهر

(۵۴) ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْأَمْحَأُ وَالْحَبَّاسُ﴾
 بن حرب عن ابن عباسؓ ان
 رسول الله ﷺ قال ليمّا اهاب دبع
 فقد طهر أخرجه الترمذی والنسائی
 وابن ماجه والشافعی وابن حبان
 والبخاری وروی مسلم اذا دبع الإهاب
 فقد طهر

”فی حکم سؤر الہرة“ (مہلی کے جھوٹے کا حکم)

(۵۴) ﴿وَلَوْ حِفْظُهُ عَنْ الشَّيْءِ﴾
 عن مسروق عن عائشة أن رسول الله
 ﷺ توضأ ثلاث يوم فبعثت الهرة
 فشربت من الماء، فوضأ رسول الله
 ﷺ منه وشرب. أخرجه ابن
 حزم، وقد أخرج معناه أبو داود وابن

(۵۳) ﴿لَمْ يَكُنْ يَحْذَرُ﴾
 سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے
 عائشہ سے روایت کیا کہ ایک دن رسول اللہ
 ﷺ نے وضو فرمایا تین دنوں میں
 سے ہی یا رسول اللہ ﷺ نے وضو مکمل
 فرمایا اور پھر (پانی) نہ لیا۔

"بہان الخیر الدال علی اشراط العاصح بكونه أدخلهما وهو موضوع"
 ﴿جو اس مس کے لئے وضوء کامل کی شرط ہے﴾

(۵۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن سعد
 ابن مسروق عن ابراہیم التیمی عن
 عمرو بن ميمون عن أبي عبد الله
 الجعفی عن عزمۃ بن ثابت أن النبی
 ﷺ قال فی المسح علی الخطن
 للمقیم یوم وليلة وللمسافر ثلاثة ايام
 ولایلین لا یزاع علیه ان شاء ادا
 لیسهما وهو موضوع. اخرجه ابو داؤد
 والترمذی و ابن ماجه من هذا الطریق
 وقال حسن صحيح ولی رواية ابي داؤد
 ولو استعد نائرا دنا ولی رواية ابن ماجه
 ولو رضى السائل علی مسأ له لجعلها
 حمسا وقال الحافظ والظهر طرق هذا
 الحديث رواية حماد والحقم عن
 ابراہیم التیمی عن الجعفی عن عزمۃ
 وليس له هذه الزيادة

آخرجه ابو داؤد فی المسکب وذكر
 الاختلاف فيه وروی عن ابي هريرة
 فی المرفقین وخبرین

"باب المسح علی الخطن وبيان مدته للمقیم والمسافر"
 ﴿تیم اور مسافر کے لئے سوزوں پر مس اور اس کی مدت﴾

(۵۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الحكم
 ابن عیبه عن القاسم بن مخیرة عن
 شریح بن حاضی عن علی بن ابي
 طالب عن النبی ﷺ قال مسح
 المسافر علی الخطن ثلاثة ايام
 ولایلین والمقیم یوم وليلة هكذا
 اخرجه ابن عسرو وهو فی صحيح
 مسلم بلقط جعل للمقیم یوم وليلة
 وللمسافر ثلاثة ايام ولایلین واخرجه
 ابن مندہ والشیخانی وابن عزمۃ فی
 الصحيح ولفظ الاخير رخص واخرجه
 الترمذی من حديث صفوان وصححه
 هو وابن عزمۃ



المحاج اليه وللطبراني في الاوسط
من وجه اخر عن جرير انه كان مع
النسائي في حجة الوداع فلعب
ببرز فرجع فوجدوا فمسح على خفيه.

"بہان الخیر الدال علی لیس الثیاب الضيقة" ﴿تنگ کپڑوں کا پرتنا﴾

(۵۸) امام ابو حنیفہؒ نے حوا سے
انہوں نے قسمی سے انہوں نے ابراہیم بن
کلی سوائی اشعری سے انہوں نے سفیر بن
شبر سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں گئے رسول اللہ
ﷺ اپنی بھری مانت کے لئے گئے پھر
لوٹ کر آئے آپ تک آسمان کا روی جب
پہنچے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے آسمان
پر حائل میں پائی ڈال رہا تھا آپ نے تڑپ کے
دشود جیسا دشود کیا اور موزوں پر مس کیا
انگولا نہیں۔

(۵۹) ابو حنیفہؒ نے حوا سے
عن الشعبي عن ابراهيم بن ابي موسى
الاشعري عن المغيرة بن شعبه انه عرج
مع النبي ﷺ في سفر فاطلق فقضى
حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية
حقيقة الكمين فرفعها رسول الله ﷺ
من حلق كميها وكنت اصعب فوجدت
وضوءه للصلاة ومسح على خفيه ولم
يزعجها هكذا أخرجه ابن عسرو وابن
المظفر وأبو بكر بن عبد الله بن الحارثي
في مسانيدهم وأخرجه الستة بلطف ابن
النسائي عرج لحاجته فاتبه المغيرة
بإذنه فيها ماء فصب عليه حين فرغ من
حاجته فوجدوا ومسح على الخفين.



"بہان الخیر الدال علی انه لما یوحى من الاحکام الاخر فالآخر"
﴿احکام میں آخری حکم ہی لیا جائے﴾

(۵۸) ابو حنیفہؒ نے حوا سے
عن ابراهيم بن حنبل عن حماد بن عمار
عن جرير بن عبد الله البجلي تو حاضاً
ومسح على خفيه فسأله عن ذلك فقال
انني رايت رسول الله ﷺ يهتبه وهما
صحبته بعد نزول المائدة أخرجه
الشيخان والترمذي والنسائي وابن
ماجة من حديث حماد بنون قوله وهما
صحبته واخرج معنى هذا ابو داود وابن
عزيمه والحاكم من جهة يكثر بن عامر
عن ابني ذرعة عن عمرو و ابن جرير
بلطف ابن جرير بال لم تو حاضاً فمسح
على الخفين وقال رايت رسول الله
ﷺ يمسح قالوا اما كان ذلك قبل
نزول المائدة فقال ما اسلمت الاهد
نزول المائدة وقال الحاكم في هذه الا
دة صحيح ولم يخرجاه بهذا اللفظ

(۵۹) ابو حنیفہؒ نے حوا سے
عن الشعبي عن ابراهيم بن ابي موسى
الاشعري عن المغيرة بن شعبه انه عرج
مع النبي ﷺ في سفر فاطلق فقضى
حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية
حقيقة الكمين فرفعها رسول الله ﷺ
من حلق كميها وكنت اصعب فوجدت
وضوءه للصلاة ومسح على خفيه ولم
يزعجها هكذا أخرجه ابن عسرو وابن
المظفر وأبو بكر بن عبد الله بن الحارثي
في مسانيدهم وأخرجه الستة بلطف ابن
النسائي عرج لحاجته فاتبه المغيرة
بإذنه فيها ماء فصب عليه حين فرغ من
حاجته فوجدوا ومسح على الخفين.



عن أبي بكر أبي الجهم عن ابن عمر
قال: قلت عليّ خط والعراق لولا
سعد بن مالك يمسح عليّ الخفين.
فحدثنا أخرجه ابن عمرو وطاعة
والمسلمين عمرو وفي مسانيدهم

”بيان الخبر الدال على ثبوت سماع ابن أبي ليلى عن بلال“
”ابن أبي ليلى“ کے حضرت بلال سے ثبوت سماع کی دلیل

(۶۰) (ابو حنیفہ) عن الحكم
ابن حنبل عن ابن أبي ليلى عن بلال
أن النبي ﷺ مسح عليّ الخفين
فحدثنا أخرجه ابن عمرو وأبو حنبل
ولا البخاري وحكاى رواه الشيخ
وهو في الأئمة إلا أن الأئمة زادوا
عن ابن أبي ليلى وبلال كتب بن
عمرو وأبو حنبل عن عمار بن عمار بن عمرو

الشيخ أبو حنبل

”بيان الخبر الدال على الاعتلاف ثم الرجوع إلى الانصاف“
”مسح عليّ الخفين“ کے بارے میں اختلاف پھر انصاف کی طرف رجوع

(۶۰) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن سالم بن عبد الله بن عمر قال
اختلف عبدالله بن عمر وسعد بن أبي
وقاص في المسح عليّ الخفين فقال
سعد مسح وقال عبدالله ما يصحني
فقال سعد مسح فاجمعنا عند عمر
فقال عمر عملك الله منك سنة فحكا
أخرجه البخاري وهو في صحيح
البخاري بلقب أن النبي ﷺ مسح عليّ
الخفين وأن عمر قال لا به إذا حلتك
سعد شيئاً عن النبي ﷺ فلا تسأل
غيره وأخرجه ابن ماجه من وجه آخر
وفيه قال سعد لعمر قلت ابن أبي
ليلى قال عمر كذا ونحن مع رسول الله
ﷺ مسح عليّ خفافاً لا نرى بذلك
بشاً فقال ابن عمر وإن جاء من
الباطل قال نعم ورواه الإمام أحمد



”باب المستحاضة كيف تطهر فيه حديث عائشة وقد تقدم ذكره آنفاً“ (مستحاضہ عورت کیسے پاکی حاصل کرے انہیں عائشہ کی حدیث ہے اس کا ذکر ابھی گزر گیا ہے)

(۶۲) ابو حنیفہؒ عن یوسف ابن عیبة عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ام حبة بنت ابی سفیان قالت سألت رسول اللہ ﷺ عن المستحاضة فقال تغسل صلاة إذا مضت ایام اقرالها وتوضأ لكل صلاة وتصلی هكذا رواه محمد فی الآثار وابن المظفر وابن عسرو وأخرج الأربعة إلا النسائی عن طریق عدي بن ثابت عن أمه عن جده مرفوعاً بلفظ المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرالها ثم تغسل وتصلی وعلفب إلا ما أن الا قرأه الحریض وبه قال غیر واحد من الأئمة كما هو من فی محلہ

(۶۳) ابو حنیفہؒ عن هشام

(۳۶) ابو حنیفہؒ نے عائشہ سے

بن عروہ عن أمه عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حنیفہ قالت یا رسول اللہ انی احض الشهر والشهرین فقال انی ﷺ هذا عرق من دمک فاذا لم یلت حیضک لدعی الصلاة واذا أدبرت فافسلی لطهوک وتوضی لکل صلاة هكذا رواه الحسن بن زیاد وطلحة وابن عسرو وأخرج الطحاوی من هذا الوجه ونحوه للترمذی من رواية عروہ ووكیع وأبی معاوية عن هشام عبد ابن حبان من طریق ابی حمزة عن هشام بلفظ فاذا أدبرت فافسلی وتوضی لکل صلاة وهو فی صحیح البخاری من طریق ابی معاوية عن هشام، وقال فی آخره لدعی الصلاة واذا أدبرت فافسلی عك الدم ثم صلی قال. وقال انی لم توضی لکل صلاة حتی یجئني ذلك الوقت وعند ابن ماجه بعد قوله لم صلی. وإن لطر الدم علی الحصر



”بیان الخیر الدال علیٰ فیہ عن قرآۃ الحب والحنان القرآن“
﴿جنتی اور جہنم کیلئے قرآن کی ممانعت﴾

”بیان الخیر الدال علیٰ أن الحیض نجاسة معنویة“
﴿نیش کے نجاست حکم کے ہونے کی دلیل﴾

(۶۵) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم عن الأ سود عن عقیقۃ أن
رسول اللہ ﷺ قال لها. تولى
العمرۃ (۶) فقلت. ای حلیف فقل.
إن حلیفک لیست فی بک حکلا رواہ
ابو یوسف وأحمد مسلم والأربعة
(۶۵) ﴿وہو حلیفہ﴾ نے عائشہ سے
اپنی سند سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے عائشہ سے فرمایا سولی کا بارود (ہی) ﷺ
مہر میں اکلاف میں تھے) انہوں نے
عرض کیا میں جانتی ہوں آپے اور شو فرمایا
تیرا نیش حرم سے ہاتھ میں نہیں ہے۔

”بیان الخیر الدال علیٰ أن الجنابة نجاسة معنویة“
﴿جنابت کے نجاست حکم کے ہونے کی دلیل﴾

(۶۶) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم عن حلیفۃ أن رسول اللہ
ﷺ مد یدہ إلیہ فک لمسھا عند قتال
رسول اللہ ﷺ ماہک قال لی جب ہا
رسول اللہ ﷺ لہ رسول اللہ ﷺ. لونا
بک. فان المسلم لیس بنجس. أخرجه
ابو حنوفہ والسبی وأحمد مسلم کہ قہ
(۶۶) ﴿وہو حلیفہ﴾ نے حلیفہ سے
سند روایت کیا کہ حضور اللہ ﷺ نے
ہاتھ دست مہاک اگی طرف یوحنا مد یدہ
نے آپ کے ہاتھ کو روک دیا آپے فرمایا
تجھے کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ
میں جنتی ہوں اے اللہ کے پیارے رسول
اور شو ہوا اپنا ہاتھ میں دیکھا اسلئے کہ
مسلمان ناپاک نہیں ہے۔

(۶۷) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
ابن السمط عن ابی العریف عن
الحسن بن علیٰ أن النبی ﷺ قال. لا
یقرأ الحب من القرآن حرفاً واحداً
حکلا رواہ طحاوی وأحمد والأربعة وابن
حبان والحاکم من حلیث علی بنقط
کان رسول اللہ ﷺ لا یحبہ عن
القرآن شیء لیس الجنبہ. وأخرج
الطحاوی وأحمد عن حلیث علی کہ
روحاً لم یقرأ شیئین القرآن وقال هذا
لمن لیس یحب قلباً لجنب فلا. ولا
آیۃ. وعند الطحاوی بلقط لقرءوا القرآن
مالم یحب أحدکم جنبۃ فان أحبہ فلا
ولا حرفاً واحداً. عند الترمذی وابن
ماجہ وابن عدی والبیہقی من حلیث
ابن عمر رلفہ لا یقرأ الحب ولا
الحلیث شیئاً من القرآن



(۶۷) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم عن حلیفۃ أن رسول اللہ
ﷺ مد یدہ إلیہ فک لمسھا عند قتال
رسول اللہ ﷺ ماہک قال لی جب ہا
رسول اللہ ﷺ لہ رسول اللہ ﷺ. لونا
بک. فان المسلم لیس بنجس. أخرجه
ابو حنوفہ والسبی وأحمد مسلم کہ قہ

جدار القبلة صحناً أو مصفاً أو حمامة
فحكه ومن حليت أبي هريرة وأبي
سعيد نحوه

”بیان الخیر الدال علی أن المصلی إذا غلبه البراق کیف یفعل“

﴿ نمازی جب تھوک کا غلبہ دیکھے تو کیا کرے؟ ﴾

(۶۹) ابو حنیفہ کے عن مسر
عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله
ﷺ الرقاق في المسجد عطينة
وتكثرت فيها دفنها وهو في الصحيح من
طريق شعبة عن قتادة عن أنس وأخرجه
أحمد والطبرانی في الكبر من حليت
أبي أمامة بلفظ سبغة ودفنه حسنة

”بیان الخیر الدال علی فرك الحنی من الثوب إذا كان یا بساً وأغسله إن
كان طویلاً“ ﴿ کپڑے سے حنی کا کھر چٹا کر سوکھی ہو اور اس کا دھوا کر گیلی ہو ﴾

(۷۰) ابو حنیفہ کے عن حماد
عن ابراهيم عن حماد عن عائشة قالت
لقد كنت افركه من ثوب رسول الله
ﷺ أخرجه مسلم بهذا اللفظ وعند

البحري كنت أغسله من ثوب رسول
الله ﷺ الحنيت وعند الزوار والدار
فني من حليت عائشة قالت كنت افركه
الحنی من ثوب رسول الله ﷺ إذا كان
یا بساً وأغسله إذا كان رطاً ولمسلم
من وجه آخر قد روي وأبي لأحک من
ثوب رسول الله ﷺ یا بساً بطبري

”بیان الخیر الدال علی أن الثوب الذي یصبیه الحنی إنما یفرك
منه أو یغسل الموضع الذي أصابه فقط“

﴿ جس کپڑے پر حنی لگ جائے اس کو صرف دھو دیا جائے یا دھوپا جائے ﴾

(۷۱) ابو حنیفہ کے عن حماد
عن ابراهيم عن حماد عن عائشة قالت
عائشة فأرسلت إليه ملحفة فالتحف
بها فأصابته جنابة فغسل الملحفة
كلها فبلغ عائشة فقلت ما أراؤ
یغسل الملحفة؟ إنما كان يحزنه أن
یفرکه لقد كنت افركه من ثوب
رسول الله ﷺ لم یصلی فيه أخرجه
الترمذی بهذا اللفظ

اسی لفظ کے ساتھ روایت کیا۔ (۷۲)

"بیان الخیر المبین لکيفية الاستجاء وآدابہ"

﴿استجاء کا طریقہ اور اس کے آداب﴾

(۷۲) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم ان المشرکین علی عہد رسول اللہ ﷺ لقوا المسلمین، فقالوا نری ان صاحبکم یعلمکم کیف تأتوں الخلا، استجاء بهم فقال المسلمون نعم، فسألواهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستحي بعظم ولا بوجع وان نستحي بقللہ احجار هكلذا رواه محمد في الآثار واخرجه مسلم موصولا من حديث سلمان الفارسي.

(۷۳) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم ان المشرکین علی عہد رسول اللہ ﷺ لقوا المسلمین، فقالوا نری ان صاحبکم یعلمکم کیف تأتوں الخلا، استجاء بهم فقال المسلمون نعم، فسألواهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستحي بعظم ولا بوجع وان نستحي بقللہ احجار هكلذا رواه محمد في الآثار واخرجه مسلم موصولا من حديث سلمان الفارسي.

(۷۴) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم ان المشرکین علی عہد رسول اللہ ﷺ لقوا المسلمین، فقالوا نری ان صاحبکم یعلمکم کیف تأتوں الخلا، استجاء بهم فقال المسلمون نعم، فسألواهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستحي بعظم ولا بوجع وان نستحي بقللہ احجار هكلذا رواه محمد في الآثار واخرجه مسلم موصولا من حديث سلمان الفارسي.

☆☆ کتاب الصلاة☆☆

"لمی الخیر الدال علی الصلوا" ﴿فضیلت ملائکہ کی دلیل﴾

(۷۳) ابو حنیفہؒ عن طلحة (۷۴) ابو حنیفہؒ عن حماد

ابن دافع عن جابر بن عبد الله قال مثل رسول الله ﷺ أي العمل الفصل؟ قال الصلاة في مواقيها اخرجه ابو داود والترمذي من حديث لم فروة وابن حبان وابن عزيمة والحاكم من حديث ابن مسعود والدارقطني عن ابن عمر

"مواقيت الصلاة" ﴿نماز کے اوقات﴾

(۷۵) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم ان المشرکین علی عہد رسول اللہ ﷺ لقوا المسلمین، فقالوا نری ان صاحبکم یعلمکم کیف تأتوں الخلا، استجاء بهم فقال المسلمون نعم، فسألواهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستحي بعظم ولا بوجع وان نستحي بقللہ احجار هكلذا رواه محمد في الآثار واخرجه مسلم موصولا من حديث سلمان الفارسي.

(۷۶) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم ان المشرکین علی عہد رسول اللہ ﷺ لقوا المسلمین، فقالوا نری ان صاحبکم یعلمکم کیف تأتوں الخلا، استجاء بهم فقال المسلمون نعم، فسألواهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستحي بعظم ولا بوجع وان نستحي بقللہ احجار هكلذا رواه محمد في الآثار واخرجه مسلم موصولا من حديث سلمان الفارسي.

(۷۷) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم ان المشرکین علی عہد رسول اللہ ﷺ لقوا المسلمین، فقالوا نری ان صاحبکم یعلمکم کیف تأتوں الخلا، استجاء بهم فقال المسلمون نعم، فسألواهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستحي بعظم ولا بوجع وان نستحي بقللہ احجار هكلذا رواه محمد في الآثار واخرجه مسلم موصولا من حديث سلمان الفارسي.

والحاکم، وأحمد، وإسحاق عن طريق
وهب بن کيسان عن جابر حديث إمامه
جبريل وعبدالله بن داود، والترمذي وابن
حبان والحاكم وابن عزيمة عن
حديث ابن عباس في هذه القصة

“الآوقات المستحبة في الخبر الدال على الاسفار”

﴿خبر کي نماز کو خوب روشن کر کے پڑھنے کا احتیاج ہے﴾

(۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

ابن عبد الرحمن عن يحيى بن أبي كثير
عن بريدة الأسلمي قال قال رسول
الله ﷺ "مكروا بصلاة العصر في
يوم غيم فإن من فاتته صلاة العصر حتى
تغرب الشمس فقد حبط عمله" هكذا
رواه ابن المنذر وابن عسرو وأخرجه
ابن أبي شيبة بإسناد صحيح "مكروا بالصلوة"
قال أبو العليح. كما مع بريدة في يوم
ذي غيم فقال بكروا بصلاة العصر. فإن
رسول الله ﷺ قال "من ترك صلاة
العصر فقد حبط عمله" هذا عند
البخاري وأحمد والسنائي.



العلیات عن ابی حنیفہ وأخرجه البخاری بطوله ومسلم مرفقاً كذلك فی الصحیح عن ابی هريرة عن رسول الله ﷺ عن صلواته بعد الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس.

”باب الاذان وبطله وان الاقامة متني متني كالاذان“
 ﴿اذان کی مشروعیت اور اسکی اہمیت اور یہ کہ تکبیر اذان کی طرح دو دو کیے جاسکتے ہیں﴾

(۷۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علقمة ابن مرثد عن ابن بريدة عن لیه ران سے سنداً روایت کیا ہے کہ اہل کایک (جلا ۱) من الاصل مرسول الله ﷺ قصة الاذان بطوله وأخرجه الطحاوی ولطوف ود والقرطبي والبيهقي في الخلاصة والطحاوی

”بیان الخیر الدال علی اتخاذ مؤذنین فی مسجد واحد“
 ﴿ایک مسجد میں دو مؤذنین کے رکھنے کا جواز﴾

(۸۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ حدیثاً عبد (۸۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے فرمایا کہ

بیان الخیر الدال علی اثم من فاته العصر ﴿مصر کی نماز چھوٹ جانے کا گناہ﴾

(۷۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حیان ابن عبدالرحمن عن یحییٰ بن ابی کثیر عن بريدة قال قال رسول الله ﷺ ”من فاته صلاة العصر فکفنا وقرعنا ومانه“ حکذا رواه ابن عسرو وأخرجه ابن ماجه والشافعي وابن جریر وأحمد والطبرانی فی الکبیر وأخرجه الجماعة

الاوقات المعکرة وها ﴿مکروہ اوقات﴾

(۷۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبدالملک ابن عمیر عن قرة عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ ”لا صلاة بعد العشاء حتى تطلع الشمس ولا صلاة بعد العصر حتى تغرب“ الحلیت بطوله حکذا رواه ابن المظفر وابن عسرو وعلقمة وأبو یزید بن عبد الباقی وابن المقرئ فی مسانیدهم وروی أبو یوسف فی العللیات والامام محمد فی

☆☆☆
 ☆☆

اللہ بن حنیس سمعت عبد اللہ بن عمر
یقول قال رسول اللہ ﷺ "ان یلاؤن
یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا
اذان ابن ام مکتوم لانه یؤذن وقد حل
الصلاة" وفي المظن علیه من حلیت
ابن عمر مثله حتی یؤذن ابن ام مکتوم.
بدون قوله "وقد حل الصلاة" وأخرجه
عن ابن مسعود مرفوعاً "لا یسمع
أحدکم اذان بلال" الحديث

"بیان الخبر الدال علی إجابة المؤذن بمثل قوله" (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
ابن حنیس سمعت عبد اللہ بن عمر
یقول کان رسول اللہ ﷺ إذا اذن
المؤذن قال مثل ما یقول أخرجه ابن
ماجة من حلیت أم حبیة والشرمدی من
حلیت عبد اللہ بن عمر وأحمد من
حلیت أمی رافع وفي المظن علیه من
حلیت أمی مسعود بلقب "إذا سمعتم
المؤذن فقولوا مثل ما یقول" وفي

الحديث دليل علی أن لفظة المثل لا
تقتضی المساواة من کل وجه کررع
الصوت وغیره.

"شروط الصلاة" تمایز کر میں "لیہ حلیت الأعمال بالنیات وتقدم
"شرعاً" الصلاة من نیت ہے، اس کا بیان انما لعمال بالنیات میں گذر چکا ہے
بیان الخبر الدال علی عورة الرجل
روئے کے بیان میں ہے

(۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
عن ابراهیم عن الأسود قال قال رسول
اللہ ﷺ "ما بین السرة الی فرجة
عورة" أخرجه الحاكم حکماً عن عبد اللہ
ابن جعفر رافعه وفي الباب روايات من
البخاری وغیره.

"بیان الخبر الدال علی النهی عن دخول الحمام بلا إزار"
(۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
الزیر عن جابر أن رسول اللہ ﷺ
قال "لا یحل لرجل یؤمن بالله واليوم

”صفة الصلاة“ نماز کا طریقہ

(۸۶) ابو حنیفہؒ عن ابی سعید عن ابی نعصرہ عن ابی سعید الحدادی عن ابی ہریرۃؓ قال ”موضعہ مفتاح الصلاة والشکیر تحریمہا والتسلیم تحلیلہا وفي کل رکعتین تسلم ولا تحزن صلاة الا بفاتحة الكتاب ومعها غبرھا هکلا رواہ ابو یوسف والحاثری وابن خسرہ وابن المظفر وأبو بکر بن عبدالباقی وأخرجه ابن عدي والنسائي بهما اللفظ وابن ماجه بلفظ ”وسورة“ مقم ”غبرھا“ وعنه ابن عدي ”وسورة“ وفي رواية اخرى لا بن عدي ”وسورة في فريضة وغبرھا“ وأخرجه الترمذي وابن ماجه وأحمد وإسحاق وابن أبي شبة والوارق بلفظ ”مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها اشکیر وتحليلها التسليم“ هذا رواية علي وعن أبي سعید ماله أخرجه

(۸۷) ابو حنیفہؒ نے مسند حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا کہ ابی ہریرہؓ نے فرمایا کہ نماز کی پہلی وضو سے بعد تحریم اس کی قریم ہے اور سلام کی تکمیل سے بعد ہر دو رکعتوں پر سلام ہے نماز بلا سورہ فاتحہ کے صحیح نہیں ہوگی اس کے ساتھ سورہ فاتحہ کا غیر بھی ہو اسی طرح امام ابو یوسف اور عادی اور ابن خسرہ اور ابن مظفر اور ابو بکر بن عبدالباقی نے روایت کیا سانی اور ابن عدي نے انہیں القنوں سے روایت کیا ہے ترمذی ابن ماجہ امام احمد اسحاق ابن ابی شیبہ یزید نے علیؓ سے روایت کیا کہ نماز کی پہلی وضو سے بعد اس کی قریم تحریم ہے اور اس کی تکمیل سلام ہے ترمذی نے کہا علیؓ کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے ابو سعید خدریؓ سے بھی اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں ایک راوی ابو سلیمان طریق بن شہاب سعدی ہے جس کی وجہ سے

الآخر ان يدخل الحمام إلا بمسحور“
أخرجه الترمذي والنسائي والحاكم وابن عدي بالقاط مقاربة
نشر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یا ازراہم میں داخل ہو یا محال نہیں ہے۔

”بہان الخیر الدال علی جواز الصلاة فی التوب الواحد“

ایک کپڑے میں نماز کے جواز کی دلیل ہے

(۸۸) ابو حنیفہؒ عن ابی الزبیر عن جابرؓ انه سئل ”صلی فی توب واحد معو شحاً به“ هکلا رواہ طلبة الدال وابن خسرہ وأبو بکر بن عبدالباقی والاشناني وهو مطلق عنه

(۸۹) ابو حنیفہؒ نے مسند الزبیر عن جابرؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں پٹ کر نماز پڑی ہے۔

”بہان الخیر الدال علی الإلکار علی من لم یحوز ذلك“

ایک کپڑے میں نماز کو جائز نہ کہنے والے پر تکبیر ہے

(۹۰) ابو حنیفہؒ عن الزهري عن ابن المسيب عن ابی هريرة قال سئل عن الصلاة فی توب واحد فقال ”لیس کلکم بعد توبین“ هکلا رواہ ابو بکر بن عبد الباقی وأخرجه الجماعة إلا الترمذي

(۹۱) ابو حنیفہؒ نے مسند ابو هريرة سے روایت کیا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بعد میں آپ سے سوال کیا کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے ضرور ہیں؟

"بیان الخیر الدال علی رفع الیدین حذاء الأذنین عند الافتتاح"
﴿تجسیر تحریر کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل تک اٹھانے کے شرط مسلم کہہ دیا۔﴾

(۸۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عاصم
ابن کلثوم عن ابیہ عن وائل بن حجر
ان النبی ﷺ کان یرفع یدیه یحاذی
بهما شحمة اذنیہ أخرجه مسلم عن
وائل بن حجر یلفظ "ان رسول اللہ
ﷺ حين قام إلى الصلاة رفع يديه
حتى كانتا بمجال منكبيه وحاذی
بأبهامیه اذنیہ ثم کبر" وكذلك
أخرجه أبو داود والنسائي ومثله عند
أحمد وإسحاق والدارقطني والطحاوي
عن شراة وعد الحاكم والدارقطني
عن أنس وفي المصنف عليه عن مالك بن
الحويرث یلفظ "یحاذی بهما اذنیہ"
وما عند البخاری والأربعة من حديث
أبي حميد "یحاذی بهما منكبيه" قال
الحافظ ابن حجر والشاطبي محمول
على حالة العلو

(۸۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے منہ ادا کی
بن حجر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
اپنے ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے تھے کہ
دونوں کانوں کی ٹوٹے برابر کر لیتے تھے لام
مسلم نے حضرت وائل بن حجر سے روایت
کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے
کھڑے ہوتے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ
ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ
وہ دو کھون کے برابر ہو گئے اور دونوں
انگوٹھوں سے دونوں کانوں کا آسا ساسا کر
دیا اس طرح ابو داود اور نسائی نے بھی
روایت کیا کی طرح امام ابو اسحاق دارقطنی
طحاوی نے براؤ سے روایت کیا اور حاکم اور
دارقطنی نے حضرت انس سے روایت کیا
اور امام بخاری اور امام مسلم نے مالک بن
حجر سے روایت کیا کہ دونوں انگوٹھوں
سے کانوں کی برابری کرتے تھے اور امام

اصحاب السنن والترمذی وابن ماجہ
والحاکم الطبرانی ووال الطبرانی حلیہ
علی ابوداؤد ووال الترمذی هو اصح
شیء فی هذا الباب واصلح ابو داؤد
بسند صحیح "ثم ان قرأ فاتحة
الكتاب وما تيسر" وفي رواية ابن علي
تيسر "وما تيسر" آتين فصاعداً

"بیان الخیر الدال علی قراءة ماتيسر من القرآن ولو فاتحة الكتاب
فی الصلاة" ﴿نماز میں مطلق قرأت قرآن کی فریضت﴾

(۸۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ یحسن عطاء
ابن ابی رباح عن ابی هريرة بن عمار
رسول الله ﷺ بالصلاة لا صلاة إلا
طرفة ولو فاتحة الكتاب مذكارة طرفة
وإن خسرو وإن سطر وأخرجه الطبرانی
فی الاوسط وابن عتي لكن فی نسخة هنا
صح وفي المصنف عليه "لا صلاة لمن
لم يقرأ فاتحة الكتاب وعد الطبرانی لا صلاة
إلا بفاتحة الكتاب وآتين من القرآن وعد ابن
حبش وابن جرير والدارقطني قريباً منه

(۸۷) نے منہ ادا کی
مرثیہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
کے نماز کی (طمان کرنے والا) نے مرثیہ
شریف میں اٹھان کیا کہ بلا قراءت کے نماز
نہیں ہے اگرچہ سورۃ فاتحہ ہو۔



اور دعا الشفی من طریق ابن المبارک
عن عمرو بن عاصم بن کلب عن عمرو
بن وہب عن ابن المبارک عن ابن
الشیخ عن عبد اللہ بن مسعود عن
عمر بن عبد اللہ عن رسول اللہ ﷺ
عن رسول اللہ ﷺ (۹۰) لا یصلح الصلوة
بہم الا عند الفتح الصلوة

اور نبی زاد عن عبد الرحمن بن
ابن ابی لیلی عن البراء بن عازب
عن رسول اللہ ﷺ کان اذا فتح الصلوة
رفع یدہ حلو منکبہ او حلواذنیہ
رواہ الطحاوی ورواہ ابو داؤد عن
شریک ثم لا یعود عن غیور خذہ
الزیادۃ ما روی، واصلح الشرفی
من طریق اسماعیل بن زکریا عن یزید
فذكر (ثم لا یعود)

اور نبی زاد عن عبد الرحمن بن
ابن ابی لیلی عن البراء بن عازب
عن رسول اللہ ﷺ کان اذا فتح الصلوة
رفع یدہ حلو منکبہ او حلواذنیہ
رواہ الطحاوی ورواہ ابو داؤد عن
شریک ثم لا یعود عن غیور خذہ
الزیادۃ ما روی، واصلح الشرفی
من طریق اسماعیل بن زکریا عن یزید
فذكر (ثم لا یعود)

اور نبی زاد عن عبد الرحمن بن
ابن ابی لیلی عن البراء بن عازب
عن رسول اللہ ﷺ کان اذا فتح الصلوة
رفع یدہ حلو منکبہ او حلواذنیہ
رواہ الطحاوی ورواہ ابو داؤد عن
شریک ثم لا یعود عن غیور خذہ
الزیادۃ ما روی، واصلح الشرفی
من طریق اسماعیل بن زکریا عن یزید
فذكر (ثم لا یعود)

"بیان الخیر العالی علی أن رفع الیدین فی تکبیرة الإفتاح فقط"
مرف بخیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھانے

(۸۹) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراہیم عن الامود عن عبد اللہ
ابن مسعود کان یرفع یدہ فی اول
التکبیر ثم لا یعود لشیء من ذلك
ویؤخر ذلك عن النبی ﷺ واعرجمہ
ابو داؤد والترمذی بلفظ "الا أصلي
بکم صلاة رسول اللہ ﷺ فصلی
فلم یرفع یدہ إلا فی اول مرة" وفي
رواہ ثم لا یعود وقال الترمذی حسن
ونقل عن ابن المبارک انه قال لم یثبت
عندی (ثم لا یعود) كذلك وقال ابن
القطان ومنه قال الدارقطني وقال
غيره ابن القطان لم یفرد بها وكعب بل

(۸۹) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراہیم عن الامود عن عبد اللہ
ابن مسعود کان یرفع یدہ فی اول
التکبیر ثم لا یعود لشیء من ذلك
ویؤخر ذلك عن النبی ﷺ واعرجمہ
ابو داؤد والترمذی بلفظ "الا أصلي
بکم صلاة رسول اللہ ﷺ فصلی
فلم یرفع یدہ إلا فی اول مرة" وفي
رواہ ثم لا یعود وقال الترمذی حسن
ونقل عن ابن المبارک انه قال لم یثبت
عندی (ثم لا یعود) كذلك وقال ابن
القطان ومنه قال الدارقطني وقال
غيره ابن القطان لم یفرد بها وكعب بل

اور نبی زاد عن عبد الرحمن بن
ابن ابی لیلی عن البراء بن عازب
عن رسول اللہ ﷺ کان اذا فتح الصلوة
رفع یدہ حلو منکبہ او حلواذنیہ
رواہ الطحاوی ورواہ ابو داؤد عن
شریک ثم لا یعود عن غیور خذہ
الزیادۃ ما روی، واصلح الشرفی
من طریق اسماعیل بن زکریا عن یزید
فذكر (ثم لا یعود)

اللہ الرحمن الرحیم وأخرج معاذ
أحمد والسنائی وابن خزيمة وابن
حبان والذوقلي من حديث أبي

"بيان الخبر الدال على اجتماع عليّة الصحابة على افعالها في الصلاة"

﴿نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے آیت پڑھنے پر کبار صحابہ کا اجتماع﴾

(۹۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے ابو سنیان
سفیان طریف بن شہاب عن یزید بن
عبد اللہ بن مغزل عن أبیه أنه سأل حلف
امام فاجهر بسم الله الرحمن الرحيم فلما
انصرف قال يا عبدالله احسن عدا لعنتك
فلما قالی صلیت خلف رسول الله ﷺ
وای بکر وعمر وعثمان فلم اسمعهم
یجهرون بها رواه طحاة العدل والحارثی
وابن خضرو وابن المنظر وأخرج
الطبرانی هكذا مستأذناً معاً إلا قوله لعنتك
وأصحاب السنن بمعناه من طريق آخر
وقال أبو حمزة حسن وأبو سنیان فيه مقال
ولكن تأمعه ليس بن عیبه ورواه ابن منیر
وغیره وبقیة اصحبه به السنائی وابن حبان

"فی الخبر الدال على سنية وضع اليمين على الشمال في الصلاة"

﴿قیام نماز میں دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنے کا سنن ہونا﴾

(۹۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهيم أن السی كان یحمد
یضعه علی يساره یواضع بملک لله
عز وجل رواه محمد فی الاثر وابن
خضرو وعبد مسلم من حديث وال بن
حجر وعبد البخاری من حديث مهمل
ابن سعد وفی السنن عن ابن مسعود
وعبد الدار قطنی من حديث ابن
عباس متحدث المعنی رواه ابن خزيمة
فراذ علی صلیه وعبد مسلم لیست
هذه الزیادة

"بيان الخبر الدال على إخطاء السجدة في الصلاة"

﴿نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا آیت پڑھنا﴾

(۹۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
اسحاق السیعی عن البراء بن عازب
قال کان رسول الله ﷺ یخلى بسم
(۹۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے ابو سنیان
سنی سے انہوں نے حضرت براء بن
عازب سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ

(۹۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد

عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ وابوبکر و عمر لا یجھرون بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ ابن عسرو وابن المنذر وأبو بکر بن عبد اللہ. وأخرج بهذا اللفظ وأحمد والشیخ وابن خزيمة وابن حبان والدارقطنی ورجالہم ثقات رحمہم اللہ ولی روایۃ فلم أسمع أحداً منهم یجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم ولی الباب احادیث وأثر ثبت الجهر وبغیرہ فلا یختلف هكذا: مای قول المالکیہ وروایۃ عن أحمد وبعض الاحناف أنها لیست من القرآن الا فی سورة الشمل والقی انما آیت من کل سورة لو بعض لای هذا قول الشافعیۃ المشہور عند الشافعیۃ انما آیت من الفاتحة دون غیرها والقول الثالث انما آیت مسطحة من القرآن لیست من السورة بل یکتفی فی اوّل کل سورة للفصل هذا قول ابن المبارک وناؤد وهو المنصوص عن أحمد وبہ قال جماعۃ

(۹۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے حماد سے

انہوں نے انس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمرؓ ہم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہیں پڑھتے تھے۔ اس لیے کہ قول ہر نام ائمہ سے ایک روایت اور بعض احناف کی رائے ہے کہ ہم اللہ سورہ قرآن کا جزو نہیں ہے البتہ سورہ نمل کی ہم اللہ جزو قرآن ہے۔ یہ سورت کی ایک آیت ہے یا آیت کا جزو یعنی سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے اور باقی قرآن میں آیت کا جزو ہے شروع کا سلسلہ ہے۔ سورہ قرآن کی مستقل ایک آیت ہے سورتوں کا جزو نہیں ہے فصل کیلئے کسی گئی ہے نام ائمہ سے یہی مخصوص ہے اور احناف کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ نماز میں اسکا پڑھنا جائز ہے اور جب مالکیہ کردہ اور احناف مستحب کہتے ہیں۔

میں نے مختصر کر دیا ہے مسئلہ میں بڑی تفصیل ہے۔

من الحقیۃ. وقرأتها فی الصلاة واجبة عند الشافعی ومستحبة عند الاحناف وبکرہ عند مالک رحمہم اللہ ولی المسئلة عن النبی ﷺ حیث جاء لا یقرأها مرادۃ لقی الجهر وصحت جاء البتہا مرادۃ السرّ لمخالصۃ الکلام قرأتها سرّاً وقد جاء علی الجهر صریحاً فہو المحدث (مختصراً) (ولی الباب تفصیل بالغ)

"بیان الخبر الناسخ للتطبيق فی الركوع"

﴿ارکوع میں دونوں ہاتھوں کی پھٹی کو مار کر راتوں کے پڑھنے کی منسوخت ہے﴾

(۹۵) نام ﴿ابو حنیفہ﴾ نے ابو نعیر

عبدی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا انہوں نے سعد بن مالک سے روایت کیا کہ ہم تھیں (ارکوع میں دونوں ہاتھ کی پھٹی مار کر دونوں راتوں کے پڑھنے میں) کہتے تھے ہر ہم کو گھٹنے کا حکم دیا گیا علیہ العدل نے اسکو روایت کیا جیسا کہ حدیث ۹۲ سے ۹۴ ہے۔

(۹۶) حدیث میں یہی بات سعد

(۹۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابي

يعقوب العبدی عن حماد عن سعد بن مالک قال کنا نطق ثم امرنا بالركب مثله فی مسلم والبخاری (باعتلاف لفظ) رواه طحطا العبدی

(۹۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبد

”بیان الخبر الدال علی التکبیر فی کل رفع وحفض“

﴿ٹاٹنے اور جھکنے میں تکبیر کی مسنونیت﴾

(۹۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ ثنا بلال
عن وهب بن کيسان عن جابر بن عبد الله
رضي الله عنه كان يعلمهم السلام والتكبير
كلما سجدوا وروكعوا كما يسمعون
السورة من القرآن قال طلحة العدل
هكذا روى ورواه الاخشاني بين أبي
حنيفة وبين بلال زيد بن أبي أنيسة.
اصح معناه الترمذي وصححه السني
والمرجوة الاصحاح والشافعي والشافعي
والمزني أبي حنيفة والشافعي
(مطابق اللفظ والمعنى) كذا في
الموطأ وعند الطبراني (المختصر)

”بیان الخبر المصحح للتصحيح والتحميد“

﴿تصحیح و تحمید کی اہمیت﴾

(۹۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء
ابن ابي رباح عن ابن عمر رضي الله عنهما
عن ابي رباح عن ابن عمر رضي الله عنهما

الملك بن مسرة ان سعد بن ابي وقاص
قال قال لعلق لم امرنا بالركب هكذا
رواه طلحة العدل. وعند مسلم ان ابن
مسعود كان يفعل ذلك واشار سعد الى
ما كان يفعلوا ولمعة لم يفعلوا الله.

(۹۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابي
يعفور عن حنبله عن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه وضع يديه على ركبتيه اخرج به البخاري
وابو داود والشافعي والشافعي مطابقة
لتبين ان الركب سنة لنا كما قال عمر
تبين ان الراوى المصنف في سنة الامام
ابو عبد الرحمن سلس.

(۹۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابي
يعفور عن حنبله عن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه وضع يديه على ركبتيه اخرج به البخاري
وابو داود والشافعي والشافعي مطابقة
لتبين ان الركب سنة لنا كما قال عمر
تبين ان الراوى المصنف في سنة الامام
ابو عبد الرحمن سلس.



۱۰۰) (۱۰۰) امام ابو حنیفہ نے عام
اس کلب عن ایہ عن والی بن حجر
قال کان النبی ﷺ إذا سجد وضع
رکبہ قبل یدہ وإذا قام رفع رکبہ
قبل یدہ هكذا رواه عروہ بن خلیفہ

<p>(۱۰۱) اکرام ابو حنیفہؒ نے ابو سفیان</p> <p>ابن ابی نعمرہ سے انہوں نے ابو سعید خدریؒ</p> <p>سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے</p> <p>فرمایا کہ انسان سات ہجرتوں پر کچھ کرتا ہے</p> <p>پیشانی، دو گونہ ہاتھ، دو گونہ گھٹنے اور دو گونوں</p> <p>قدموں کے اول حصہ سے جب تم میں سے</p> <p>کوئی کچھ کرے تو ہر عضو کو اس کی جگہ رکھے</p>	<p>(۱۰۱) چلو حنیفہؒ عن ابی</p> <p>سفیان بن ابی نعمرہ عن ابی سعید خدریؒ</p> <p>قال رسول الله ﷺ الانسان يسجد</p> <p>على سبعة اعظم. جبهة وعلیه وركبتيه</p> <p>وحشور قدميه واذا سجد احدكم فليضع</p> <p>كل عضو موضعه واذا ركب فلا يمدح</p> <p>تلميح الحمار التلميح يقال دبح الرجل</p>
--	--

”بیان الخیر الدال علی اختیار تشہد ابن مسعود“

﴿ابن مسعود کے تشہد کا ذکر ہونا (پسندیدہ ہونا)﴾

(۱۰۷) ابو حنیفہؒ نے مندرجہ

کیا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو السلام علی جبریل و میکائیل و ابراہیم علیہ السلام میں ہے السلام علی رسول اللہ ﷺ ہمارے رسول اللہ ﷺ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ ہی سلام ہے اس کے بعد تشہد تکبیر اور دلائل میں ہے اس کو تشہد ابن مسعود کہتے ہیں۔

(۱۰۷) ابو حنیفہؒ نے مندرجہ

عن ابراهيم عن أبي والي شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود قال كنا اذا صلينا خلف النبي ﷺ يقول السلام على جبريل وميكائيل فاقبل النبي ﷺ فقال ان الله هو السلام فاذا تشهد احدكم فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبداً ورسوله رواه ابن المنذر وابن مكي عن عبد الباقي والحسن بن زهاد واخرجه السنن والترمذي والبيهقي وفي رواية كانوا يقولون السلام على الله والسلام على رسول الله

ابو سعيد خدری سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کو چٹائی پر نماز پڑھنے پر بلائی گئی کہ وہ کہہ رہے تھے۔

ابو سليمان طلحة بن نافع عن جابر بن عبد الله عن ابي سعيد انه دخل على النبي ﷺ فوجدته يصلي على حصير يسجد عليه رواه ابن يونس عنه اخرجه مسلم والترمذي وابن ماجه

”بیان الخیر الدال علی نصب الرجل الیمینی فی الصلاة“

﴿نماز میں بجا کرتے وقت دائیں ہاتھ کو کھڑا کرنا﴾

(۱۰۸) ابو حنیفہؒ نے اپنی سند سے

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہاتھ کو کھڑا دیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہاتھ کو آگے بڑھا دیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا دیتے تھے۔

(۱۰۸) ابو حنیفہؒ نے عاصم

بن کلب عن ابيه عن والي بن حجر قال كان رسول الله ﷺ إذا جلس في الصلاة أضعف رجله اليسرى ونصب رجله اليمنى رواه أبو معاذ النخعي عنه أخرجه الترمذي بالسند وقال حديث صحيح وعبد البخاري واللائة فإذا جلس في الركعة الأخيرة قدم رجله اليسرى ونصب الأخرى الحديث



مسعودؓ وقال العطاسي إن لم يأت
أدراجها دلت على أن الصلاة على النبي
ﷺ (في الصلاة) ليست واجبة وقال
الشيخ كمال الدين أن غاية الإدراج هنا
أن تصير موقوفة والموقوف في مثله له
حكم الوقف

”بیان الخبر الدال على تخيير الدعاء بعد التشهد“

﴿تشهد کے بعد دعا کا اختیار﴾

(۱۰۹) ابو حنیفہؒ حنفی مسلمان
الأشعث عن نعيم عن علقمة عن عبدالله
ابن مسعود قال علمني رسول الله ﷺ
التشهد الصحيح لله إلى قوله عبدة ورسوله
ثم قال بعد أتميت روى ابن المغيرة والسنن
بن زياد ورواه الإمام أحمد وأبو حنيفة
ابن مسعود في الموطأ عليه (في آخره ثم
ليخبر أحدكم من الدعاء بما اتفق عليه
لمنعوه) ورواه النسائي وقال الحافظ ابن
سحر يرجع تشهد ابن مسعود بما اتفق السنة
عليه وما اتفق الإمامة الله أصبح مخرجا

”بیان الخبر الدال على عدم وجوب الصلاة على النبي ﷺ في التشهد“

﴿تعدد میں بعد از تشهد نبی ﷺ پر درود شریف کا عدم وجوب﴾

(۱۰۸) ابو حنیفہؒ حنفی
الحسن بن الحر عن القاسم بن مضمرة
قال أخذ علقمة يندى لمحدثي أن
عبدالله بن مسعود أخذ يده وأن رسول
الله ﷺ أخذ يد عبد الله فعلمه التشهد
في الصلاة قال قل التحيات لله والصلاة
والطيات السلام عليك أيها النبي
ورحمة الله وبركاته السلام عليك وعلى
عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا
الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله فإذا
قلت هذا أو قلت هذا فقد قضيت
صالحك إن شئت أن تقول قلتم وإن
شئت أن تقول لا بعد هكذا ورواه المقرئ
وطيحا والاشعري وابن عسرو وأبو حنيفة
أبو داود بهذا الإسناد وقال الحافظ بن
سحر حقق الحافظ علي أن قوله فإذا
قلت الخ مخرجة من كلام عبدالله بن

(۱۰۸) امام ابو حنیفہؒ نے عام
بن حمزہ سے مسند روایت کیا کہ
آپ نے فرمایا کہ مقرر نے میرا ہاتھ پکڑا تو
مجھ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے
ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو تین مرتبہ تحمید سکھایا
پھر فرمایا کہ التحیات اللہ الخ جب اسکو کر لیا
یا کہ دعا تو نماز پوری کر لی اب اٹھنا چاہو تو
اتھ چلاؤ مثلاً چاہو کہ چھ چلا حافظ ابن حجر
مسئلہ بتا رہے ہیں کہ یہ نبی ﷺ کا کلام نہیں
عبد اللہ بن مسعود کا کلام ہے، حافظ حدیث
جیسے ابن حبان دارقطنی، ترمذی، خطیب، یحییٰ
بن کثیر ہیں لیکن حافظ ظاہلی کہتے ہیں اگر
اور بن ثابت نہ ہوتے یہ حدیث تین مرتبہ درود
شریف کے واجب نہ ہوتے یہ روایت کر گئی
ان تمام کہتے ہیں کہ اور بن ثابت بھی ہوا تو
یہ حدیث موقوف ہوگا اور ایسے احکام میں
موقوفہ مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے۔

”بیان الخیر الدال علی منیة التعلیم“ محمد سکھانے کی منیہ

(۱۱۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی اسحق السبیعی عن الرواد بن عزب کان رسول اللہ ﷺ یصلیٰ بنا الشہد کما یصلیٰ السورۃ من القرآن مخرجہ مسلم بہذا القبط مرفوعاً ومکذا البیہقی والطحاوی وحیثمہ اللہ مولوا۔

(۱۱۰) امام ابو حنیفہؒ نے ہر امین غالب سے مستند روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تہجد اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورۃ۔

”بیان الخیر الدال علی أن التسلیم مرتبان عن الیمین والشمال“

﴿دائیں اور بائیں چاہے دو سلام ہیں﴾

(۱۱۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن القسم بن عبد الرحمن عن یحییٰ عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ ﷺ یسلم عن یمینہ وعن یسارہ تسلیمتین۔

(۱۱۱) امام ابو حنیفہؒ نے عبد اللہ بن مسعود سے مستند روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں دو سلام کرتے تھے۔

(۱۱۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ ان النبی ﷺ کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری یماض عدہ الأيمن وعن شمالہ حتی یری یماض عدہ الأيسر مما

(۱۱۲) امام ابو حنیفہؒ نے عبد اللہ بن مسعود سے مستند روایت کیا کہ نبی ﷺ واقعی طرف سلام کرتے میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اور انتظار ہوتا کہ دائیں رخسار کا گورارنگ (حسن) دکھائی دیتا تھا اور اسی طرح بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ

یشت ولی رواۃ حتی یری شق وجہہ أخرجه الزیلعہ وقال الترمذی حسن صحیح، وابن حبان والدارقطنی والامام احمد والامام الشافعی وغیرہ

اللہ کہتے ہوئے اتنا اذاعت فرماتے کہ بائیں رخسار کا گورارنگ دکھائی دیتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے مبارک کا رخسار دکھائی دیتا تھا۔

”بیان الخیر الدال علی القراءۃ فی صلاۃ الفجر بالجہر“

﴿ہجری نماز میں جہری قراءۃ کی دلیل ہے﴾

(۱۱۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن زیاد بن علاقۃ عن قطبۃ بن مالک قال سمعت النبی ﷺ یقرأ فی احدی رکعتی الفجر، والنخل باسفات لها طلع نضید“ حکذا رواہ محمد بن المعمرۃ عن الامام وأخرجه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ

(۱۱۳) امام ابو حنیفہؒ نے مستند ابان زیاد بن علاقۃ عن قطبۃ بن مالک قال سمعت النبی ﷺ یقرأ فی احدی رکعتی الفجر، والنخل باسفات لها طلع نضید“ حکذا رواہ محمد بن المعمرۃ عن الامام وأخرجه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ

”فی الانصراف من الصلاۃ کیف یكون“

﴿نماز سے فراغت کے بعد کسی طرح ہڑ کر بیٹھا جائے﴾

(۱۱۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء ابن ابی رباح عن جابر قال صلی رسول اللہ ﷺ فقاموا وقاعداً وحافیاً ومتعلاً

(۱۱۴) امام ابو حنیفہؒ نے حضرت عطاء ابن ابی رباح سے مستند روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سے ہڑ کر، تھکے ہوئے ہیں

الاعلیٰ وهل انک حدث الغاشیه

"بیان الخیر الدال علی القراءۃ فی یوم الجمعة فی القصر"
جمہ کے دن فجر کی نماز میں "سورۃ الم تزل الکتاب" کا پڑھنا

(۱۱۷) ابو حنیفہ عن
ابو نعیم بن محمد بن المنذر عن ابیہ عن
حبیب بن سالم عن العبدان بن بشیر
کہ کان یقرأ یوم الجمعة الم تزل
الکتاب ولی الصحیحین، ثم تنزل الکتاب
وهل فی علی الانسان ولی الطیر فی من
حدث ابن مسعود یمیم علی ذلك
(۱۱۷) امام ابو حنیفہ نے نعمان
بن بشیر سے سند روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ جمہ کے دن الم حمد پڑھتے تھے،
بخاری و مسلم میں ہے کہ الم حمد اور سورۃ
دھر پڑھتے تھے فجر کی نماز میں، طبرانی میں
ہے بواسطہ ابن مسعود کہ ہمیشہ ان سورتوں
کو پڑھتے تھے۔

"بیان الخیر الدال علی فضل سورۃ الاخلاص" سورۃ اخلاص کی فضیلت

(۱۱۸) ابو حنیفہ عن عون
بن عبد اللہ عن عتبہ بن مسعود اسی
عبد اللہ ان رجلا کان اذا قرأ سورۃ
انعمنا بقلی ھو اللہ احد فذکر ذلك لابی
ﷺ فقال ما یعملک علی ذلك قال
اسمھا یا رسول اللہ قال فادعک اللہ
بعلمک انما ھو، رواہ الامام محمد وأصلہ
(۱۱۸) امام ابو حنیفہ نے سند حاصل
سے بیان فرمایا کہ ایک صحابی جب بھی کوئی
سورت پڑھتے تو سورۃ اخلاص ضرور پڑھتے
رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی آپ نے ان سے
کہ چھاپا کیوں کرتے ہو انہوں نے جواب دیا
میں اس سورت محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا
فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے اس سے محبت کرے گی

وانصرف عن یمینہ وعن شمالہ رواہ
ابن عسرو والحسن بن زیاد ولم یذکر
جائزاً ورواہ البخاری مفصلاً
چیتے تھے اور بائیں طرف بھی بخاری
شریف میں خوب تفصیل ہے۔

"بیان الخیر الدال علی القراءۃ فی صلاۃ العشاء جہراً"
عشاء کی نماز میں جہری قرأت کی دلیل

(۱۱۵) ابو حنیفہ عن علی
بن ثابت عن الرء بن عازب قال
صلبت مع النبی ﷺ صلاۃ العشاء لقرأ
والنین والقریون، اخرجه السنۃ واحمد
وهذا لفظ الترمذی والنسائی
(۱۱۵) امام ابو حنیفہ نے حضرت
براء بن عازب سے سند روایت کیا کہ میں
نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی
نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے سورۃ النین
والقریون پڑھی۔

"بیان الخیر الدال علی القراءۃ فی العیدین والجمعة جہراً"
عیدین اور جمہ میں جہری قرأت کی دلیل

(۱۱۶) ابو حنیفہ عن
ابو نعیم بن محمد بن المنذر عن ابیہ عن
حبیب بن سالم عن العبدان بن بشیر
بشیر عن النبی ﷺ انہ کان یقرأ فی
العیدین والجمعة یسبح اسم ربک
(۱۱۶) امام ابو حنیفہ نے نعمان بن
بشیر سے سند روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ جمہ اور عیدین میں سورۃ اقل اور سورۃ
بشیر پڑھتے تھے۔

عند البحاری

اچھے سے محبت کرتا ہے۔

”بیان الخبر الدال على القراءة في ركعتي سنة الفجر“
”ہجر کی ستوں میں قرأت کی دلیل ہے“

(۱۱۹) ابو حنیفہؒ عن نافع

عن ابن عمر قال رعت النبي ﷺ وبعين يوماً لأشهره فسمعتُه يقرأ في ركعتي الضحى فوالله احد وقل يا ايها الكافرون (تو ان لمطلق الجمع بن الامير) هكنا رواه طلحة العدل وانخرجه ابن ماجه واهرمولى بلون ابوعن يوماً ولساني عشرين مرة

(۱۱۹) ابو حنیفہؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنداً روایت کیا کہ انہں نے فرمایا کہ میں نے پچیس دن یا فرمایا کہ ایک مسجد میں جگہ کو غور سے دیکھا تو میں نے سنا کہ آپ ہجر کی ستوں میں دونوں رکعتوں میں سورہ کاظم سورہ کا فردان پڑھتے تھے۔

”بیان الخبر الدال على القراءة في صلاة الجمعة“ نماز جمعہ کی قرأت کا بیان

(۱۲۰) ابو حنیفہؒ عن محول

بن راشد عن مسلم الطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة سورة الجمعة والمائلين رواه ابن عسرو وطاعة العدل وانخرجه مسلم وابوداؤد والسنی بزيادة في صلاة الفجر

(۱۲۰) امام ابو حنیفہؒ نے ابن عباسؓ سے سنداً روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ المائد پڑھتے تھے مسلم شریف وغیرہ میں ہے کہ ہجر کی نماز میں بھی یہ دونوں سورہیں پڑھتے تھے۔

”بیان الخبر الدال على النهي عن الصلاة عند اقامتها في المسجد الجامع“ جماعت شروع ہونے کے بعد دیگر نمازوں کی ممانعت ہے

(۱۲۱) امام ابو حنیفہؒ نے حضرت

ابن دینار عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة عن النبي ﷺ إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة (۱) کوئی نماز نہیں۔

أخرجه الامام أحمد والأربعة

(۱) إلا المكتوبة: قال الحافظ فيه منع استعمل بعد الشروع في اقامة الصلاة سواء كانت ركعة أم لأن المراد بالمكتوبة المفروضة وراى المسلم بن خالد عن عمرو بن دينار في هذا الحديث قبل يا رسول الله ﷺ ولا ركعتي الفجر؟ قال ولا ركعتي الفجر وهذه الزيادة التي رواها مسلم بن خالد ليست بصحيحة لأن خذم الزيادة معاملة لرواية الأئمة المتأخرين

والنكت فتح الملهم ج ۲ ص ۲۷۰ وفيه بحث طويل إن شتم التفاصيل فتالموا قال ابن الملك سنة الفجر مخصوصة عن هذا لقوله عليه السلام صلوا وإن طردكم الجبل فلما بطلت سنة الفجر مالم يبعث فوت الركعة الثانية وتبركها حين يبعث عسلاً بالدليلين رواه أبو داؤد باللفظ ان لا تدعوهما وإن طردكم الجبل

واخرجه ابن ابی شیبہ بهذا اللفظ
وفی المتفق علیہ وفی بعض الروایة
بمخمس وعشرين وفی رواية لأبی
داؤد فان صلاها فی جماعة فاقم
وكنعها بلفظ خمسين، وصححه
الحاكم

احمد نے روایت کیا ان بن ابی شیبہ نے انہیں
الفاظ سے روایت کیا بخاری و مسلم میں بھی
ہے، بعض روایات میں پچیس اور چھ ہزار
اور دوا کی روایت میں ہے کہ اگر جماعت سے
نہ ہو تو ایک کروڑ تک سے کیا تاہم پچاس
تک ایک بیچ جائیگا تاہم اس کو صحیح کہلے۔

"بیان الخبر الدال علی منع النساء من المساجد"

﴿عورتوں کو مسجدوں سے روکنے کی ممانعت ہے﴾

(۱۲۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابراهيم عن الشعبي عن ابی
عمران النبی رضی اللہ عنہ وعن فی الخروج
لصلاة العشاء والعشاء الآخرة للنساء
قتال وجل ۱) لابن عمر اذان یصلونه
دخلاً (رسماً) قتال ابن عمر یحسرون عن
رسول اللہ ﷺ ولقول هذا؟ رواه
الامام أبو یوسف عنه وفی المتفق علیہ
لنصل

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے شعبی سے
انہوں نے عہدائش بن عمر سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو فجر اور
عشاء کی نمازوں میں (مسجد کی طرف) نکلنے
کی اجازت دی۔ ایک آدمی نے کہا عورتیں
اس کو نہ لاکاؤ زید بن ثابتؓ کی عہدائش بن عمر
خفا ہو گئے اور فرمایا میں رسول اللہ کی طرف
سے خبر دے رہا ہوں اور تو اس بات کہتا ہے
(یہ آدمی ان عمر کے بیٹے جال ہے) وحی اللہ
عظیم۔

"باب صلاة الجماعة والتأكيد عليها" جماعت سے نماز پڑھنے کی تاکید

(۱۲۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهيم عن علقمة عن ابن مسعود
قال قال رسول الله ﷺ والذي نفسي
بيده لقد هممت أن آمر بجمع حرم من
حطب وأمر رجلاً يصلي بالناس ثم اصبح
اللمن يخالقون ولا يحضرون الجماعة
فأحرق عليهم بيوتهم معاً في البخاري
ومسلم والبيهقي والسنن وموطأ لأحمد
مالك ومصنف عبد الرزاق باختلاف الالفاظ
بلا منازع أعي في مسلم الجمعة وفي
الكل الجماعة، فأنهى موجه إلى الكل.

ابن مسعود سے مسند روایت کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جسکے
قبضہ میں میری جان ہے میں نے پختہ ارادہ
کیا کہ لوگوں کی تحریروں جمع کرنے کا حکم
دوں اور ایک آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم
دوں پھر ان لوگوں کو تلاش کروں جو مخالفت
کرتے ہیں اور جماعت میں حاضر نہیں
ہوتے پھر ان کے گھر جلا دوں۔

تاکہ جماعت چرک بھر کی و میرا ایک ہی
ہے۔

"بیان الخبر الدال علی فضيلة الجماعة" جماعت کی فضیلت ہے

(۱۲۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن توبة
ابن عبد ربه عن عكرمة عن ابن عباس
قال قال رسول الله ﷺ الصلاة في
جماعة افضل من الفرد سبع وعشرين
درجة، هكذا رواه طليحة العدل

ابو سے انہوں نے عمر سے انہوں نے
حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ نبی
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا
نماز سے ستر پچیس درجہ افضل ہے اسکو طلیح

نحر یوم العید الخ، البخاری
عید گاہ جانے کا حکم دیا جاتا تھا۔

”بیان الخیر الدال علی فساد صلاة الرجل عند محاذاة المرأة“
﴿عورتوں کا نماز میں مردوں کے برابر کھڑا ہونا مفسد صلات ہے﴾

(۱۲۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
الہیثم عن عکرمۃ عن ابن عباسؓ ان
النسۃ صلی علیہ وسلم یرجل خلقہ
وامرأة خلف ذلك صلی بہم جماعة
رواہ حفص بن سالم عن الإمام وأخرجہ
الشیخ عن ابن عباسؓ صلیت الی
جنب النبی ﷺ وعائشۃ خلفا
تصلی معنا وأنا الی جنب النبی ﷺ
لین من هذا أن الرجل فی رواہ
الامام ابن عباسؓ والمرأة عائشۃ
استدل الامام أبو حنیفۃ بهذا الحديث
أن محاذاة المرأة الرجل فی الصلاة
مفسدة لصلاة الرجل ولولا ذلك لما
قامت عائشۃ خلفہم والا فالافراد
خلف الصف مکروه عند الامام
ومفسد عند أحمد

(۱۲۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے منہم
سے انہوں نے مکرّم سے انہوں نے ابن
مہاس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھی آدمی
پچھے تھا عورت اس مرد کے پیچھے تھی۔
نہائی شریف کی بعد والی حدیث سے معلوم
ہو گیا کہ مرد خود عبد اللہ بن عباس سے اور
عورت عائشہؓ تھیں۔

نام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث سے استدلال
کیا کہ عورت اگر مرد کے بغل میں نماز
پڑھے تو مرد کی نماز فاسد ہو جائیگی اگر یہ
بات نہ ہوتی تو حضرت عائشہؓ تنہا پیچھے نہ
کھڑی ہو تیں حالانکہ (دلیل کے ساتھ)
تھا صف کے پیچھے نماز کی نماز کو امام
فاسد نام صاحب کراہ کہتے ہیں۔

”باب الخیر المبیح للنساء فی خروجہن الی المصلی“
﴿عورتوں کو عید گاہ جانگس ایازت﴾

(۱۲۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عبد الکرم بن ابی المخارق عن ام
عطیۃ قالت کان یخص النساء فی
الخروج الی العیدین القطر والأطشی
رواہ ابن المظفر وابن عسرو
(۱۲۵) لام ابو حنیفہ نے
عید انکریم بن ابی المظفر سے انہوں نے ام
عطیہ سے روایت بیان کی کہ وہ فرماتی ہیں کہ
عید نور بقرہ کی نماز میں عورتوں کو
(عید گاہ) جانے کی ایازت تھی۔

”بیان الخیر المبیح لخروج الایکاز والیحض الی المصلی“
﴿لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو عید گاہ جانے کی ایازت﴾

(۱۲۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابراہیم عن سمع ام عطیۃ
تلول وخص النساء فی الخروج الی
العیدین حتی لقد کان البکران تخرجان
فی الثوب الواحد حتی کانت الحاض
لتخرج فیجلسن فی عرض الناس
بدعون ولا یصلین، رواء الحارثی
حکایتہم عطیۃ کلہا عن النبی ﷺ ثبت
ذلك فی اخبار كثيرة فیہا کما یزمران
(۱۲۶) ابو حنیفہ نے مبار سے
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اس شخص
سے روایت بیان کی جس نے ام عطیہ کو کہتے
ہوئے تاکہ عورتوں کو عید بقرہ کی نماز
میں (ایک عام ایازت تھی) کہ دو لڑکیاں
ایک ہی کپڑے میں بیٹھ جاتی تھیں جنس
والی عورتیں بھی جا کر ایک طرف بیٹھ جاتی
تھیں دعا کرتی، نماز نہیں پڑھتی تھیں
بخاری نے ام عطیہ سے روایت کیا کہ ہم کو

”بیان الخبر الدال علی المحافظة فی استكمال الصلوف ووصلها“

﴿متنوں کو مکمل کرنے اور ملکر کڑے ہونے کی پابندی﴾

(۱۲۸) ﴿ابو حنیفہؒ نے عطاء بن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول الله ﷺ ان الله وملائكته يصلون علی الذین يصلون الصلوف، رواه بشر بن القاسم عنه وأخرجه الإمام أحمد وابن ماجه وابن حبان والحاكم عن عائشة وفي رواية ومن سد فرجة رضى الله بها فرجة

”بیان الخبر الدال علی أن قرأه الإمام قراءة للمأموم“

﴿امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے﴾

(۱۲۹) ﴿ابو حنیفہؒ نے موسیٰ بن ابی موسیٰ بن ابی عائشة عن عبد الله بن شداد عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من كان له إمام فإِنَّ فَرَجَهُ لَه قَرَاءَةً، رواه الإمام محمد فی الأثر، والحاكم وابن المظفر وابن

حسرو وأبو بكر بن عبد الباقي وزفر وطلحة العنل ورواه الإمام الثوري وشعبة عن موسى وابن المبارك مرسلًا ولى هذا الباب احاديث وانكثرة (انحصرت) فی سند الامام جابر هو جابر بن عبد الله الباقي صحابي ومرو جابر الجعفی لقنه عبد الإمام من اكاتب الناس.

”بیان الخبر الدال علی جواز الاستخلاف فی الصلاة“

﴿نماز میں خلیفہ بنانے کا جواز﴾

(۱۳۰) ﴿ابو حنیفہؒ نے حماد عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة أن النبی ﷺ لما مرض العرض الذي قبض له خلف من الوجع فلما حضرت الصلاة قال مردی ابوبکر فلبس بالناس فأرسلت إلى ابی بکر أن رسول الله ﷺ بأمره أن تصلي بالناس فأرسل اليها بابتداء ابی شيخ كبير رفيق وای منی لاروی رسول الله ﷺ فی مقام أرق لذلك فاجمعی

(۳۰) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب وہ مرض ہوا جس میں آپ کا وہ سال ہوا ایک دن مرض خفیف ہوا جب نماز کا وقت ہوا تو فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے ابوبکر (ابا جابر) کو خبر کی کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم کر رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں ابوبکر نے عائشہؓ کو کہا بھیجا کہ

آہستہ آہستہ تو پیچھے ہٹ گئے (ابھی نماز شروع
نہیں ہوئی تھی) رسول اللہ ﷺ نے ان کو
اشارہ کیا اور ان کی پائیں تہاب پیڑھ گئے یہی
ﷺ ان کے برابر تھے عجیب کہتے تھے
صدق اکبر آپ کی عجیب کے ساتھ عجیب
کہتے تھے اس طرح نماز پوری کی اسکے بعد ہی
ﷺ نے نوگوں کو نماز میں پڑھائی پھر
رہے۔ اب یہ نماز پڑھاتے رہے اس نماز میں یہی
ﷺ امام اور اب کر سکرتے، بخاری شریف کی
روایت میں صاف ذکر ہے کہ ابوبکر
کان سمع الناس التكبير - یہ شنبہ یا
یکشنبہ کی عمر کی نماز تھی یہ آخری نماز تھی
جس میں نبی ﷺ نے لاسات کی اور ابوبکر
سکر رہے اس نماز کے لئے حضرت عباس
اور حضرت علیؓ کے سہارے تھے اور وہ شنبہ
کو صبح کی نماز کے لئے فضل بن عباس اور
علیؓ کے سہارے گئے اور اب بکری التکاء میں
آخری نماز پڑھائی۔

"بہان الخیر الدال علی تخفیف الإمام بالقوم"
"چاقوم کی رعایت میں امام کی قرأت کو مختصر کرنا ہے"

(۱۳۱) چاقوم حلیفہ عن
حماد عن ابراہیم لم رجل من اصحاب
النبي ﷺ قوماً واطال بهم فالتفت اليهم
رجل علی نعيرہ فناداه فقلعه لم دخل
فی الصلاة فالتفت بعيره فجعل الرجل
يظفر الي بعيره ولا يزداد منه الا بعداً
والامام علیؓ فراء ثم فلما رأى الرجل
ذلك صلى في جانب المسجد ثم
(۱۳۱) امام ابو حنیفہ نے ملامت
انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ ایک
صحابی نے نماز پڑھائی قرأت بہت لمبی کر دی
ایک صحابی اپنے اونٹ پر آئے اس کو خضایا
پائیاں ہاتھ سے اور نماز میں شریک ہو گئے
اونٹ اٹھ کر چل دیا صحابی لانت کو دیکھتے
رہے اونٹ دور ہوتا جا رہا تھا اور امام قرأت
کے جاری تھے انہوں نے نیت تو ذکر الہک

پڑائی نبی میں بہت بڑھا اور کزور دل کا
آدی ہوں میں جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی
جگر نہیں دیکھوں گا یہ جتن ہو جاؤں گا
دیکھو تم اور حضرت معراج ہو کر رسول اللہ ﷺ
کے پاس ہمارا کدوہ عمر کو حکم دیدیں۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا
کیا رسول اللہ ﷺ نے (ان کی پائیں سکر
فرمایا) تم یوسفؑ کو دھوکہ دینے وال ہو اور توں
کی طرح ہو اب بکر کو حکم کر دو کہ وہ لوگوں کو
نماز پڑھا میں جب اذان ہوئی تو رسول اللہ
ﷺ نے مودان کو علی اہل الصلوۃ کہتے سنا تو
فرمایا گئے اللہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا
آپ نے اب بکر کو حکم دیا ہے خود آپ
مغذور ہیں۔ فرمایا گئے اللہ میری آنکھوں
کی خشک نماز میں رکھی گئی ہے۔ حضرت
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ وہ آدمیوں
کے سچ میں اٹھائے گئے (دو آدمیوں نے
سہارے کر خضایا) آپ کے دونوں پاؤں
مہارک زمین پر گھس رہے تھے جب
صدق اکبر نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کی

انت وحفصة عند رسول الله ﷺ
فمرسل الى عمر ففعلت فقال رسول الله
ﷺ "لئن صواب يوسف" وفي
رواية صوابه يوسف مري ابابكر
فليصل بالناس فلما نودي بالصلاة سمع
النبي ﷺ المؤذن وهو يقول حي على
الصلاة فقال رسول الله ﷺ "ارفعوني
فقلت عائشة فقامت ابابكر ان يصلي
بالناس فأتت في عذر فقال "ارفعوني
فقد جعلت قرعة عيني في الصلاة فقلت
عائشة ارفع بين الثين وقد ماه تجران
في الارض ولما سمع ابوبكر مجيباً
رسول الله ﷺ تاعز وأومأ اليه
رسول الله ﷺ فجلس النبي ﷺ عن
يسار أبي بكر كان النبي ﷺ حله ف
يكبر ويكبر ابوبكر يتكبير رسول الله
ﷺ حتى فرغ لم يصل بالناس غير
ذلك الصلاة حتى قضى وكان ابوبكر
الامام والنبي ﷺ وجع حتى قبض

ان اعطى حتى تصرف الى صيها
لا يشغلها فمن لم قوماً فليخلف
وليكمل فان فيهم الكبير والصغير
والضعيف وذو الحاجة
والمنعى، ورواه طحاة العدل.

اے اللہ کے رسول آپ نے نماز مختصر کر دی
آپ نے فرمایا کیسے لوگوں نے عرض کیا بھلی کر
دی۔ فرمایا اور تو میں بچے کے رونے کی آواز
سنی تو نماز کو بھلی کرنے کا ارادہ کر لیا تاکہ میں
بچے کے پاس جاں بچے میں مشغول نہ
رہے جو لوگوں کو نماز پڑھانے تو بھلی اور کامل
پڑھانے اس لئے کہ ان میں چھوٹے، بڑے
ضعیف، حاجت مند اور مرعیش ہوتے ہیں۔

”باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها وما لا بأس به“

﴿نماز کے منکرات و مکروہات و مباحات﴾

(۱۳۳) (۱۳۳) م ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن
حماد عن ابراهيم عن ابي وايل شقيق
ابن سلمة عن عبد الله بن مسعود انه لما
قدم من ارض الحبشة سلم على رسول
الله ﷺ وهو يصلي فلم يرد عليه فلما
انصرف النبي ﷺ قال ابن مسعود
اعوذ بالله من سخطه يعني الله فقال
النبي ﷺ وما ذاك قال سلمت عليك

(۱۳۳) م ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن
حماد عن ابراهيم عن ابي وايل شقيق
ابن سلمة عن عبد الله بن مسعود انه لما
قدم من ارض الحبشة سلم على رسول
الله ﷺ وهو يصلي فلم يرد عليه فلما
انصرف النبي ﷺ قال ابن مسعود
اعوذ بالله من سخطه يعني الله فقال
النبي ﷺ وما ذاك قال سلمت عليك

انصرف لي طلب بعيره فبلغ ذلك
النبي ﷺ فقال ما بال قوم يتفرون
من هذا الدين من لم قوماً فليخلف
بهم فان فيهم الكبير والضعيف وذو
الحاجة يكونوا مؤلفين ولا تكونوا
منفريين رواء محمد في الآثار وابن
خسرو وفي المظن عليه الامام معاذ
بن جبل والقصة في البخاري ومسلم
مبسطة فلهذا الحمد والوفيق.

مہر میں ایک طرف نماز پڑھ لی اور دونوں
طرفوں سے بچے کے غیر رسول اللہ ﷺ کو
یہودی (ہزار) سنیں کا عقیدہ کرتے ہوئے فرمایا
کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ دین سے متفرک
ہوتے ہیں جو لوگوں کو نماز پڑھانے وہ بھلی
پڑھانے اس لئے کہ متفرقوں میں بوجھ بھی
ہیں کمزور بھی ہیں اور ضرورت مند بھی،
بائوس کرنے والے شو، مختصر کرنے والے
مت نہ ہو۔ یہ حکم مختلف عنوان سے
حدیثوں میں مطلق آیا ہے۔

”فی الحث على التعديل والاكمال“

﴿اَرکان کو اطمینان سے مکمل اور کرنے کی ترغیب﴾

(۱۳۲) (۱۳۲) م ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن
حماد عن ابراهيم عن ابي وايل شقيق
ابن سلمة عن عبد الله بن مسعود انه لما
قدم من ارض الحبشة سلم على رسول
الله ﷺ وهو يصلي فلم يرد عليه فلما
انصرف النبي ﷺ قال ابن مسعود
اعوذ بالله من سخطه يعني الله فقال
النبي ﷺ وما ذاك قال سلمت عليك

(۱۳۲) م ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن
حماد عن ابراهيم عن ابي وايل شقيق
ابن سلمة عن عبد الله بن مسعود انه لما
قدم من ارض الحبشة سلم على رسول
الله ﷺ وهو يصلي فلم يرد عليه فلما
انصرف النبي ﷺ قال ابن مسعود
اعوذ بالله من سخطه يعني الله فقال
النبي ﷺ وما ذاك قال سلمت عليك

ابن الزبير عن ابي حنيفة عن ابي اسحاق
عن رجل عن النسي رحمہ اللہ رواہ ابو يوسف
اخرجه مسلم والترمذی والشیخ
وابوداؤد وابن حبان بمعہم واحد وفي
بعض الروایة ولا جب
داعل نہیں ہوئے جس میں کیا تصویر ہو
پر اسے کو بچا اور تصویروں کے سروں کو
کٹ دو اور سر کے نیچے کو نکال دو یہ
مضمون ترمذی مسلم وغیرہ کتب میں تفصیل
سے ذکر ہے۔ بعض روایتوں میں جنبی اور
کافر کا بھی ذکر ہے۔

”فی الاتیان إلى الصلاة بالثأني“ نماز کے لئے وقار کے ساتھ آنا

(۱۳۵) ابو حنيفة عن المبارك
بن فضالة عن الحسن عن ابي بكر
انه ركب دون الصف ثم مشى حتى
وصل الى الصف فلما فرغ ذكر ذلك
لرسول الله ﷺ فقال رآك الله
حرصاً ولا تعد
رواه محمد بن الحسن ورواه
البخاري وابوداؤد مفصلاً في جزء
الغزاة
ابن فضال نے انہوں نے حسن سے انہوں
نے ابو بکر سے روایت کیا کہ جب وہ مسجد میں
پہنچے تو نبی ﷺ کو اس میں تھے صف میں
پہنچتے سے قبل انہوں نے رکوع کر دیا پھر
چل کر صف میں پہنچے فقہ کے بعد رسول
اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے دعا فرمائی تھی
حرصاً یعنی ابھی است کر۔ امام بخاری
اور ابوداؤد نے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
مَلَأَ هَذَا الشَّعْرَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
مَلَأَ هَذَا الشَّعْرَ

فلم ترد علي قال إن في الصلاة لشعراً
عن رد السلام فلم يرد السلام مني ومنه
رواه حفص بن مسلم عن الامام
واخرجه الشيخان وابوداؤد والشيخ
وقد استدلل الامام بحديث ابن مسعود
على تحريم الكلام في الصلاة وأنه
بسطها وفيه البسط قال ابن عبد البر إن
في كلام ابن مسعود دليلاً على أن المنع
من الكلام كان بعد الباحة
کیا آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا
نبی ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں لکی مشغولی
ہوئی ہے جو سلام کے جواب کی اجازت
نہیں دیتی۔ اسن مسعود نے اس دن کے بعد
سے (نماز پڑھتے ہوئے) سلام کا جواب
نہیں دیا۔
امام ابو حنیفہ نے عبد اللہ بن مسعود کی
حدیث سے سلام کے طے حد ملائے ہوئے پر
استدلال کیا ہے۔

”فی کراہیة تعليق الصور والتماثيل في البيوت“
گھر میں تصویریں لٹکانے اور مجسمہ رکھنے کی ممانعت

(۱۳۶) ابو حنيفة عن ابي
اسحاق عن عاصم بن حمزة عن علي
انه قال كان علي في بيت رسول الله
ﷺ سمر فيه تماثيل فأنطا عليه
جبرئيل ثم أتاه فقال ما أباطك عني قال
إن لا تدخل بيتاً فيه كلب ولا تماثيل
فأبسط السمر وأقطع رؤس التماثيل
واخرجوا هذا الحزو ورواه عبد الله
(۱۳۴) امام ابو حنیفہ نے ابو
اسحاق سے انہوں نے عاصم بن حمزہ سے
انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پردہ لٹکایا گیا
جس میں تصویریں تھیں۔ جبرئیلؑ نے
حاضری میں تاخیر کی جب حاضر ہوئے آپ
نے فرمایا میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں
کی جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ ہم اس گھر میں

”بیان الخیر الدال علی تقدیم العشاء علی العشاء لجماع“
﴿بھوکے کے لئے عشاء کی نماز پر شام کے کھانے کا مقدم کرنا﴾

(۱۳۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن (۱۳۷) امام ابو حنیفہ نے زحری

زحری عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ إذا أتى بالعشاء وأذن المؤذن فابعدوا العشاء. رواه الشيخان والترمذي والنسائي
زحری نے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا کہ جب شام کا کھانا آجائے اور مؤذن آذان دے دے تو پہلے کھانا کرو اور پھر عشاء کی۔

”بیان الخیر الدال علی أن التصحیح للرجال والتصحیح للنساء“

﴿نماز میں کسی چیز کے پیش آجانے کے وقت مردوں کے لئے صحیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ بھانا﴾

(۱۳۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن (۱۳۸) امام ابو حنیفہ نے داؤد

داؤد عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال من الصلاة إذا ناهم فيها شي من النسخ للرجال والتصحیح للنساء. رواه حاکم بن زید عن الإمام ورواه الشيخان وابن ماجه بالفاظ متطابقة
انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ نماز میں جب کوئی بات پیش آجائے تو رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے لئے نسخ اور عورتوں کے لئے ہاتھ بھانے کا طریق قرار دیا ہے۔

”فی الخیر الدال علی أن الصلاة لا یقطعها مرور شئی من حیوانات بین یدی المصلی“ ﴿نماز کی آواز کے سامنے سے کسی جانور کے گزر جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی﴾

(۱۳۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد (۱۳۹) امام ابو حنیفہ نے حماد

عن ابراهيم عن الاسود أنه سأل عائشة عما یقطع الصلاة فقلت اما انکم یا اهل العراق تزعمون أن الحمار والکلب والعمرة والسمور یقطعون الصلاة فرسونا بهم إخراجا استطعت فانه لا یقطع صلاتک شی کان النبی ﷺ یصلی وانا نائمة إلی جنبه علیه ثوب جابه علی. رواه ابن حنبل والحاثل وزفر والاشعری اخرجه مسلم وابوداؤد والترمذی
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے روایت کیا کہ حضرت اسود نے عائشہ سے سوال کیا کہ نماز کو کیا چیزیں توڑ دیتی ہیں انہوں نے فرمایا عورت سے سوا ہر شے عورت کی تم کو کچھ ہو کہ گدھا، کتہ، عورت، بلی، نماز کو توڑ دیتی ہیں (یعنی جب یہ آئے سے نکل جائیں اور سڑھ تیر) تم لوگوں نے ہم صنف نسوان کو ان جانوروں سے ملایا ہے جہاں تک ہوئے ان کو آئے سے نکلے سے روکو لیکن ان میں سے کوئی بھی نماز کو باطل نہیں کرتی۔ نبی ﷺ نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں ان کے بازو میں سوتی رہتی تھی جو پڑا ان کے کپڑے ہوا کا ایک کنارہ میرے بازو سے ہوتا تھا یہ شریف و فیرہ میں یہ مسئلہ پاری وضاحت سے موجود ہے۔



"بیان الخیر الدال علی النهی عن تشدد الضالۃ فی المسجد وما یقولہ
من سمع الناصب" (مکہ میں گمشدہ چیزوں کے اعلان کی ممانعت)

(۱۶۹) (ابو حنیفہ) عن
علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بريدة
من ابیہ ان رجلاً اطلع راسہ فی
المسجد فقال من دعا الی الجمل
الاحمر فذلک رسول اللہ ﷺ لا
حدت إنا بیت المساجد لما بیت
لہ۔ اخرجه مسلم وابن ماجہ یہذا
اللفظ

(۱۶۹) امام ابو حنیفہ نے غزوہ
بنی مرہ سے انہوں نے سلیمان بن بريدة
سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت
کیا ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں سر اٹھال
کہ کھاسرخ گوشت کی خبر کو نہ دیتا ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں! مسجد میں
تو ایک خاص کام کیلئے نکالی گئی ہیں۔ فرائض
کی ادا بھی اور تقیم کے لئے۔

"باب الوتر والتاکید علی محافظۃ" (وتر اور اس پر پابندی کی تاکید)

(۱۷۰) (ابو حنیفہ) عن ابی
اسحق بن عاصم بن حمزہ قال سألت
علیاً عن الوتر اسق ہو قال اما یکنی
الصلاة فلا ولكن سنة عن رسول اللہ
ﷺ ولا یبغی لا حدان ہرکۃ رواہ
عبد اللہ بن الزبیر عنہ اخرجه الاربعة
بدون فلا یبغی لا حدان ہرکۃ و اخرجه

(۱۷۰) امام ابو حنیفہ نے ابو
اسحاق سے انہوں نے عاصم بن حمزہ سے
روایت کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
کہا میں نے حضرت علی سے سوال کیا کہ کیا
وتر حق (اللہ) ہے جواب ملا کہ حق صلاۃ
نرس کہیں تو نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ
کی سنت ہے کسی کے لئے اسکا چھوڑنا

الامام احمد وابوداؤد والحاکم بلقط
الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا وقال
الحاکم صحیح و اخرجه اصحاب
السنن إلا البیہقی والوتر حق واجب
علی کل مسلم ولی الباب اعتراف بلیتھ
فی الاصل فی بابین

مناسب نہیں امام احمد امام ابو داؤد والحاکم
سنت روایت کیا کہ وتر حق (اللہ) ہے جو وتر
پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے حاکم نے فرمایا
السنن إلا البیہقی والوتر حق واجب
علی کل مسلم ولی الباب اعتراف بلیتھ
فی الاصل فی بابین

"بیان الخیر الدال علی وجوبہ" (نماز وتر کا وجوب)

(۱۷۱) (ابو حنیفہ) عن ابی
بغور العبدی عن عبد اللہ بن عمرو
عن النبی ﷺ ان اللہ اخبر عن علیکم
وزاد کم الوتر رواہ ابن المظفر وابن
حسرو والاشاشی وظلحة المعدل

(۱۷۱) امام ابو حنیفہ نے ابو ہریرہ عہدی
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے
نبی ﷺ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے علی
سے فرمایا کہ تم میں سے جو نماز وتر پڑھے
وہ اس کے لئے اور تر ہے۔

"بیان الخیر الدال علی ان الوتر ثلاث رکعات"

(نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں)

(۱۷۲) امام ابو حنیفہ نے زید
عن ذویع عبد الرحمن بن یزید عن ابن
مسعود عن النبی ﷺ کان یوتر ثلاث
رکعات رواہ المظفر وابن المظفر

(۱۷۲) امام ابو حنیفہ نے زید
سے انہوں نے ذویع عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے ابن
مسعود سے روایت کیا کہ نبی ﷺ تین
رکعات نماز وتر پڑھتے تھے۔

(۱۴۴) (۱۴۳) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
عن ابراہیم عن الا سود عن عائشہ
قالت کان رسول اللہ ﷺ یوتر
بثلاث یقرأ فی الأولى بسم اسم
ربک الاعلیٰ، الحمد، ورواہ الفضل
بن موسیٰ عنہ وخرجه الحاکم لفضل
علی شرطہما ولیہ لا یسلم الا فی
آخرہن ولی روائہ لا یسلم فی
الترکعتین الأولین من الوتر۔

(۱۴۳) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
عن ابراہیم عن ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے
تھے اور قرأت کو پہلی حدیث کی طرح اس
حدیث کو حاکم نے روایت کر کے فرمایا کہ یہ
اس حدیث مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے
اس حدیث سے بھی ہے کہ صرف آخر میں سلام
پہنچتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وتر
کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پہنچتے تھے۔

(۱۴۵) (۱۴۴) امام ابو حنیفہ نے کمال
ابن راشد شہیدی عن مسلم الطین عن
سعد بن جبر عن ابن عباس نقل الحدیث
الاول، ورواہ سلیمان ابن عمرو وعہ
(الامام) وخرجه اصحاب السنن۔

(۱۴۴) امام ابو حنیفہ نے کمال
ابن راشد شہیدی سے انہوں نے مسلم طینی
سعد بن جبر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں
نے ابن عباس سے عائشہ کی حدیث کی
طرح روایت کیا۔

"بیان الخیر الدال علی سعة وقت الوتر"

﴿نماز وتر کے وقت کی وسعت﴾

(۱۴۶) (۱۴۵) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
عن ابراہیم عن ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے
تھے اور قرأت کو پہلی حدیث کی طرح اس
حدیث کو حاکم نے روایت کر کے فرمایا کہ یہ
اس حدیث مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے
اس حدیث سے بھی ہے کہ صرف آخر میں سلام
پہنچتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وتر
کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پہنچتے تھے۔

ومصلحة العدل وعند النبي كان لا يسلم
في ركعتي الوتر وعند الحاكم كان يوتر
بثلاث ركعات لا يسلم الا في آخرهن
وفي البخاري وقال القاسم ورواها ثعلبة
ابن عكرمة يوترون بثلاث، وذكر صاحب
التبليغ جماعة من الصحابة روى عنهم
الوتر بثلاث لا يسلم الا في آخرهن منهم
عمر، علي بن مسعود وزيد بن علي والنس

رکعت نماز وتر پڑھتے تھے دوسری رکعت
حدیث سے ثابت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں
پڑھتے تھے اور صرف آخری رکعت میں
سلام پھیرتے تھے۔ یہ بات حضرت عمرؓ، ثعلبہ
ابن عکرمة، و زید بن علی، انسؓ سے نقل کیا گئی
ہے (یہ تمام باتیں حمید ابن عبد البر میں
چلیں)۔

"بیان الخیر الدال علی ما یقرأ فی رکعات الوتر"

﴿نماز وتر کی رکعتوں کی قرأت﴾

(۱۴۳) (۱۴۲) امام ابو حنیفہ نے زید
عن فرعن عبد الرحمن بن ابی عن
ابن مسعود أن النبي ﷺ كان یقرأ فی
الأولی من الوتر بسم اسم ربک
الأعلیٰ، وفي الثانية قل یا ایہا الکافرون۔
وفي الثالثة قل هو الله احد، ورواہ ابن
حسرو عن الامام ورواہ جماعة عنه فلم
یزکروا ابن مسعود ورواہ الطحاوی
والسائي وأحمد۔

رکعت نماز وتر پڑھتے تھے دوسری رکعت میں
حدیث سے ثابت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں
پڑھتے تھے اور صرف آخری رکعت میں
سلام پھیرتے تھے۔ یہ بات حضرت عمرؓ، ثعلبہ
ابن عکرمة، و زید بن علی، انسؓ سے نقل کیا گئی
ہے (یہ تمام باتیں حمید ابن عبد البر میں
چلیں)۔

عن أبي مسعود الأنصاري أنه قال أوتى رسول الله ﷺ أول الليل ولوسعه وأخبره ليكون ذلك وسعاً على المسلمين أي ذلك الصلوة كان صواباً عريان من طمع بقيام الليل فليجعل وثرة آخر الليل فان ذلك أفضل. رواه ابن المنذر والاشعري وابن خضرو وأخرجه ابن أبي شيبة وأبو يعلى والطائفي والامام أحمد وغيرهم وأخرج عنه البخاري.

﴿نماز و سواہری پر نہ بڑھنے کی دلیل﴾

(۱۸۷) ابو حنیفہ رحمہ اللہ عن حماد بن عمار عن صاحب عبداللہ بن عمرو من مکة الی المدینة یرضی علی راحلتہ یومئذ لجماعہ الا المکتوبۃ والوتر فانه کان ینزل لہما فاستأنی عن صلاتہ علی راحلتہ ووجہ قبل المدینۃ فقال لی کان رسول اللہ ﷺ یرضی علی راحلتہ لظہر عت حین کان

وَجْهَهُ يَوْمَئِذٍ رِجَاءُ سَعِيدٍ مِنَ الْجَهَنَّمَ
عَنْهُ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادٍ كَلَّاهُمَا عَنْ
حَمَادٍ أَمْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَلِإِبْرَاهِيمَ
وَالْحَمْدُ وَالسَّلَامُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ
وَالسَّامِيُّ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ
وَقَالَ لِقُتَيْبٍ أَوْتِرْ عَلَيَّ بِعَرِيٍّ وَاجْمَعْ بَيْنَهُمَا
لَهُ كَانَ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْقُرْظِ يَصْلِي
عَلَى النَّبَاةِ يَبْعَثُ أَوَانَهُ كَانَ قَبْلَ وَجُوبِ
الْوُتْرِ لَأَنَّهُ وَجُوبُ الْوُتْرِ لَمْ يَكُنْ وَجُوبُ
الْحَمْسِ بَلْ مَتَأَخَّرَ عَنْهُ فَلَا تَعَارُضُ

”بیان الخیر الدال علی نسخ القنوت فی الفجر“
﴿مجر کی نماز میں دعاء قنوت کا نسخ﴾

(۱۴۸) (۱۳۸) م ابو حنیفہ نے اپنا	(۱۴۸) (ابو حنیفہ) عن ابن
سے انھوں نے غلطی سے انہوں نے	عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال
عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ رسول	لم یفلت رسول اللہ ﷺ فی الفجر قط
اللہ ﷺ نے صرف ایک میت فجر کی نماز	الا شہراً واحداً لانه حارب حیا من
میں دعائے قوت پڑھی اس لئے کہ آپ	المشرکین قت بدعو علیہم ولینا مظہ
نے شریکین کے ایک قبیلہ سے جنگ کی	روی الامام یعن حماد عن ابراہیم عن
قوت پڑھی اور ان کے اور بدعا کی یہ رسل	علقمہ عن ابی مسعود وعملہ عن ابی

سعيد الخبزي والقوم الذي دعا عليهم.
وعلى ذكوان وعصبة والاخبار في هذا
مختلفة ولكن يجمع باله امر مستمر
مشروع لقوله انه ﷺ لم يزل يفتي في
الفجر حتى يفرق الدنيا اي في النوازل
لكن يفتي في النوازل وقول الصحابة
ان مسعود ابن عمر وغيرهم وانه يفتي
ولا علمت اي الدعاء على اولئك القوم
بجهم فترك الدعاء عليهم بعد فوزه
عليهم اي رعل وذكوان وعصبة انظر
التفصيل في نفس الكتاب وقد واظقت به
الاخبار بحمد الله يعني يفتي عند النوازل
ولا يلوم واما بدونه قال يفتي في الفجر

”بيان الخبر الدال على مسية القنوت في الوتر وانه قبل الركوع“

چند روایں میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت کی شروعت کی

(۱۱۹) ابو حنیفہؒ نے بیان
ہو ان ابي عباس وهو معروك عن
ابراهيم عن علقمة عن عبدالله وهو
ابن عباس قال بت عند رسول الله
(۱۳۹) امام ابو حنیفہؒ نے اہانت
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ
سے علقمہ نے حضرت امیر ابن عباسؓ
سے روایت کیا کہ میں انا کے پاس ایک

ﷺ قلت في الوتر قبل الركوع قال
فأرسل اليه من القابل فأخبرني أنه فعل
مثل ذلك روجه طلحة وابن عسرو ولي
رواية لامين عسرو عن عبدالله بن امة
اعبرته وأخرج الطبراني من وجه آخر
صحيح لكن مولوفاً على ابن مسعود
وروي عن ابي شبة بسند صحيح على
شرط مسلم ان ابن مسعود واصحاب
السنة كانوا يفتنون في الوتر قبل
الركوع وفي الصحيح عن انس بن مالك
انه قبل الركوع وعند السجى عن ابي بن
كعب انه ﷺ كان يوتر ثلاث يفتي قبل
الركوع وثبت هذا عن كثير من اصحاب
رسول الله ﷺ ورواه ابن ابي شبة

”باب النوازل منها ركعتا الفجر“ سنن دلائل کتاب فجر کی دو سنتیں

(۱۵۰) امام ابو حنیفہؒ نے عطاء
ابن ابي رباح عن عبد بن عمرو عن
عائشة قالت ما كان رسول الله ﷺ
على شيء من النوازل الخلد منه على
(۱۵۰) امام ابو حنیفہؒ نے عطاء
ابن رباح سے انہوں نے عبد بن عمرو
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ جتنی سخت خافت فجر کی دو

”بیان الخیر الوارد فی الأربع رکعات بعد الجمعة“

﴿جموعہ کے بعد کی چار رکعت سنتیں﴾

(۱۵۲) (ابو حنیفہ) عن
سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی
ہریرۃ عن النبی ﷺ قال من کان
منکم مصلیاً بعد الجمعة فلیصل أربعاً
رواہ ابو بکر بن عبد الباقی عن الامام
وزوہد الجماعة إلا البخاری الماصلی
احذکم الجمعة فلیصل بعدھا أربعاً
واربعاً بسلام قبل الجمعة. (ابن ماجہ)
طبع ہند ص ۸۰
(۱۵۴) (ابو حنیفہ) نے سہیل
بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے آپ ابو
صالح سے انہوں نے حضرت ابی ہریرہؓ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار
رکعت پڑھے عبد اللہ بن عباسؓ نے نبی
اکرم ﷺ کا عمل نقل کیا ہے کہ جمعہ سے
پہلے ایک سلام کے ساتھ چار رکعت پڑھتے
تھے۔ (ابن ماجہ طبع حد ص ۸۰)

”بیان الخیر الوارد فی الأربع رکعات بعد العشاء“

﴿عشاء کے بعد کی چار سنتیں﴾

(۱۵۳) (ابو حنیفہ) عن
محارب بن دثار عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ ﷺ من صلی بعد العشاء
أربع رکعات قبل ان یخرج من
المسجد عدل بمثلهن من لیلة القدر
(۱۵۳) (ابو حنیفہ) نے محارب
بن دثار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت کیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
جس شخص نے عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے
سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں تو وہ ایسا ہی قدر

رکعتی الفجر آخر جمعة الشیخان بالفاظ
مختلفة اسرع منه اشد معاهدة منه
علی الركعتین قبل الفجر والشد
تعاهدة ولمسلم رکعتا الفجر غیر من
الدنيا وما فیها ولها خصال صلواتها
ولو طردکم الخلیل

”بیان الخیر الدال علی سنۃ أربع رکعات الظهر القبلیہ“

﴿ظہر سے پہلے کی چار رکعت سنتیں﴾

(۱۵۱) (ابو حنیفہ) عن عیدہ
ابن معب الضی عن البراعم عن قرعة
عن رجل من الصحابة قال کان رسول
اللہ ﷺ یصلی أربع رکعات قبل الظهر
لا یفصل بینهن رواہ ابن حبیرو
وطیحة العدل والعرعة أحمد وأبو داؤد
والترمذی فی الشمال وأبو یعلی وابن ماجہ
وفی اسانہم عیدہ بن معب وهو ضعیف
قالہ الحافظ ولكن روی عن الأئمة
الحفاظ مثل شعبۃ والقریری وهیثم وزکیع
وجبر بن عبد الحمید وغیرهم (فہر موق)



حدث أن حيار أسي لن يناموا إلا قليلاً،
رواه ابن عسرو ورواه البيهقي والبيهقي
والإمام أحمد وغيرهم
بما أن كل من ينام في شهر رمضان
فإنه ينام في شهر رمضان

”بيان الخبر الدال على إحياء الليالي العشر الاخير من رمضان“
﴿رمضان کے آخری عشرہ میں راتوں کا قیام﴾

(۱۵۶) ابو حنیفہ عن
ابن عمر عن رجل عن عائشة أن النبي
ﷺ كان اذا دخل شهر رمضان نام
وقام فإذا دخل العشر الاواخر شد
المنز واهنى الليل أخرجه السنن من
وجع آخر
(۱۵۷) امام ابو حنیفہ نے فرماتے ہیں
انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے حضرت
عائشہ سے روایت کیا کہ جب رمضان کا مہینہ
آجاتا تو رسول اللہ ﷺ سوتے بھی تھے قیام
کے لیے بھی فرماتے تھے لیکن جب آخری عشرہ
آجاتا تو وہ دن طویل سے گزار دیتے تھے
جانتے کہ ساری رات عبادت کرتے۔

”بيان الخبر الوارد في الصلاة في البيوت“
﴿گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان﴾

(۱۵۷) ابو حنیفہ عن داود
عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال
صلا في بيوتكم ولا تجعلوا حلقوا
(۱۵۸) امام ابو حنیفہ نے فرماتے ہیں
انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں

أخرج معناه ابو داود والإمام أحمد
والنوار والطبرانی والنسائي وفي
البخاري في قصة علافة
کی چار رکعتوں کے میں ہو جائیگی نبی ﷺ
کا عمل ایسی پر تھا (دیکھئے اصل کتاب)۔

”فی إحياء الليل والحث عليه“ ﴿رات کا قیام اور اسکی ترغیب﴾

(۱۵۹) ابو حنیفہ عن زیاد
ابن علافة عن المعيرة بن شعبة قال
كان رسول الله ﷺ يقوم عامة الليل
فقال له أصحابه اليس قد غفر لك
ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا
أكون عبداً شكوراً أخرجه الشيخان
والترمذي والنسائي
(۱۶۰) امام ابو حنیفہ نے فرماتے ہیں
علاقہ سے انہوں نے معیرہ بن شعبہ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے
اکثر حصہ میں قیام فرماتے تھے صحابہ نے
عرض کیا کہ آپ اتنی مشقت کیوں فرماتے
ہیں (بالفرض اگر آپ سے کوئی خطا ہو
بھی جائے) تو کیا اللہ نے آپ کی انجلی بخشی
سب خطاؤں کو معاف کر دیا ہے جس
پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو کیا
میں شکر گزار بندہ ہوں۔

(۱۶۱) ابو حنیفہ عن
عبد الرحمن بن حزم عن انس قال قال
رسول الله ﷺ ما زال جواريل
يوصيني بالجهر حتى طلعت انه سورته
وما زال يوصيني بطعام الليل حتى
(۱۶۲) امام ابو حنیفہ نے فرماتے ہیں
عبد الرحمن بن حزم سے انہوں نے حضرت
انس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جہر میں پڑھو کے بارے میں یہاں
وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میری آنکھیں

لی لافلو لی الخیر حیث کان ثم انہام کار بھی میرے لئے بھڑ ہو تو اس کو
رضی بہ، ہکلا رواہ اسماعیل بن میرے لئے آسان کر دے اور اس میں مجھے
عیاضؒ و اخرجہ البزار و ہوعند برکت دے اور اگر اس کا غیر بھڑ ہو تو آخر کو
البحاری من حدیث ابن المنکدر عن میرے لئے مقدور فرمادے جہاں نہیں ہو
جاہر بھلا۔ بلکہ کس کا یہ راضی بھی کر دے۔

”بیان منیۃ التعلیم فی الاستخارة“ (استخارہ کی تعلیم)

(۱۵۹) ابو حنیفہؒ عن صاحب (۱۵۹) امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث سے
ابن عجلان عن یحییٰ بن ابی کثیر عن محمدان سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے
ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت
کان یعلمنا الاستخارة فی الأمور کما ابی ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
یعلمنا السورة من القرآن ہکلا رواہ ﷺ ہم کو کاسوں میں استخارہ اس طرح
القاسم بن حکم عن (الامام) و اخرجہ سکھاتے تھے قرآن کریم کی سورت۔
الترمذی و النسائی و ابو داؤد۔

”باب ادراك الفریضة“ (جماعت کے ساتھ فریضہ کا پالنا)

(۱۶۰) ابو حنیفہؒ عن (۱۶۰) امام ابو حنیفہؒ نے قسم سے
الہیثم عن جابر بن الاسود لو الاسود بن انہوں نے جابر بن اسود سے یا اسود بن جابر
جابر عن ابیہ ان رجلین صلیا الطھر فی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ
یوتھما علی عهد النبی ﷺ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وہ آدمیوں

اخرجه الترمذی و ابن ابی شیبہ یلفظ میں نماز پڑھو اور اگر تیرت نہ پڑھو۔
الامام و اخرجه الشیخان و غیرہما۔ امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے انہی
تفصیل میں روایت کیا اور بخاری مسلم وغیرہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

”بیان الخیر الوارد فی الاستخارة“ (استخارہ کا بیان)

(۱۵۸) ابو حنیفہؒ عن (۱۵۸) امام ابو حنیفہؒ نے حدیث سے
حماد عن ابراہیم عن علقمہ عن انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے
عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا
اللہ ﷺ یعلمنا الاستخارة فی وہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم کو کاسوں
الأمر کما یعلم احدا السورة من میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے
القرآن قال اذا اراد احدکم أمراً قرآن کی سورت سکھاتے تھے جب تم میں
فلیعوضاً ثم لیوکل و کعبین ثم لیقل سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دشواری
اللهم ابی استخیرک یعلمک دور کرتا نماز پڑھے پھر چاہے کہ میں دعا
و استظنک بقدرتک و ماثلک من کہے کہ اللہ میں تجھ سے میرے علم میں
فصلک العظیم فانک تعلم ولا اعلم سے شہر مانگتا ہوں اور میری حالت سے خلافت
وتقدروا ولا قدر و انت علام الغیوب کاسوں میں ہوں اور میرے فضل عظیم کا بھاری
اللهم ان کان هذا الامر غیراً لی فی ہوں کیوں کہ تو چاہتا ہے میں نہیں چاہتا تو
دینی و غیراً لی فی عاقبة امری فیسرہ قرار ہے میں قادر نہیں اور تو ہی غیب دہی
لی و مارک لی فیہ و ان کان غیراً غیراً ہے اگر یہ امر میرے لئے دین میں بہتر ہو اور

رسول الله احرمکم لحرصهم حتی اذا
کان مع الصبح طیبة عینہ لما سجدوا
الا بهرا لنسح فقام رسول الله ﷺ
فوحدا ونوحا واصحابه وامر المؤمنون فلان
فصلی رکعتی ثم الیمت الصلاة فصلی
القصر باصحابه. رواد محمد بن الحسن
فی الاخر عہ وزاد فیہ فصلی الفجر
وجهر فیہا القراءۃ کما کان یصلیہا فی
وقتها ووصل طلحة العدل بلذکر
عقبتہ عن عبداللہ بن مسعود عن
جہتہ محمد بن خالد عن ابی حنیفہ
واخرجه ابو داؤد الطیالسی وابن ابی
شیبہ وابو یعلی وابن حبان والبیہقی
بغير سیر فی اللفظ ولی مسلم لقال
النسب ﷺ لیا عد کل انسان براس
واحنہ فان خلنا منزل حضرنا فیہ
الشیطان قال لعلنا ثم دعا بالماء
فوحدا ثم صلی سجدتین ثم الیمت
الصلاة فصلی اللذان (مختصر) ولی
بخاری الحارث والمؤذن بلان

مسعود کا ذکر کیا کہ ایک رات سر میں
آخری حصہ رات میں پڑاؤ والا اور فرمایا کہ
آج رات کون پہرہ دیکر ایک انصاری نے
عرض کیا کہ میں اسے اللہ کے رسول پھر وہ
پہرہ دیتے رہے حج کے قریب نیز کاظم
ہوا اور یہ بھی سوئے جب سورج کی گری گئی
تو بیدار ہوئے رسول اللہ ﷺ اٹھے اور
وضو کیا صحابہ نے بھی وضو کیا مؤذن کو
لذان کا حکم کیا انہوں نے لذان دی دو
رکعت سنت پڑھی پھر اقامت کی گئی اور فجر
کی نماز اپنے اصحاب کو پڑھا لی امام محمد نے یہ
بھی روایت کیا کہ جس طرح وقت پڑ قرأت
فرماتے تھے اس طرح فجر (زور) کے ساتھ
قرأت کی (تقاضا میں سنتیں بھی پڑھیں اور
قرأت بھی زور سے کی)۔



برہان ان الناس قد صلوا ثم آیا
المسجد فإذا رسول الله ﷺ فی
الصلاة لعلنا فی ناحية المسجد
وهما برہان ان الصلاة لا تحل لهما
لما انصرف النبی ﷺ وأما
فأرسل الیہما فجینی بہما وقرنا صہما
لترعد مخالفة ان یکون قد حدث فی
امرہما شیئ فسلأہما فأخبراهما الخبر
لقال إذا لعلنا ذلك فصلیا مع الناس
واجعلوا الاولى ہی الفریضة هكذا
رواد عہ (الامام) جماعة.

نے ٹھہر کر نماز اپنے گھر میں ادا کی ان کا خیال
تھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اس کے بعد
مہاجر میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نماز میں
مشغول تھے وہ مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ
گئے ان کا خیال تھا کہ اب وہ نماز پڑھا کر نہیں
جسے رسول اللہ ﷺ نماز سے غافل ہوئے تو
ان دونوں کو دیکھا آدمی بھیج کر ان کو طلب فر
مایا وہ دونوں کانپتے ہوئے حاضر ہوئے اور یہ
تھے کہ کوئی بات پیدانہ ہو گئی ہو رسول اللہ
ﷺ نے نماز میں ہم شرکت کے بارے
میں ان سے سوال فرمایا ان لوگوں نے عرض
کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ اتفاق ہو تو وہ
پہرہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو اور
پہلی نماز کو ہی فرض سمجھو۔

”باب قضاء القوائت“ (فوت شدہ نمازوں کی قضاء)

(۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱) (۱۶۱)
عن ابراہیم قال عرض رسول الله
ﷺ لیلۃ لقال من یحرس اللیلۃ
لقال رجل من الانصار شاب انا یا

(۱۶۱) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا جسکو امام
محمد نے سوتو قاریت کیا اور علیہ العدل نے
موسو ل یعنی ابراہیم کے بعد عبد اللہ بن

صلواتہ علیہ الصواب للہم علیہ ثم
یسلم ثم یسجد سجدتین ولفظ
مسلم سجد سجدتین بعد السلام
والکلام (قل هذا کان قبل نسخ
الکلام فی الصلاة) ولابی داؤد
والنسائی من شذ فی صلاتہ فیلسجد
سجدتین بعدما یسلم وصحیحة ابن
حریمہ

ابن ماجہ نے روایت کیا کہ امام بخاری کے الفاظ
یہ ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو شک ہو
جائے تو گھبرات کو سچے اور اس پر نماز پوری
کے بعد سلام پکڑے پھر دو سجود کرے
ام مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے دو ۲ سجود سلام اور کلام کے بعد کئے
(پہلے نماز کی حالت میں سلام و کلام پڑھا تھا)
ابو داؤد اور نسائی میں ہے اور ابن حریمہ نے
اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ جب کو اپنی نماز میں شک
ہو جائے دو سلام کے بعد دو سجود کرے

”باب صلاة العریض“ (مرضی کی نماز)

(۱۶۳) (۱۳) امام ابو حنیفہ نے عمر بن
ابن المنکدر عن جابر قال مرضت
لعاد النبی ﷺ ومعہ ابوبکر وعمر
وقد اغمی علی فی مرضی وحالت
الصلاة فوضا رسول اللہ ﷺ وصب
علی من وجوہہ فقلت لقال کیف انت
یا جابر ثم قال صل ما استطعت ولو ان
تزمی

ابن ماجہ نے روایت کیا کہ امام بخاری کے الفاظ
یہ ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو شک ہو
جائے تو گھبرات کو سچے اور اس پر نماز پوری
کے بعد سلام پکڑے پھر دو سجود کرے
ام مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے دو ۲ سجود سلام اور کلام کے بعد کئے
(پہلے نماز کی حالت میں سلام و کلام پڑھا تھا)
ابو داؤد اور نسائی میں ہے اور ابن حریمہ نے
اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ جب کو اپنی نماز میں شک
ہو جائے دو سلام کے بعد دو سجود کرے

”باب سجود السهو قبل سنة وقال ابو الحسن الکرمی واجب وهو
الصحيح“ (سجود سہو ایک قول کے مطابق سنت اور ابو الحسن کرمی کے قول
کے مطابق واجب ہے اور یہی صحیح ہے)

”بیان الخبر الوارد فی أن سجدتی السهو بعد السلام“

(سجود سہو سلام کے بعد)

(۱۶۲) (ابو حنیفہ) عن
حماد عن ابراهيم عن علقمة عن
عبدالله بن مسعود أن رسول الله
ﷺ صلى صلاة اما الظهر واما
العصر فراد أو نقص فلما فرغ وسلم
قبل ثم أحدث فی الصلاة شئی
أونقص قال إني أنسى كما تنسون
لاني من البشر فإذا نسيت فلا تكروني
ثم حول وجهه إلى القبلة وسجد
سجدتی السهو وتشهد فيها ثم سلم
عن يمينه وعن يساره اخرجه السنة
والروم فی زاد أوتقص من ابراهيم
كما رواه عنه الإمام مسلم وغيره
ولفظ البخاری وإذا شئت أحدكم فی

(۱۳) امام ابو حنیفہ نے عمر بن
ابن المنکدر عن جابر قال مرضت
لعاد النبی ﷺ ومعہ ابوبکر وعمر
وقد اغمی علی فی مرضی وحالت
الصلاة فوضا رسول اللہ ﷺ وصب
علی من وجوہہ فقلت لقال کیف انت
یا جابر ثم قال صل ما استطعت ولو ان
تزمی

ابن ماجہ نے روایت کیا کہ امام بخاری کے الفاظ
یہ ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو شک ہو
جائے تو گھبرات کو سچے اور اس پر نماز پوری
کے بعد سلام پکڑے پھر دو سجود کرے
ام مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے دو ۲ سجود سلام اور کلام کے بعد کئے
(پہلے نماز کی حالت میں سلام و کلام پڑھا تھا)
ابو داؤد اور نسائی میں ہے اور ابن حریمہ نے
اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ جب کو اپنی نماز میں شک
ہو جائے دو سلام کے بعد دو سجود کرے

”باب مسجود التلاوة و بیان سجدة ص“

﴿تجوید تلاوت اور سورۃ ص کا تجوید﴾

(۱۶۵) ابو حنیفہؒ عن عمر
ابن قریظ عن ابیہ عن سعد بن حمر عن ابن
عبس عن انس بن مالک کہ مسجد فی ص
وقل سجدها ثلاث اشیء قویۃ ونحن
نسجدھا شکرأ رواه طلحة الغفلی
والاشجانی ومن طریقہ ابن عسرو والامام
البخاری و ابو داؤد والسیاقی وأحمد.

”باب صلاة المسافر“ ﴿مسافر کی نماز﴾

(۱۶۶) امام ابو حنیفہؒ نے ابوب
ابن عائد بکیر بن الاحسن عن مجاهد
عن ابن عباس أن النبی ﷺ قال إن
الله تعالیٰ فرض علی لسان نیکم
علی المقیم أربعاً وعلی المسافر
شطرھا وعلی العائف رکعة واحدة
ولقد الامام مسلم فرض الله الصلاة
علی لسان نیکم فی الحضر اربع

وعند البخاری والاربعۃ لعمران بن
حسین صل قائماً فان لم تسطع فقادماً
فان لم تسطع فقلی جب تلمی ایماہ
ولی رواية مسطقی الخ واجمل مسجودك
اعطی من ركوعك.

”بیان الخبر الوارد فی توفیة الأجر للمریض إذا قصر“

﴿مریض کے لئے عمل اگر﴾

(۱۶۷) ابو حنیفہؒ عن
علقمہ بن مرثد عن ابن ابی بردہ عن
ابیہ قال قال رسول الله ﷺ إذا
مرض العبد وهو علی عمل من عمل
العامة فلم یقدر فی مرضه علی القلم
قال الله تعالیٰ لحفظہ اکتوا لعبد امیر
ماکان یعمل وهو صحیح اخرجہ
البخاری من حدیث ابی موسیٰ ومسلم
من حدیث ابن عمر.



بمبنى أربعاً فقال لا لله وإنا إليه راجعون صليت مع رسول الله ﷺ ركعتين ومع أمي بكر وعمر ركعتين ركعتين ثم حضر مع عثمان فصلي أربع ركعات فقبل له اسمر جعت وقلت ما قلت ثم صليت أربعاً فقال العلاف شرفاً وكان أول من أتمها بمبنى أربعاً أخرجه الشيخان وأبو داود وقرئ له قبل له بالغ (أبو داود خاصة) رواه الشيخان (عثماناً ما خالف رسول الله ﷺ ولا أبابكر وعمر لكنه أراد الإقامة كما قال الإمام الزهري وما أتم علي بن أبي الإمام لأنه ما لوى الإقامة وصلاة المسافر خلف عقيم كصلاة المقيم لذا أتم الصحابة كلهم خلف عثماناً وما أنكروا عليه.

عبدلہ بن مسعود کے پاس لوگ آئے اور خبر دی کہ عثمان نے منیٰ میں چار رکعت پڑھی (آخر نہیں کیا) عبدلہ بن مسعود نے لا الہ الاہ بعدہ اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمرؓ کے ساتھ نصف رکعتیں پڑھی ہیں ان کے بعد وہ خود حضرت عثمانؓ کے ساتھ چار رکعت پڑھنے میں شریک ہوئے جب لوگوں نے اس بارے میں عرض کیا تو فرمایا کہ خلافت میری ہے عثمان پہلے آئی ہیں انھوں نے منیٰ میں چار رکعت پڑھی مگر میری فرماتے ہیں مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ انھوں نے اجماع کی نیت کر لی تھی (رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں کی) قرع عزیت علی ہے رخصت نہیں حضرت علیؓ سے لامت پر ہر مرد کیا کیا تو آپ نے لامت سے اللہ کر دیا تاکہ قزو نہ ہو قرع پڑھنے سے اللہ نہیں کیا سفر جب بھی تمہیں کسی ہتھاکرے تو اسے عقیق کی طرح زبردستی ہوتی ہے سفر کی طرح نہیں اسلئے سب نے حضرت عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت عثمان عقیق تھے اسلئے ہر نماز پڑھا۔

رکعات ولی السفر رکعتین ولی حجرش چار رکعت سفر میں دو رکعت اور غوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے اسی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ قرع کو عزیت فرماتے ہیں رخصت نہیں۔

”بیان الخیر الوارد فی عمل علیہ من الصحابة علی القصر“
﴿پڑے پڑے صحابہ کا قرع نماز پڑھنا﴾

(۱۶۷) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ ﷺ یصلی فی السفر رکعتین وأبو بکر وعمر لا یصلون علیہ، أخرجه الترمذی بلفظ صلیت مع شیء ﷺ

(۱۶۷) امام ابو حنیفہؒ نے روایت کی ہے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ صلی فی السفر رکعتین وأبو بکر وعمر لا یصلون علیہ، أخرجه الترمذی بلفظ صلیت مع شیء ﷺ

یہی دو سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (چار رکعت والی نماز)

”بیان الخیر الوارد فی قصر الصلاة بمبنى“ ﴿منیٰ میں نماز کا قرع﴾

(۱۶۸) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ بن مسعود أنه أتى فقبل له صلی عثمان

(۱۶۸) امام ابو حنیفہؒ نے روایت کی ہے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ

”بیان الخبر الوارد فی قصر النبی ﷺ بلی الحلیفة“

﴿مردانہ میں نبی کریم ﷺ کی قصر نماز﴾

(۱۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابن المنکسر عن انس قال صلنا مع رسول اللہ ﷺ الطھر اربعاً والعصر بلی الحلیفة وکھن (اربعة) فی العینة وروکن بلی الحلیفة اخرجہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی۔

(۱۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابن المنکسر عن انس قال صلنا مع رسول اللہ ﷺ الطھر اربعاً والعصر بلی الحلیفة وکھن (اربعة) فی العینة وروکن بلی الحلیفة اخرجہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی۔

”باب الجمع بین الصلاتین بالمزدلفة“

﴿مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین﴾

(۱۷۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علی بن ثابت عن عبد اللہ بن یزید عن ابي یوب الاصلی قال صلنا مع رسول اللہ ﷺ المغرب والعشاء فی حجة الوداع بالمزدلفة رواء ابن ابی شبة واسحاق والطبرانی یھذا السند والشیخان (العلامة) باذان واحد والظہن فی وقت واحد کما فی روية الشیخین۔

(۱۷۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علی بن ثابت عن عبد اللہ بن یزید عن ابي یوب الاصلی قال صلنا مع رسول اللہ ﷺ المغرب والعشاء فی حجة الوداع بالمزدلفة رواء ابن ابی شبة واسحاق والطبرانی یھذا السند والشیخان (العلامة) باذان واحد والظہن فی وقت واحد کما فی روية الشیخین۔

(۱۷۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی حباب الکلی عن عاتق بن زید عن ابن عمر بن النبی ﷺ جمع بین المغرب والعشاء یحییٰ بالمزدلفة رواء الحارثی ابو حباب فیہ مقال (لکن التعلیل فی الصحیحین بدون هذا السند لا یحلیث صحیح) عاتق ابن زید ابو زید والشمرونی یھذا السند اخرجہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی یھذا الی ابن عمر۔

(۱۷۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی حباب الکلی عن عاتق بن زید عن ابن عمر بن النبی ﷺ جمع بین المغرب والعشاء یحییٰ بالمزدلفة رواء الحارثی ابو حباب فیہ مقال (لکن التعلیل فی الصحیحین بدون هذا السند لا یحلیث صحیح) عاتق ابن زید ابو زید والشمرونی یھذا السند اخرجہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی یھذا الی ابن عمر۔

☆☆ ”باب الجمعة“ جمع کا بیان ☆☆

”بیان الخبر الوارد لیمن لا تجب علیہم“ ﴿جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں﴾

(۱۷۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن یوب بن خالد الطائی وخیلان عن محمد بن کعب القرظی عن النبی ﷺ انه قال اربعة لا جمعة علیہم المرأة والعبد والمریض والمسافر رواء محمد فی الآثار وابن عسرو۔

(۱۷۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن یوب بن خالد الطائی وخیلان عن محمد بن کعب القرظی عن النبی ﷺ انه قال اربعة لا جمعة علیہم المرأة والعبد والمریض والمسافر رواء محمد فی الآثار وابن عسرو۔

اولہوا انفضوا إليها وتركوك قالما
قال الخطبة يوم الجمعة قالما هكذا
رواه الجماعة وابن ماجه وصرح
باسم علقمة
اولہوا انفضوا إليها وتركوك قالما
پڑھی اور فرمایا کہ آپ سورہ بقرہ پڑھتے ہیں
تو اس کے کہانی پڑھتا ہوں میں نے مجھے
معلوم نہیں ہو سکا مگر روای نے کہا کہ
حضرت علیؑ نے یہ آیت وانا راوا تجلرۃ
اولہوا انفضوا إليها وتركوك قالما
پڑھی اور فرمایا کہ آپ سورہ بقرہ پڑھتے ہو کہ ہے۔

☆باب العیدین☆

”بیان الخیر الوارد فی اللہ لا یصلی قبل العید ولا بعده“
﴿عید کی نماز سے پہلے اور بعد کوئی نفل نماز نہیں ہے﴾

(۱۷۵) (۱۷۵) مام ابو حنیفہ نے حدیث
عنہ عن ابی ثابت عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس أن النبی ﷺ خرج
یوم العید إلى المصلی فلم یصل قبل
الصلوة ولا بعدها، أخرجه السفة عن
ابن عباس والترمذی عن ابن عمر
وصححه هو والحاکم
حدیث سے انہوں نے سعید بن جبیر
سے انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن
مید گاہ کی طرف گئے عید کی نماز سے پہلے
نفل (نفل) پڑھی اور بعد میں صحابہ سے
نے اس کو روایت کیا۔

واخرجه ابو داؤد والحاکم والبیہقی.

”بیان الخیر الوارد فی جلسة الخطيب على المنبر قبل الخطبة“
﴿خطیب کا خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹنا﴾

(۱۷۳) (۱۷۳) مام ابو حنیفہ نے حدیث
عنہ عن ابی عبد اللہ بن عمر قال کان
رسول اللہ ﷺ اذا صعد المنبر جلس
قبل الخطبة جلسة عطفة اخرجه
ابو داؤد بلقط حتى یفرغ المؤذن
در بیٹھ جاتے۔ مام ابو داؤد نے فرمایا مسکن
کے قدر اٹھتے تھے۔

”بیان الخیر الوارد فی قیام الخطيب عند الخطبة“
﴿خطبہ کے دوران خطیب کا کھڑا ہونا﴾

(۱۷۴) (۱۷۴) مام ابو حنیفہ نے حدیث
عن ابی ابراہیم ان رجلا حدثه (وهو
علقمة كما صرح به ابن عمر و) انه
سئل عبد الله بن مسعود عن خطبة
النبي ﷺ يوم الجمعة فقال له اما
لقرا سورة الجمعة قال بلى ولكن لا
اعلم فقال لقرا عليّ واذا قرأت التجارة
سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ
ایک شخص نے اس سے حدیث بیان کی (اور
وہ حاضر ہیں جیسا کہ ابن خروئے نے اس کی
تقریب کی) کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود
سے ہم نے روزِ نبی ﷺ کے خطبہ کے
بارے میں سوال کیا کیا تو انہوں نے اس کی

"بیان الخیر الوارد فی أن صلاة الکسوف کثیرها من الصلوات فی کل رکعة رکوع واحد" ﴿علاء کسوف کا طریقہ دوسری نمازوں کی طرح ہے﴾

(۱۷۸) ابو حنیفہؒ نے عطاء بن السلب عن ایہ عن عبد اللہ بن عمرو قال انکسفت الشمس یوم مات ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ ففرع الناس الی النبی ﷺ فی المسجد قال فقام یصلی بھم فطال القیم حتی خوافوا انہ لا یرجع ثم رکع فکان رکوعہ کثیف فقام ثم رفع راسہ من الرکوع فکان قیامہ بقدر رکوعہ ثم سجد فکان سجودہ کثیف جلوبہ ثم قام فقل فی الثانیۃ مثل ذلک ثم قد فشہد الحلیث بطولہ لورودہ ابن عمرو وابن المنذر واخرجه ابو داؤد والترمذی فی الشمائل وحسنی والحاکم وقال صحیح ولم یخرجہ من اجل عطاء بن السلب قال ابن ہمام هذا توفیق منہ (الحاکم) لبطاء وقد

(۱۷۸) ابو حنیفہؒ نے عطاء بن السلب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے شانہ زوے ابراہیم کی وفات ہوئی سورج گرہن ہو گیا لوگ گھبرا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے رسول اللہ ﷺ انہیں لکر نماز میں کھڑے ہو گئے کہتے ہیں کہ اتنا لیا قیام کیا کہ ہم کیے رکوع نہیں کر سکتے اس کے بعد رکوع قیام ہی کی طرح لیا قیام رکوع کے بعد فوراً کیا یہ بھی رکوع کی طرح لیا کیا پھر فوراً ہی کی طرح لیا جبکہ کیا پھر جلسہ ٹھکی جین اس بعد تین بیٹے اور اس کی بیوی کے مشورہ پر کیا پھر دوسرا سجدہ بھی مثل جلسہ درج کیا پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں اسی طرح کیا پھر بیٹے اور انبیاء پر بھی

اصح البخاری مقروناً بانی بشر وقال الشیخ لقی الدین فی الإمام کل من روی عن عطاء بن عمرو عنہ فی الاستیلاء إلا شعبة والقیلان قال قسم فی قتلہ بلاء فلا یعد أن إیمانہ کلک لانه اکر متھما ہے واقدم مسامحاً

اسکا کہان خسرو اور ابن منظر نے روایت کیا ابو داؤد و ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ابو حنیفہ کی بخاری نے ابو بشر کے ساتھ الت سے (عطاء بن سائب) سے روایت کیا ہے

"باب الصلاة علی الجنائز" ﴿نماز جنازہ کا بیان﴾
 "بیان الخیر الدال علی انه یکبر علیہا اربعاً" ﴿نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں﴾

(۱۷۹) ابو حنیفہؒ نے عن حماد عن ابراہیم عن غیر واحد ان عمر بن الخطاب جمع اصحاب النبی ﷺ فسالھم عن التکبیر علی الجنائز وقال لھم الطروا امر جنازۃ کبر علیہا رسول اللہ ﷺ فوجدوہ قد کبر اربعاً حتی قضی قال عمر کبروا اربعاً رواہ العازلی والاشعری، اخرجه الطبرانی والبیہقی والدارقطنی والحاکم وابن حبان وطرف النکلی ضعیفۃ إلا ان

(۱۷۹) انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایت کیا کہ عمر فاروقؓ نے صحابہ کو جمع کر کے جنازہ پر تکبیروں کو معلوم کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس آخری جنازہ پر تکبیر کی سوچے فوراً غر کے بعد آخری جنازہ پر چار تکبیریں میں تکمیل پانچویں تکبیر کیا کہ۔ صحابہ کا اتفاق بہت بڑی دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چار پانچ۔ چھ۔ سات یا

إجماع الصحابة كاللبل على ذلك وفي الباب روايات كثيرة وفي المصنف عليه من حديث الشعبي أنه سمى علياً قمر منبؤ لفصهم وكبر أربعاً وعند ابن عبد البر في الاستاذ كان النبي ﷺ يكثر على الجائر أربعاً وخمساً وستاً وسبعاً ولثمانياً حتى جاءه موت فجاشي فكبر عليه أربعاً ثم ثبت على أربع حتى توفاه الله

”بيان الخبر الدال على القراءة في تكبيرات الجنائز“
”چند تکبیروں کے درمیان پڑھی جانے والی دعائیں“

(۱۸۰) (۱۸۰) امام ابو حنیفہ نے شیخ ابن عبد الرحمن عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هريرة أن النبی ﷺ کان یقول بالأصلي علی الميت اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاعدنا وغلينا وصغيرنا وكبيرنا وذكرونا وانشاء رواه ابو القاسم بن الحكم عنه (عن الامام) واهرجه الامام احمد وزاد اللهم من احبته منا فأحببه علی الاسلام ومن

توفية منا فوفقه علی ایمان وزاد ابو داؤد والترمذی بعد لفظ ايمان اللهم ولا تحرمنا اجرة ولا تقضنا بعدة وزاد الطبرانی فی الکبیر والأوسط، اللهم عفوک عفوک وصلی هذا الحديث سفیان الثوری والامام ابو حنیفہ وغیرهما

”بیان الخبر الدال على كيفية حمل الجنائز“

(۱۸۱) (۱۸۱) امام ابو حنیفہ نے منصور بن المعتمر عن سالم بن ابی الجعد عن عبد بن نسطاس عن ابن مسعود أنه قال من السنة ان تحمل بجواب السريو الأربع لما زدت علی ذلك لغير نافلة رواه ابو نعیم والحاثری وابن حسرو والنسکی بن عبد الباقی والامام محمد وابن المقرئ ادخل بین ابن نسطاس وابن مسعود ابا عیبة بن عبد الله بن مسعود اخرجہ ابن ماجه وابن ابی شیبہ وعبد الرزاق

"بیان الخیر الدال علی سنۃ اللحد والأخذ من قبل القبلة"
﴿جنازہ کو قبلہ کی طرف سے داخل کرنا اور لحد کا انتخاب﴾

(۱۸۲) (ابو حنیفہ) عن
عقلیہ بن مرثد عن ابن یزید عن ائیمہ قال
الحد للنبی ﷺ وأخذ من قبل القبلة
ونصب علیہ التین رواہ ابن ابی شیبہ عن
مالک عن دافع عن ابن عمر الحد للنبی
ﷺ ولأبی بکر و عمر و هذا من اصح
الاسانید، والروایات فی هذا الباب کثیرہ
والارجح عند الزاقل فی معظمہ ہند
صحیح وقال بہ ناخذ (مختصر)
(۱۸۳) (ابو حنیفہ) عن
حماد عن ابراہیم حدثنی من رآی قبر
رسول اللہ ﷺ زای بکر و عمر
مستقر لقعۃ عن الارض، علی قبر
رسول اللہ ﷺ منہ بعض رواہ ابن
دیکیں اس نے بیان کیا قبریں کہاں نما

"بیان الخیر الدال علی سنۃ التسمیم فی القبور"
﴿قبروں کے کوہاں نما ہونے کے مستون ہونے کی دلیل﴾

(۱۸۳) (ابو حنیفہ) عن
حماد عن ابراہیم حدثنی من رآی قبر
رسول اللہ ﷺ زای بکر و عمر
مستقر لقعۃ عن الارض، علی قبر
رسول اللہ ﷺ منہ بعض رواہ ابن
دیکیں اس نے بیان کیا قبریں کہاں نما

عسرو وابن المظفر والامام محمد
والارجح البحاری من طریق سفیان بن
حذافہ الثماری بنقط دخلت البیت الذی فیہ
قبر النبی ﷺ فرأیت قبرہ مستمرا
والاعمال فی الباب کثیرہ۔

"بیان الخیر الدال علی کراهیۃ التجصیص"
﴿قبر کو پختہ بنانے کی ممانعت﴾

(۱۸۴) (ابو حنیفہ) عن
شیخ لنا یروی عن رسول اللہ ﷺ انہ
نہی عن ترویج القبور وتجصیصها،
رواہ الامام محمد فی الآثار عدہ
والارجح الترمذی واللفظ لہ و ابو داؤد
وابن ماجہ وابن حبان والحاکم من
حدیث جابر بنقط نہی ان یجصص
القبر ویسئ علیہ ای یکتب علیہ روی
مسلم ہنون (لفظ) الکتابۃ وقال
الحاکم الکتابۃ علی شرط مسلم
وہی صحیحۃ غریبہ

عن ابن بريدة عن أبيه أن النبي ﷺ كان يقول إذا خرج إلى المقابر السلام على أهل الديار من المسلمين وإيمان شاء الله بكم لاحتون نسل الله لنا ولكم العاقبة. أخرجه الإمام مسلم والامام أحمد مطابق للفظ والمعنى

انہوں نے اپنے باپ بريدة سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب قبرستان کی طرف تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے، قبرستان کے مسلمانوں پر سلامتی ہو ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آئیں گے میں اپنے باپ سے سب کچھ اپنے سے غایت سے طالب ہیں۔

"بیان الخبر الوارد فی ثواب من قدم ثلاثة من الاولاد"
چند شخصوں کے تین بچے مر جائیں اس کا ثواب ہے

(۱۸۸) (ابو حنیفہ) عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه ان رسول الله ﷺ قال ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد إلا أدخله الله الجنة فقال عمر وثمان فقال النبي ﷺ وإيمان رواء الحارثي وابن عسرو وأخرجه الحاكم عن نيس بلفظ كنت ليهيكم عن زيارة القبور ألا فروروا لها بها ترقى القلب وتلجع العين وتذكر الأخرة ولا تقولوا فجعراً. رواء مسلم وأصحاب السنن

مرثد سے انہوں نے ابن بريدة سے انہوں نے اپنے باپ بريدة سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں گے اللہ اسکو جنت میں داخل کرے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ؟ ارشاد ہوا اور ۴ بھی۔

(۱۸۸) (ابو حنیفہ) عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه ان رسول الله ﷺ قال ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد إلا أدخله الله الجنة فقال عمر وثمان فقال النبي ﷺ وإيمان رواء الحارثي وابن عسرو وأخرجه الحاكم عن نيس بلفظ كنت ليهيكم عن زيارة القبور ألا فروروا لها بها ترقى القلب وتلجع العين وتذكر الأخرة ولا تقولوا فجعراً. رواء مسلم وأصحاب السنن

"بیان الخبر المصحح لزيارة القبور" (زیارتہ قبور کی اجازت ہے)

(۱۸۵) (ابو حنیفہ) عن علقمة ابن مرثد وحماد انهما حدثاه عن ابن بريدة عن أبيه عن النبي ﷺ أنه قال ليهيكم عن زيارة القبور أن تزوروا فروروا ولا تقولوا فجعراً (الكلام الصحيح)

(۱۸۵) امام ابو حنیفہ نے سنن روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب اجازت ہے زیارت کرو جسں وہاں مت کہنا بوشرف مآبج ہو۔

حاکم نے ان الفاظ سے بیان کیا ہے میں نے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا سنن اب زیارت کیا کرو یہ قلب کو نرم کرتی ہے آگہ نناک کرتی ہے آخرت کی یاد دلاتی ہے البتہ مناسب بات مت کہو۔

(۱۸۶) (ابو حنیفہ) عن علقمة بن مرثد وحماد ألا حدثنا ابن بريدة عن أبيه أن النبي ﷺ قال فداؤن لمحمد في زيارة قبر أبيه

(۱۸۶) امام ابو حنیفہ نے حضرت بريدة سے سنن روایت کیا کہ نبی ﷺ کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی۔

"بیان الخبر الدال علی ما یقولہ زائر القبور" (قبرستان میں جانے والا کیا پڑھے)

(۱۸۷) (ابو حنیفہ) عن علقمة بن مرثد وحماد انهما حدثاه

(۱۸۷) امام ابو حنیفہ نے غازی مرثد سے انہوں نے ابن بريدة سے

"بیان الخبر الوارد علی أن الميت معلق بدينه" (مردہ کا فرض میں گرفتار ہوتا ہے)

(۱۸۹) (ابو حنیفہ) عن (۱۸۹) امام ابو حنیفہ نے فرس بن

بو حنیفہؓ ولم يذكر صاعكم وواه ابو
مطيع النخعي عنه (الامام) وهكذا عند
ابن الحوزي في كتاب التحقيق، أخرجه
اليزار وفي البخاري مثله ولمسلم نحوه
وفي ابن ماجة عن معاذ مفسلاً فيه دليل
على ما أن ما أخرجه الارض عليه
صدقة قبل أن كان او كثيراً

”بيان الخبر الوارد في عدم الجمع بين العشر والخراج“

”ایک ہی زمین سے عشر اور خراج دونوں کو وصول نہیں کیا جائیگا“

(۱۹۵) (۱۹۵) لام ابو حنیفہؓ نے حد سے
حداد عن ابراہیم لا یجمع علی مسلم
عشر وخراج فی أرض وصله ابی
السینۃ ابو العیال یحییٰ بن عیسیٰ قال
الدارقطنی کذب یحییٰ علی ابی حنیفہ
ومن بعدہ قلت (صاحب الکتاب) معاذ
فی کتاب السینۃ لعمر بن حزم عند
ابی داؤد والسنائی وابن حبان والبیہقی
والحاکم قال وليس فی مزرعة شئی اذا
کانت تزدی صدقتها من العشر



رسول الله ﷺ قال ليس في العوائل
والحوائل صدقة رواه طحطا عه
وأخرجه أبو داؤد وابن حبان
والدارقطنی وعبد الرزاق والطبرانی

”بيان الخبر الوارد في المعدن والركاز“ (اور کار اور معدن کا بیان)

(۱۹۳) (۱۹۳) ابو حنیفہؓ نے حد سے
عن ابراہیم ان السیۃ فی ترکز
الخمس، رواه الحسن بن زیاد عہ أخرجه
الشیخان والبیہقی والطبرانی فی الکبیر
والأوسط والركاز: هو المعدن المعروض
مخفوفاً كان أو موضوعاً، والمعدن: ما كان
مخفوفاً والركاز: ما كان موضوعاً

”بيان الخبر الوارد في زكاة الزروع والثمار قليلاً وكثيراً“

”کچھ اور پھلوں کی زکوٰۃ“

(۱۹۴) (۱۹۴) ابو حنیفہؓ نے اہان بن
ابن ابی عیاف عن انس ان
السینۃ قال فی کل شئی أخرجه
الأرض العشر لو نصف العشر قال

زمین کی پیداوار ہو اکیس عشر (دسویں) یا

الصيام فلهي ولنا اجزي به، رواه ابن
اسامه عنه (عن الامام) وأخرجه السنن
وابن حبان بطلوه وهذا مختصر
والزائد عندهم ولعلوف لم انصت
اطلب عبد الله من ربح المسك
فلهذا في تركه مكسب في غيبه بخره

”بيان الخير الدال على أن صوم عاشوراء كان واجباً فسخ
وجواز عقد النية بعد طلوع الفجر“ (عاشورہ کا روزہ پہلے فرض تھا
پھر منسوخ ہو گیا روزہ کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی صحیح ہے)

(۱۹۸) (ابو حنیفہ نے ابراہیم بن
ابن محمد بن المنصور عن ابیہ عن حمید
ابن عبد الرحمن الحمیری عن رسول
اللہ ﷺ أنه قال لرجل (هو ابویوب
الانصاری) من اصحابه يوم عاشوراء
مرفوعك فليصوموا هذا اليوم فقال لهم
قد طعموا فقال وإن كانوا قد طعموا وفي
مسند طلحة العن أن النبی ﷺ قال
لأبي یوب الانصاری (بان الرجل بهذا
في الرواية السابقة) وعد الامام أحمد
وابن حبان وابن أبي شبة من حديث

”بيان الخير الوارد في حد الفنى الذي تحرم عليه الزكاة“
(جس بالدار کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے)

(۱۹۶) (ابو حنیفہ) عن
حکیم بن جبر الأسدي عن محمد بن
عبد الرحمن بن يزيد عن ابیہ عن عبد الله
أن النبی ﷺ قال من سال ولہ مغبیه
فهر کلوح لو خلوص فی وجهه يوم
القيامة قالوا ما یغیه: قال خمسون درهماً
لو حباها من اللعاب رواه ابن عسرو
وابن عبد الباقی ورواه ابن حزم والطبرانی
والامام أحمد، ولله الحمد ليلة السبت
بارک کا صوم۔

۱۳/۴/۱۸۹۵ھ

”كتاب الصوم“ روزہ کا بیان

”بيان الخير الوارد في فضله“ (روزہ کی فضیلت ہے)

(۱۹۷) (ابو حنیفہ) عن
عطاء بن ابی رباح عن صالح الزيات
عن أبي هريرة قال قال رسول
اللہ ﷺ كل عمل ابن آدم له إلا
(عن الامام ابو حنیفہ) نے عطاء بن
ابی رباح سے انہوں نے صالح الزیات سے
انہوں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)

اسماء بن حارثة و اخرجہ الشیخان
والسبئی من حلیث مسلمة بن الأكوع

"بیان الخبر الوارد علی أن الهلال إنما يعتبر بالرؤية"
﴿چاند کا اعتبار رؤیت پر ہے﴾

(۱۹۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حسین بن عبد الرحمن عن عمرو بن
مرة عن أبي الحثری قال اهلنا هلال
ذی الحجۃ فقال قاتل منا ابنہ ابن
لیث بن قاتل ابن ثلاث فقدمنا علی
ابن عباسؓ فذكرنا ذلك فقال هو ابن
لیثہ ان رسول اللہ ﷺ مدہ الی الریۃ
رواہ ابن المقرئ عن ابي یوسف عہ
واخرجہ مسلم معہا وفيہ ان الحكم
یعلق بالرؤیۃ ولا عرۃ بقول الموقنین
وان كانوا عدولاً فی الصحیح

"بیان الخبر الدال علی أن الشهر قد یكون تسعاً وعشرين"
﴿مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے﴾

(۲۰۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ حدیثا (۲۰۰) امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ

ابو المعطوف عن الزهري أن النبی ﷺ
حلف أن يدخل علی نسائه شهراً فلما
مضى تسع وعشرون أرسل الی عائشة
أن تعالی وأرسلت الیہ بكت آلت شهراً
منی ولم أزل أعدد الأيام واللیالی وانی
بشی یوم فأرسل الیہا أن تعالی فإن الشهر
لثلاثون وتسع وعشرون، رواه طحاة
العدل وابن خسر ولفظه الی من نسائه
رواه الشیخان

"بیان الخبر الوارد فی النهی من صیام یوم الشك"
﴿شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت﴾

(۲۰۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عبد الملك بن عمر عن فرقة عن ابي
سعد الخدری أن رسول اللہ ﷺ لھی
عن صیام الیوم الذی یشك فیہ أنه من
رمضان معہ مخرج فی المظن علیہ
وعند الأربعة وابن حبان والحاكم
والذاریقی وغیرہم بتغیر یسر

(۲۰۲) امام ابو حنیفہ نے مہملک بن
عمیر سے انہوں نے فرماتے سنو! نے حضرت
ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے اس دن میں منع کئے سے منع فرمایا جس
پر شک ہو کہ یہ شعبان کا ہے یا رمضان کا۔
نوٹ: مسئلہ میں تفصیل ہے جو فقہ کی
کتابوں میں مذکور ہے۔

صائم أخرجه الشيعان والترمذی رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں پورے
ابو داؤد وابن ماجہ نے لیتے تھے۔

”بیان الخبر الدال علی إباحة المباشرة له“
(بیان خبر کے لئے (بجائے روزہ) مباشرت کی اجازت)

(۲۰۵) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهيم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ كان يباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزائدة وكان أمتككم لأزواجه۔
(۲۰۶) (ابو حنیفہ) عن عمرو عن مسروق عن عائشة أن النبی ﷺ كان يباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزائدة وكان أمتككم لأزواجه۔
(۲۰۷) (ابو حنیفہ) عن عمرو عن مسروق عن عائشة أن النبی ﷺ كان يباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزائدة وكان أمتككم لأزواجه۔

”بیان الخبر الوارد فی إباحة الحجامة للصائم“
(روزہ دار کے لئے سکنجھی لگوانے کی اجازت)

(۲۰۲) (ابو حنیفہ) عن أبي السوداء عن أبي حنيفة عن ابن عباس أن النبی ﷺ احتجم بالقحاة (موضع بين المائدة ومكة) وهو صائم، رواه البخاري وابن ماجہ بهذا اللفظ۔
(۲۰۳) (ابو حنیفہ) حدث الزهري عن أنس بن مالك أن النبی ﷺ احتجم وهو صائم أخرجه محمد بن الحسن عنه والبخاري والطحاوي معناه۔
(۲۰۴) (ابو حنیفہ) عن كرام زهري عن حماد عن عائشة أن النبی ﷺ كان يباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزائدة وكان أمتككم لأزواجه۔

”فی بیان الخبر الدال علی إباحة القبلة للصائم“
(روزہ دار کیلئے پورے کی اجازت)

(۲۰۸) (ابو حنیفہ) عن زیاد بن علفة عن عمرو بن ميمون عن عائشة أنه ﷺ كان يقبل وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزائدة وكان أمتككم لأزواجه۔

”بیان الخبر الدال لحکم من جامع أهله فی رمضان متعمداً“
(رمضان میں جان بوجہ کر جماع کرنے والے کا حکم)

(۲۰۷) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهيم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ كان يباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزائدة وكان أمتككم لأزواجه۔

کھلاؤ ایک روایت میں صاف صاف بیان ہے

چاہتے ہو تو رکعت کو پورا چاہو تو انتظار کرو۔

”بیان الخبر الدال علی النهی عن صوم ایام التشریق“
﴿ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت﴾

(۲۱۳) ابو حنیفہؒ عن عبدالمک بن عمر عن فرقة عن ابی سعید أن رسول الله ﷺ نهی عن صيام ثلاثة ایام التشریق رواه ابن عسرو وأخرجه الإمام مسلم والطبرانی وأبو یعلیٰ

”بیان الخبر الدال علی النهی عن صوم يوم العيد“
﴿عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت﴾

(۲۱۴) ابو حنیفہؒ عن عبدالمک بن عمر عن فرقة عن ابی سعید أن رسول الله ﷺ قال لا يصام هذان یومان الاصحی والقطر رواه الحسن بن زیاد عنه ولفی المعلق علیه معناه

یظفر من غسل الحیاة من جماع ثم یظل صائماً، رواه ابن عسرو من طریق فرج بن بیان عنه وأخرجه السنه
میں نکلے کہ آپ کے سر مبارک سے جماع کی وجہ سے غسل جنابت کی بنا پر پانی پکنا پھر بھی اپنا روزہ رکارتے تھے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنبی کو بھر تک بلا فصل رکھنے کی محنتیں ہے۔

”باب حکم الصوم فی السفر“ ﴿صاحب سفر میں روزہ کا حکم﴾

(۲۱۱) ابو حنیفہؒ عن فہم عن انس قال خرج النبی ﷺ للینین حلنماں شہر رمضان من المذنبہ إلى مکة فصام حتی أتى فلبداً لشکی الناس الیه الحیکہ فأظفرو لم یزل مفضراً حتی أتى الی مکة، رواه ابن عسرو ورواه الإمام مسلم وأبو یوسف بن ابی شیبہ والطحاوی

(۲۱۲) ابو حنیفہؒ عن هشام بن عروہ عن ابیہ ان حمزة بن عمرو الأسلمی سأل رسول الله ﷺ عن الصوم فی السفر فقال إن شئت فصم وإن شئت فافطر

(۲۱۳) امام ابو حنیفہؒ نے شام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزے کے بارے میں سوال کیا (یہ صائم نہ رہے یا نہ ہو اگر روزہ رکھنا

والجرحۃ الشہداء والامام احمد
نے صوم وصال سے منع فرمایا (صوم وصال
مسلل روزہ کئے کو کہتے ہیں)

”بیان الخیر الدال علی کراهیۃ صوم الصمت“
﴿خاصوشی کے روزہ کی ممانعت﴾

(۲۱۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حنبلہ بن عبد اللہ وجویر بن سعید عن الضحاك
عن الثور بن سيرة قال سمعت رسول
اللہ ﷺ يقول لا وصال فی صوم ولا
صمت یوم إلی الدلیل، رواه طلحة وأخرج
الجملة الأولى الطیالسی والعلامة
ابوداود۔
(۲۱۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حنبلہ بن عبد اللہ وجویر بن سعید عن الضحاك
عن الثور بن سيرة قال سمعت رسول
اللہ ﷺ يقول لا وصال فی صوم ولا
صمت یوم إلی الدلیل، رواه طلحة وأخرج
الجملة الأولى الطیالسی والعلامة
ابوداود۔
خاصوشی بھی نہیں۔

”بیان الخیر الدال ان صوم الوصال لم یکن مکروہاً للسی“
﴿آپ ﷺ کیلئے صوم وصال مکروہ نہیں تھا﴾

(۲۱۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
علی بن الاثیر ان النبی ﷺ کان
یظل صائماً وبيت طائفاً ثم
یتصرف إلی شربة من لبن قد وضعت
فہشربھا فیکون فطره ومسحوره إلی
(۲۱۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
علی بن الاثیر ان النبی ﷺ کان
یظل صائماً وبيت طائفاً ثم
یتصرف إلی شربة من لبن قد وضعت
فہشربھا فیکون فطره ومسحوره إلی

”بیان الخیر الدال علی صیام الأيام البیض“
﴿ایام بیض کے روزے﴾

(۲۱۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الہیثم
عن موسی بن طلحة عن ابن الجوزیة
عن غیر بن العطاء قال فی رسول اللہ
ﷺ یلوذ بآثار اصحابہ فأکتوا وفال
للذی جاء بها مالک لا تأکل قال ہی
صائم قال وما صومک قال تطوع قال
فیہا البیض؟ رواه ابن المظفر وابن
خسرور والکلاخی وطلحة، واسحاق بن
راعویہ والبخاری بن اسی لسمدة والبیہقی
فی الشعب ولشراہ ابن حبان والشیخی
عن اسی ہرویة۔
(۲۱۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الہیثم
عن موسی بن طلحة عن ابن الجوزیة
عن غیر بن العطاء قال فی رسول اللہ
ﷺ یلوذ بآثار اصحابہ فأکتوا وفال
للذی جاء بها مالک لا تأکل قال ہی
صائم قال وما صومک قال تطوع قال
فیہا البیض؟ رواه ابن المظفر وابن
خسرور والکلاخی وطلحة، واسحاق بن
راعویہ والبخاری بن اسی لسمدة والبیہقی
فی الشعب ولشراہ ابن حبان والشیخی
عن اسی ہرویة۔

”بیان الخیر الدال علی کراهیۃ صوم الوصال“ ﴿صوم وصال کی ممانعت﴾

(۲۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن شہان
عن یحیی بن اسی بخیر عن المهاجر بن
عکرمہ عن اسی ہرویة نہیں رسول اللہ
ﷺ عن صوم الوصال، رواه طلحة
(۲۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن شہان
عن یحیی بن اسی بخیر عن المهاجر بن
عکرمہ عن اسی ہرویة نہیں رسول اللہ
ﷺ عن صوم الوصال، رواه طلحة

منظہا من القابلة، رواہ الامام محمد و
طلحة العدل وفي المنطق عليه ابي لست
منلكم ابي اعلم واسلى وجده في
حلبت ابي هريرة في امره لومدنا
الشهر لوصلت وصلاً يدع المتعلمون
تعلمهم.

محرری بھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں
ہے کہ آپؐ نے موسمِ دو سال سے منع فرمایا
بعض صحابہؓ نے آخرت کی حرص میں نبی
ﷺ کی انتہاء کی تو ہر اس کی کا اہتمام فرمایا
اور فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں مجھے تو کمال پانچواں
ہے۔

”بیان الخیر الذال علی الوقت الذی یحرم فیہ الطعام علی الصائم“
﴿روزہ دار محری کب تک کرے؟﴾

(۲۱۹) ابو حنیفہؒ عن علی
بن الاثیر عن ابن عمر ان رسول اللہ
ﷺ قال ان بلااً یؤذن بلبی فککوا
والشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم، رواہ
محمد بن الحسن فی الاثر و طلحة و
اخرجه الشیخان واصحاب السنن

(۲۱۹) امام ابو حنیفہؒ نے علی بن
اثر سے انہوں نے ان عمرؓ سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بابل رات
ہوتی رہنے ہی پر اذان دینے سے ہیں اس لئے اذان
ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیچے رہو۔

”باب الاعتکاف“ ﴿اعتکاف کا بیان﴾

(۲۲۰) ابو حنیفہؒ عن نافع
عن ابن عمر قال قال عمرؓ لربوت ان
اعتکف فی المسجد الحرام فی

(۲۲۰) امام ابو حنیفہؒ نے نافع
سے انہوں نے ان عمرؓ سے روایت کیا کہ وہ
کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ

المناعیة فلما أسلمت سألت عنه رسول
اللہ ﷺ فقال اوف بملوک و رواہ مروان
بن معاوية عنه (الامام) و اخرجہ
الشیخان بمعناہ و عدلی ذلذذ و السقی
و الطبرانی بزيادة اعتکف و صم

سے عرض کیا کہ میں نے نہایت جاہلیت میں
میں حرام میں اعتکاف کی تذکر کی تھی رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی تذکر پر ری کر
ایک روایت میں ہے کہ روزہ بھی رکھو

”مناسک الحج“ ﴿مناسک حج﴾

”بیان الخیر الوارد فی ایجابہ علی الفور“
﴿وجوب حج کے بعد اوائل میں تعمیل﴾

(۲۲۱) ابو حنیفہؒ عن عطیہ
عن ابي سعيد قال قال رسول الله ﷺ
من اراد الحج فليصبر، اخرجہ الامام
احمد و ابو ذلذذ و الشیخان، و قال صحیح

(۲۲۱) امام ابو حنیفہؒ نے عطیہ
سے انہوں نے ابو سعیدؓ سے روایت کیا کہ
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو حج کا ارادہ
کرے وہ جلدی کرے ایک روایت میں یہ
نیزادتی بھی ہے کہ بھی مرض پیدا ہو جاتا
ہے بھی سواری کم ہو جاتی ہے بھی اور کوئی
ضرورت پیش آ جاتی ہے۔



اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ

یہی بن سعید ان نالغاً اخیرۃ قال (۲۲۳) (ابو حنیفہ) عن (۲۲۳) امام ابو حنیفہ نے لکھی ہیں
سعید سے روایت کیا کہ حضرت دفع نے ان

☆☆ "باب الإحرام" احرام کا بیان ☆☆

"بیان الخیر الوارد فی الإحلال من این یعنی ان یكون احرام کما ے ہجرے

(۲۲۶) کام ابو حنیفہ

عبد اللہ بن عمر عن نافع عن ابن

فرسائے ہیں کہ ہم سے عید اللہ بن عمر نے

عمر قال له رجل يا ابا عبد الرحمن

انہوں نے ماش سے انہوں نے حضرت ابن

رابطك تصنع أربع خصال قال ما هن

مر سے حدیث بیان کی کہ ایک شخص (صید

قال رابطك حين لودت ان تحرم

بن جر (ج) نے سوال کیا کہ ابو عبد الرحمن

رکت واحللك ثم استقبلت القبلة ثم

میں آچک ہمار کام کرتے دیکھا ہوں انہوں

احرمت حين انبعث بعيرك ثم ذكر

نے پچھا دیا کیا ہیں عرض کیا کہ میں نے

وقد اسلام الركن وتلون اللحية

دیکھا کہ جب آپ احرام پانے کا ارادہ

بالصخرة والتوضؤ في الحال السبية

کرتے ہیں تو اپنے سولہ پر سوار ہو جاتے

وفي آخره قال فاني رأيت رسول الله

ہیں پھر قبیلہ کی طرف منہ کرتے ہیں پھر اس

صخرة يصنع كل ذلك فصعته. رواه

وقت احرام پانے سے جب آپ کی سولہ

الاشمام محمد في الاثار بطوله واخرجه

افقی ہے اس کے بعد ہی نہ بیٹ ذکر کی

الشيعان وابوداؤد والنسائي والشافعي

اس میں ہمارا سودا کا برسر بھی اور دوسری کام

عنه عید بن حریج

زرد نقاب بھی ہے اور ہاتھ والا جو تانبہ

وغيره کہ تا بنے انہوں نے جواب دیا کہ میں

نے یہ سب کام رسول اللہ ﷺ کو کرتے

دیکھا ہے اگلے کرتا ہوں۔



قرن ولاهل اليمن ومن مر بها من غير
أهلها يلطم ولاهل العراق ولسفر
الناس ذات عرق. رواه الحسن بن زياد
والهناج بن بسطام كلاهما عنه وأخرج
البخاري معناه ومسلم نحوه
ہے۔

"بیان الخیر الدال علی أن توقیت ذات عرق لاهل العراق من

النسی

(۲۲۵) کام ابو حنیفہ نے حد

عن ابراهيم ان رسول الله ﷺ

سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ

ذات عرق لاهل العراق. رواه ابن عسرو

رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کی میقات

وأخرج وابوداؤد والنسائي والبخاري

ذات عرق بتالی ہے۔

وابن عدى ونقل عن أحمد أنه كان

آپ ﷺ کو دوسری سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ

بكره على أفلح هل توقیت ذات عرق

عقرب عراق ہے۔

لاهل العراق بتوقیت النبی ﷺ لم

بوقیت عمر قال بالأزول الحليفة وبالثانية

المالكية وبعض الشافعية والا حرام من

دورہ اہل الفضل إلا عند أحمد فی

المیقات وفي هذا الباب مباحث

و روايات



”بیان الخبر الوارد فی فافلدا لازار والعلین کیف یفعل“

﴿جسکے پاس ازار (تہبہ) اور جو تانہ ہو تو وہ کیا کرے؟﴾

(۲۳۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عمرو
ابن دینار وعن جابر بن زید عن ابن
عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من لم
یکن له ازار فلیبس سراویل ومن لم
یکن له دعلان فلیبس عقیق، أخرجه
مسلم فذهب قوم إلى ظاهر هذه
الأثار والاعرون إلى عازوی عن
عبدالله بن عمر فی العلین ولی
یقطعهما من أسفل الکعبین ولی
السراویل أن یشقهما
(۲۳۳) امام ابو حنیفہ نے عمرو
بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے
انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت
کیا کہ جسکے پاس ازار نہ ہو وہ پانچامہ مکن سے
اور جسکے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن
لے۔ بعض لوگ اس حدیث کے ظاہری
معنی پر عمل کرتے ہیں اور عبد اللہ بن عمرؓ کی
حدیث پر عمل چھوڑ دیتے ہیں جس میں صاف
حکم ہے کہ موزے کو انگڑوں کے پیچھے سے
کاٹ کر پہنے اور شلوار کی سلاخی چھڑ کر پہنے
اور دو دونوں دھڑوں پر عمل کرتے ہیں۔

”بیان الخبر الوارد فی فضيلة الطیبة ووقع الصوت لیهما“

﴿تلمیذ اور اس میں آواز بلند کرنے کی فضیلت ہے﴾

(۲۳۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
لیس بن مسلم الحدادی عن طارق بن
شہاب عن عبدالله بن مسعود قال
(۲۳۴) امام ابو حنیفہ نے قیس
بن مسلم حدادی سے انہوں نے طارق بن
شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود

عن عائشة قالت رأیت ربیص الطیب فی
مفرق رسول اللہ ﷺ وهو محرم، ورواه
طلحة ورواه ابن خسر ووالکلاعی
والاشنانی ولی الصبیحین معہ
عند الشیخین ولی حنیفة ولی وصال
لایس بطیب یتقی عینہ بعد الا حرام وقال
محمد وزفر لا یطیب بطیب یتقی عینہ
بعد الاحرام

”بیان ما یلبس المحرم من الثیاب وما لا یلبس“ ﴿محرم کوئے کپڑے پہنے﴾

(۲۳۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ حدثنا عمرو
ابن دینار حدثنا عبد اللہ بن عمر ان رجلاً
قال یا رسول اللہ ﷺ ما یلبس المحرم
من الثیاب قال لا یلبس القمیس
ولا الضمامة ولا الثیاب ولا السراویل
ولا الفرس ولا ثوباً مساً وروى
ولازعفران ومن لم یکن له دعلان فلیبس
العلین ویقطعهما من أسفل الکعبین،
أخرجه السنن من حدیث تابع عن ابن
عمر، ورواه البخاری مثله من طرق.

(۲۳۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ کہتے ہیں کہ ہم
سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی انہوں
نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عمرؓ بیان کیا
کہ ایک صحابیؓ نے ساری کپڑے رسولؐ محرم
کیا پڑا پہنے؟ ارشاد ہوا میں نے پہنے عذر نہ
پہنے قہار نہ پہنے پانچامہ نہ پہنے ٹوپی نہ پہنے لیمیا
کوئی پڑا پہنے؟ حکمورس ہوا زعفران سے ارشاد
گیا کہ جسکے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن
لے لیکن انگڑوں کے پیچھے کاٹ کے لازم بخاری
نے اسکو مختلف طرق سے بیان کیا ہے۔

معد المقوی ان رجلاً قال لابن عمر
انك تسلم الركن اليماني قال رآيت
رسول الله ﷺ يقطعه الحديث، رواه
ابو يوسف وزفر وأسد بن عمرو بن
عبد القاي وطاعة والحسن بن زياد
حسان بن إبراهيم عن أبي حنيفة،
أخرجه الشيخان وأبو داود وأخرجه
السنة الاثني عشر مدي

مقبري سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے
عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ رکن یمانی کا
استلام کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو کھڑے دیکھا ہے۔
رکن یمانی کا استلام مستحب ہے امام محمد کے
نزدیک سنت ہے پھر بھی سنئے اور ظاہر
روایت میں یاد رکھیں۔

”بیان الخیر الوارد فی استلام الارکان بالمحجن أو غیرہ“
﴿تجزیہ و غیرہ سے ارکان کے استلام کی اجازت ہے﴾

(۲۳۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن سعد بن جبیر عن ابن عمر قال
طاف النبی ﷺ بالیت وهو شاک
علی راحلہ یسلم الأركان بمحجن
رواه ابو مقاتل ومحمد بن الحسن
عنه وأخرجه السنة ولأبي داود قدم
مكة وهو يشتكي وطاف علی راحلہ
لما أتى علی الركن اسلم الركن
محجن

سعد بن جبیر نے ابن عمر سے روایت کیا کہ
انہوں نے معبد ابن جبیر سے انہوں
نے ان مقامات سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے حالت بیماری میں پر سوار ہو کر
طواف کیا اپنے عصا سے ارکان کا استلام
کرتے تھے۔



قال رسول الله ﷺ الفضل الحج
الحج والتج فاما الحج والتمجج رفع
الصوت بالتلبية والتج شح البدن هو
إزالة دم الهدي فالتمجج بالتلبية وأما
التج فشح البدن رواه ابن عبد القاي
والحسن بن زياد وأخرجه ابن أبي
شيبه وأبو يعلى الموصلي والحاكم
والترمذي وابن ماجة

سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
افضل حج تلبية کے ساتھ آدمی بلند کرے اور
قرہائی کرے۔

”بیان الخیر الوارد فی استلام الحجر الأسود“ ﴿تجزیہ و غیرہ سے لیتا ہے﴾

(۲۳۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن نافع
عن ابن عمر قال ماترکت استلام
الحجر قبل رأيت رسول الله ﷺ
يسلمه، رواه يحيى بن عبد الحميد
الحصاني عنه وأخرجه الشيخان
نہیں چھوڑا

ابن عمر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
حجر اسود کا پیر لیتے دیکھا ہے اور یہ لیتا
تھا

”بیان الخیر الوارد فی ندب استلام الركن اليماني“
﴿رکن یمانی کا استلام مستحب ہے﴾

(۲۳۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عبد الله بن عمر عن سعد بن ابی
سعد

عبد اللہ بن عمر نے سعد بن ابی سعد

”بیان الخیر الوارد فی سبب الرمل فی الثلاثة الأشواط الاول
 وحواف کے پہلے تین پکروں کے اندر رمل کا مستون ہوتا ہے

(۲۳۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء بن یشیج عن ابن عباس أن السبب رمل من الحجر إلى الحجر - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن عطاء مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن ماجه والاعمش أحمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی وابن کثیر وصحیحہ
 عطاء بن یشیج عن ابن عباس أن السبب رمل من الحجر إلى الحجر - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن عطاء مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن ماجه والاعمش أحمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی وابن کثیر وصحیحہ
 الشیخان معناه ولأبی داود عن ابن عمر بن الخطاب أن أبا طالب فی الحج والعمرة سبب الرمل ثلاثاً ومشی أربعاً

”بیان الخیر الصبیح للطائف بین الصفا والمروة الركوب لعلی
 وحواف کے درمیان سبب رکھنا اور رکوب کرنا کہ جو سبب ہو سکے ہے

(۲۳۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد بن سعید عن ابن عباس أن السبب صفا والمروة وهو شاذ عن ابن عسرو وروی روایت عن حماد مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ
 حماد بن سعید عن ابن عباس أن السبب صفا والمروة وهو شاذ عن ابن عسرو وروی روایت عن حماد مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ

موصولاً بدون لفظ شاذ

کالتفہیم روایت کیا۔

”بیان الخیر المسین أن الجمع بین الصلاتین بجمع باذان واقامة واحدة
 وحواف کے پہلے دو نمازوں کو ایک نماز اقامت سے جمع کرنے کا ہرگز ہے

(۲۳۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء بن یشیج عن ابن عباس أن الجمع بین الصلاتین بجمع باذان واقامة واحدة - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن عطاء مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ
 عطاء بن یشیج عن ابن عباس أن الجمع بین الصلاتین بجمع باذان واقامة واحدة - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن عطاء مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ
 ابن عبدالباقی، والترمذی، والنسائی، وابن ماجه، والاعمش، أحمد بن حنبل، والبخاری، والترمذی، والنسائی، وابن کثیر، وصحیحہ
 ابن عبدالباقی، والترمذی، والنسائی، وابن ماجه، والاعمش، أحمد بن حنبل، والبخاری، والترمذی، والنسائی، وابن کثیر، وصحیحہ
 وعطاء بن یشیج عن ابن عباس أن الجمع بین الصلاتین بجمع باذان واقامة واحدة - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن عطاء مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ
 وعطاء بن یشیج عن ابن عباس أن الجمع بین الصلاتین بجمع باذان واقامة واحدة - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن عطاء مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ

”بیان الخیر الدال علی أن الوقوف بجمع لیس من صلب الحج
 وذكر تعیین وقت الرمی

(۲۴۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد بن سعید عن ابن عباس أن الوقوف بجمع لیس من صلب الحج - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن حماد مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ
 حماد بن سعید عن ابن عباس أن الوقوف بجمع لیس من صلب الحج - ورواه ابن عسرو وروی روایت عن حماد مرسلًا أخرجه مسلم وأبو داود والسهلی وابن کثیر وصحیحہ

”بیان الخبر الوارد فی الرجل یوجه بالهدی الی مكة یتقیم فی

أهله هل یتجر إذا قلد الهدی“

”ہدی کے حرم میں بھیج دینے سے حرم نہیں ہوتا“

(۲۴۳) (ابو حنیفہ) عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشہ انھا کانت تفضل فلالہ ہدی رسول اللہ ﷺ فبعت الہدی وبقیادہ لم یتیم فیہا خلا لا یمسک مہمسک عنہ المحرم، ورواہ الحسن بن زیاد عن وائین خسرو ووفی رواۃ غیرہ عن لایفہ البتہ الا محرمًا وھو متفق علیہ وعلیہ الآثار کثیرہ

(۲۴۴) (ابو حنیفہ) عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشہ انھا کانت تفضل فلالہ ہدی رسول اللہ ﷺ فبعت الہدی وبقیادہ لم یتیم فیہا خلا لا یمسک مہمسک عنہ المحرم، ورواہ الحسن بن زیاد عن وائین خسرو ووفی رواۃ غیرہ عن لایفہ البتہ الا محرمًا وھو متفق علیہ وعلیہ الآثار کثیرہ

عند الاحناف القرآن الفضل من التمتع والافراد ووفی رولہ عن

☆ ”باب القرآن“ ☆ ”قرآن کا بیان“ ☆

انہاف کے نزدیک قرآن تمیز اور من التمتع والافراد ووفی رولہ عن

بعث رسول اللہ ﷺ صلۃ اعلیٰ من جمع بلیل وذل لہم لا یرعوا جموعہ العلیۃ حتی تطلع الشمس ورواہ الحسن بن زیاد والحاثری وائین خسرو والخرجۃ اصحابہ السدۃ الاربعۃ تکل بلفظ غلس بدل فلول بلیل ووفی المتفق علیہ بلیل

ابوہ نے انہاں سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھرات کے گروہ لوگوں کو مزدقہ سے راستہ میں بھیجا ایک روایت میں ہے کہ غلس میں بیکھار فرمایا کہ ہرگز عقبہ کی رنی سورن نکلے سے پہلے مرت کرے

”بیان الخبر المبر عن الطیۃ من یقطعہا الحاج ماکی تکیہ کب قمرے“

(۲۴۱) (ابو حنیفہ) عن عطاء بن ابی رباح عن ابی عباس ان النبی ﷺ لم یحییٰ حتی رمی الحجر۔ ورواہ طلحۃ وائین السطفر والاشاشی وھو فی السنۃ من حدیث فضل بن عباس

(۲۴۲) (ابو حنیفہ) عن عطاء بن ابی رباح عن ابی عباس ان النبی ﷺ لم یز بلی حتی رمی حجرہ العلیۃ ورواہ ابن خسرو والخرجۃ السنۃ وزاد ابن ماجہ فلما رماعا قطع النبیہ ووفی

(۲۴۳) (ابو حنیفہ) عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشہ انھا کانت تفضل فلالہ ہدی رسول اللہ ﷺ فبعت الہدی وبقیادہ لم یتیم فیہا خلا لا یمسک مہمسک عنہ المحرم، ورواہ الحسن بن زیاد عن وائین خسرو ووفی رواۃ غیرہ عن لایفہ البتہ الا محرمًا وھو متفق علیہ وعلیہ الآثار کثیرہ

هذا الباب آثار کثیرہ

”بیان الخبر الوارد فی أن القارن بین الحج والعمرة يطوف ﴿لَهُمَا طَوافُينِ وَسَعْيٌ سَعْيَيْنِ﴾ قارن ذو طواف اور دو سعی کرے ﴿

(۲۴۵) (۲۴۵) نام ابو سنیقہ نے مرو
 سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے یحییٰ
 بن عبد سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ میں
 جزیرہ سے حج قرآن کے لئے چلا رہے تھے
 سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے
 پاس سے گذر ہوا ہے دونوں مقام طریق پر
 ٹھہرے ہوئے تھے جب ان دونوں نے مجھ
 کو لبیک بعمرة و حجة معا (عمرہ اور حج
 دونوں کی طرف سے لبیک کہنے کا) تو ایک
 نے کہا ہے اپنے ٹولے سے زیادہ مگر تو ہے
 دوسرے نے کہا تو ہے ایسے ویسے سے زیادہ
 مگر تو ہے میں چلا گیا جب حج سے فارغ ہوا تو
 امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس گیا اور
 ان کو بتایا اور عرض کیا امیر المومنین میں
 دو دروازے چمکے گا رہنے والا بڑی مشقت سے
 حاضر ہوئے الا آدمی قہار اللہ تعالیٰ کا حکم اس
 تک کام کے لئے ہو گا مجھے یہ پند ہو اگر حج

۲۴۵) امام ابو حنیفہ نے حوا سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے بھی بنی معبد سے روانہ کیا وہ کہتے ہیں کہ میں ہرمو سے حج قرآن کے لئے چار سائے میں سلطان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزر ہوا ہے دونوں مقام طیبہ پر ٹھہرے ہوئے تھے جب ان دونوں نے مجھ کو لبیک بعمرہ و حجة معا (عمرہ و حج دونوں کی طرف سے لبیک کہنے کا) تو ایک نے کہا ہے اپنے ٹوٹ سے زیادہ مگر تو ہے دوسرے نے کیا تو یہ ایسے ایسے سے زیادہ مگر تو ہے میں چلا کیا جب حج سے فارغ ہوا تو امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس گیا اور ان کو بتایا اور عرض کیا امیر المومنین میں دور دراز جگہ کاربے والا بڑی مشقت سے حاضر ہوا لے آیا آدمی قائد قبلی کا حکم اس تک کام کے لئے ہو گیا مجھے یہ پسند ہو اگر حج

-18-

روایت ہے کہ اگر افراد افضل ہے جمع سے ای طرح رنگ اور شافی سے مروی ہے کہ افراد افضل ہے ہر جمع ہر قرن نام احمد کے یہاں جمع افضل ہے ہر افراد ہر قرن۔

”بیان الخیر الوارد فی أن النبی ﷺ قرأ احدى عمره الاربع مع حجتہ“
 (نبی کریم ﷺ نے اپنے حج کے ساتھ چار عمروں میں سے ایک کا قرآن کیا ۶)

(۶۴۵) ابو حنیفہؒ عن
 إبراهيم أن النبي ﷺ حج وأحضر
 أربع عمر فكون إحدى عمره الأربع
 مع حنبله، رواد ابن خضرو والحسن
 ابن زياد وأخرجه الشيخان وأبو داود
 إلا النسائي بغير هذا اللفظ وأخرج
 الطحاوي عن ابن عباس قال أ حضر
 رسول الله ﷺ أربع عمر عسرة
 الحنفية وعمرته من العام المقبل
 وعمرته من الجعفرية وعمرته مع
 حنبله وحج حجة واحدة

(۲۴۳) امام ابو حنیفہؒ نے ابراہیم سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے حج کا بار بار عذر کے ایک عمرہ کو حج کے ساتھ ملایا ایک عمرہ کی قیمت چھ سے کئی دوسرا عمرہ القضاء، تیسرا عمرہ نذر، چوتھا حج کے ساتھ۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى

"بیان الخیر الدال علی أمر النبی ﷺ أصحابہ بالقوان"
 (جو نبی ﷺ کا ہے صحابہ کو قرآن کا حکم)

(۲۴۶) (جو کو حقیقت) عن ابی الزبیر عن جابرؓ أن رسول الله ﷺ أمر أصحابه أن يخطوا من أروامهم بالجمع ويجعلوها عمرة أخرجه مسلم هكذا أخرج معاذ الطحاوي (۲۴۶) امام ابو حنیفہ نے ابو زبیر سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرات صحابہ کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائیں اور اسکو عمرہ کا احرام کر دیں۔

"بیان الخیر الدال علی دخول العمرة فی الحج أبداً"
 (جو عمرہ کے حج میں ہمیشہ کیلئے داخل ہونے کی دلیل ہے)

(۲۴۷) (جو کو حقیقت) عن ابی الزبیر عن جابرؓ قال لما أمر النبی ﷺ بما أمر فی الحجة الوداع قال سرافقة بن مالک یاتی الله أخیر یأتین عمرتنا هذه أئنا خاصة أم هي للأئمة قال هي للأئمة أخرجه الطحاوي والسبتي وابن ماجه وأخرج الطحاوي وفي أخره وقرن رسول الله ﷺ فی حجة الوداع (۲۴۷) امام ابو حنیفہ نے ابو زبیر سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حج ووداع میں حکم جاری فرمایا تو اسکو بعد ہر ائد بن مالک نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ہمارے اس عمرے کے بارے میں فرمائیں کیا یہ ائمہ کے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے ارشاد ہوا کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے امام طحاوی کی روایت کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج

بعبرہ وقال ألا حر هذا أصل من كذا وكذا قال فما ذاعت قال مضيت فظلت طويلاً لمبرني وسعت سعياً لمبرني ثم عدت ففعلت مثل ذلك لحجني ثم بلغت حراماً ما لمعنا أصنع كما يصنع الحاج حتى فظنت آخر نسكي قال هديت لسنة نبيك أخرجه أبو داود والسنائي وابن ماجه وابن حبان وأحمد واسحق والطيالسي وابن أبي شبة عن أبي وال عن الصبي ابن معد بن بلطه أهلقت بهما معاً فقال عمر هديت لسنة نبيك ومنهم من طوله ولم يذكروا لما ذاعت وأوردته ابن حزم في المحلى من طريق حماد بن سلمة عن حماد بن أبي سليمان عن إبراهيم النخعي أن الصبي بن معد فذكر الحديث مختصراً (۲۳۴) کے ساتھ ساتھ عمرہ بھی کر لوں اس لئے میں نے دونوں کا احرام باندھ دیا اپنے ساتھ نہیں لایا تھا۔ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گذر ہوا انہوں نے مجھکو بلیک بعبرہ وحجۃ معاً کہتے تھے تو ایک نے کہا یہ اپنے لوگوں سے زیادہ گھروا ہے دوسرے نے کہا یہ اپنے دین سے زیادہ گھروا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہر تم نے کیا کیا عرض کیا کہ میں حاضر ہو گیا عمرہ کا طواف کیا عمرہ کی سعی بھی کی اسکو بعد پھر لوٹ کر حج کیلئے بھی اسی طرح کیا یعنی طواف کیا (یہ قدم ہو گیا) اور سعی کر لی (حج کی سعی بھی ہو گئی) پھر عمرہ ہی پھر رہا جو کچھ مانگی کہ تپے کہ تاربا یہاں تک کہ آخری تک سے فارغ ہو گیا حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا تم کو تمہارے نبی ﷺ کی سنت کی ہدایت دیکھتی۔



الطور والحدا والعرب ورواه الحوازی
وابن المظفر وابن عسرو
کہا کہ اس حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نے کھانا کھا لیا تو اسے کھانا کھانا کہنا چاہیے

”بیان الخیر الدال علی أن الصيد الذی ینذیحه الحلال یجوز
للمحرم أن یأکل منه“ حلال کا پیرا پیرا کھانا کھانا کہنا چاہیے

(۲۵۰) (۲۵۰) ابو حنیفہ عن محمد
ابن المنکدر عن عثمان بن محمد عن
طلحہ بن عبد اللہ قال تذاکروا لحم
صيد بصدۃ الحلال فیاکلہ المحرم
ورسول اللہ ﷺ قال لحم
اصواتنا فاسیط رسول اللہ ﷺ
فقال لیما تنزعون فلما فی لحم
صيد بصدۃ الحلال فیاکلہ المحرم
قال فأمر بأكله. ورواه الحسن بن زیاد
ومحمد بن الحسن فی مسندهما وابن
عسرو والاشعری وابن عسرو
عبد اللہ بن ابن المظفر وأخرجه
مسلم وابن حبان والطحاوی

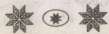
ابو حنیفہ عن محمد

”بیان الخیر الدال علی أن طواف الصدر لیس من صلب الحج“
طواف صدر ارکان حج میں سے نہیں ہے

(۲۴۸) (۲۴۸) ابو حنیفہ عن محمد
عن ابرہیم بن ابی صلیہ عن ابرہیم بن ابرہیم
قال ابی حصص قال لما عقری فی صورۃ
دعاء علیہا لکن معہ غیر مراد مثل تربت
بدنہ حقی لوماکت طقت بائیت يوم
الحجر قلت بلی قل فاصبری. ورواه ابن
عسرو وأخرجه الطحاوی وابن ابی شیبہ
والترمذی والنسائی والحاکم والشیخان
بإسناد یصحی واحد ولی البخاری رخص
للحلیف أن یفر

”بیان الخیر الدال علی ما یقتل المحرم من الدواب“
محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے

(۲۴۹) (۲۴۹) ابو حنیفہ عن محمد
قال عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ
قال یقتل المحرم الفأرة والبعۃ والکلب
ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ



"بیان الخبر الدال علی ان الصید یا کلمة المحرم مالم یصد أو یصدله"
 (عمر ۲۲) دوسرے کا کیا ہو اشکار کما سکتا ہے جبکہ خاص اس کے لئے شکارت کیا گیا ہو

(۲۵۱) (بخاری حیفہ) عن محمد (۲۵۱) (بخاری حیفہ) نے محمد بن عکرمہ
 ابن النکول عن لی قنادة قال خرجتُ
 فی رھط من أصحاب النبی ﷺ لیس
 فی القوم حلال غیری لیصرت بعلہ من
 حمار وحشی، ففرت ابی فرسی فرکبھا
 وعجلت عن سوطی قلت لھم ذلونیہ
 فأبوا فزلت عنھا فأخذت سوطی ثم
 رکبھا فطابت العلة فأخذت منها حملاً
 فأکلت وأکلوا، رواہ طبعہ وابن المنظر
 وابن عسرو وابن عبدالحی والقرطوبی
 بلفظہ ولم یذکروہ وہی عند الشیخین قال
 ثم لیث النبی ﷺ فأبغیہ ان علما من
 لحمة فقل کلوہ وہم محرمون ولی
 رویہ قال حل معکم احد لئلا یھا بشی
 قالوا قال کلو املی من لحمةا ولی
 رویہ فاولئہ الضد فأکھا حتی نزلھا
 وهو محرم

کر دیا۔

"بیان الخبر الوارد فی فصل العمرة فی رمضان" (عمر ۲۲) رمضان میں عروہ کی نسبت کے

(۲۵۲) (بخاری حیفہ) عن عطاء (۲۵۲) (بخاری حیفہ) نے عطاء
 عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال عمرة
 فی رمضان تعدل حجة. رواہ أحمد
 وقال الحارثی وادخل بعض الصحاح بن
 لوطیة بن ابی حنیفة وعطاء وأخرجہ
 الشیخان والسنائی وأحمد ولی بعض
 الروایات حجة معی

"بیان الخبر الدال علی رفض العمرة بالحج" (عمر ۲۲) حج کے ساتھ عروہ کے ترک کا جواز

(۲۵۳) (بخاری حیفہ) عن حماد (۲۵۳) (بخاری حیفہ) نے حماد
 عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة
 انھا قدمت ممتعة وہی خالض
 فأمرھا النبی ﷺ فرفضت عمرتها
 فاستأففت الحج حتی إذا فرغت من
 حجةا أمرھا ان تصفر. أخرجه
 الشیخان

ان کو عروہ چھوڑ دینے کا حکم دے دیا اور حج کا
 اہرام باندھ لیا جب حج سے فارغ ہو گئیں
 مرنے شریف، ایسی چلنے کا حکم دیا حضرت

(۲۵۶)

مانکے کے اعجازِ قرآن پر محکم سے ان کے
بھائی مہر الحسن کے ساتھ عمرو کرہیہ۔ یہ
اس عمرو کی تصانیف
کما قال هذا مکان عمرک

"بیان الخبر الدال علی قضاء العمرة فی عمرہ کی قضاء"

(۲۵۴) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن الأسود عن عائشة
انها قالت ناسی الله بصر الداس بحج
وعمره واصلد بحج فامر عبدالرحمن
ابن ابي بكر فقال بطلق بها إلى
التعميم فلتبطل بعمره ثم اطلع منها ثم
تتعجل علی طائی انظرها بطن
الثقة اخرجہ الشیخان وفيه ذلك
ليلة الحصة (وهی ليلة بعد ایام
التشریق)

(۲۵۵) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن الأسود عن عائشة
انها قالت ناسی الله بصر الداس بحج
وعمره واصلد بحج فامر عبدالرحمن
ابن ابي بكر فقال بطلق بها إلى
التعميم فلتبطل بعمره ثم اطلع منها ثم
تتعجل علی طائی انظرها بطن
الثقة اخرجہ الشیخان وفيه ذلك
ليلة الحصة (وهی ليلة بعد ایام
التشریق)

"بیان الخبر الدال علی التضحیة عن الغیر" (عمرہ کی جانب سے قربانی کا جوہر)

(۲۵۵) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن الأسود عن عائشة
انها قالت ناسی الله بصر الداس بحج
وعمره واصلد بحج فامر عبدالرحمن
ابن ابي بكر فقال بطلق بها إلى
التعميم فلتبطل بعمره ثم اطلع منها ثم
تتعجل علی طائی انظرها بطن
الثقة اخرجہ الشیخان وفيه ذلك
ليلة الحصة (وهی ليلة بعد ایام
التشریق)

عن رجل عن عائشة أن رسول الله
ﷺ ذبح لرفضها العمرة بقره
ولمسلم عن جابر نحر رسول الله
ﷺ عن عائشة بقره يوم النحر وفي
بعض طرق هذا الحديث ونحر رسول
الله ﷺ عن نسائه بالقرن النساہی
والحاكم ذبح عن اعتمر عن نسائه
فی حجة الوداع بقره بينهن.

"بیان الخبر الوارد فی الہدی یساق لمصلحة أو قرآن هل یو کب"
(چربی پر سوار ہو سکتا ہے یا نہیں؟)

(۲۵۶) ابو حنیفہ عن عبد
الکریم عن انس بن مالک ان النبی
ﷺ رأى رجلاً یسوق بدنة فقال
ارکبها، اخرجہ السنۃ الا اباداؤد ومن
حدث ابی هريرة بزيادة فقال يا
رسول الله ﷺ انہا بدنة فقال
ارکبها ویلک فی الثانية اوفی الثالثة،
والأخبار فی هذا الباب كثيرة

(۲۵۷) امام ابو حنیفہ نے
عبد اکرم سے انہوں نے انس بن مالک
سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی
کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ چلنے کر لے جا رہا تھا
تو فرمایا اگر سوار ہو جائے دوسری روایت میں
ہے انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول
ﷺ یہ تو قربانی کا ہے ارشاد ہوا اس پر
جاء وہ بخیر کرتے رہے دوسری یا تیسری
مرتبہ میں فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ

☆ "کتاب النکاح" کتاب النکاح ☆

"بیان الخیر الدال علی عطیة الحاجة" فی خطبہ نکاح کی دلیل ہے

(۲۵۹) (۲۵۸) امام ابو حنیفہ نے عام القاسم بن عبد الرحمن عن امیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال علما رسول اللہ ﷺ عطیة الحاجة یعنی النکاح، ان الحمد لله نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونستہدیہ ونعوذ باللہ من شرور الفساق من یهدی اللہ فلا مضی لہ ومن یضل اللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولاً یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاہ و لا تموتوا الا وانتم مسلمون واتقوا اللہ الذی نسالون بہ والارحام، ان اللہ کان علیکم رقیباً، یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقلوا قولاً سدیداً یتصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً، کذا رواہ

بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عہد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نکاح کا خطبہ سنا، یقیناً ہر طرح کی تعریف اللہ کیلئے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں، اور اس سے استفادہ کرتے ہیں، اور آپ سے ہدایت طلب کرتے ہیں، اور اپنے نفس کے شرور سے اور اپنے اعمال کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسکو اللہ ہدایت دے اسکو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اسے ایمان دالو اللہ سے اس طرح ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور اس سے مراد اسی حالت میں کہ تم

"بیان الخیر الوارد فی ارسال الہدی عن الخیر وتقلید ہا" فی غیر کی طرف سے ہدی کا بھیجنا اور قیادہ والا ہے

(۲۵۷) (۲۵۸) امام ابو حنیفہ نے عام القاسم بن عبد الرحمن عن امیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال علما رسول اللہ ﷺ عطیة الحاجة یعنی النکاح، ان الحمد لله نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونستہدیہ ونعوذ باللہ من شرور الفساق من یهدی اللہ فلا مضی لہ ومن یضل اللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولاً یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاہ و لا تموتوا الا وانتم مسلمون واتقوا اللہ الذی نسالون بہ والارحام، ان اللہ کان علیکم رقیباً، یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقلوا قولاً سدیداً یتصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً، کذا رواہ

"بیان الخیر الوارد فی اراد لاتشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد" ثلثین مسجدوں کے لئے سفر کی ممانعت ہے

(۲۵۹) (۲۵۸) امام ابو حنیفہ نے عام القاسم بن عبد الرحمن عن امیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال علما رسول اللہ ﷺ عطیة الحاجة یعنی النکاح، ان الحمد لله نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونستہدیہ ونعوذ باللہ من شرور الفساق من یهدی اللہ فلا مضی لہ ومن یضل اللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولاً یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاہ و لا تموتوا الا وانتم مسلمون واتقوا اللہ الذی نسالون بہ والارحام، ان اللہ کان علیکم رقیباً، یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقلوا قولاً سدیداً یتصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً، کذا رواہ



و عبدالرزاق والد القسطنی معاً۔
پیدا کرنے والی سے نکاح کرو میں تمہاری
کثرت تعدد سے غور استہدایہ فرما کر رہا گا۔

”بیان الخبر الدال علی ترغیب نکاح الأبیان“ (فی ترویج احکام کی ترغیب ہے)

(۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱)
عبدلہ بن دہار عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ ﷺ انکحوا الجوازی
الشواب فانہن الفح لرحمتنا واطیب
انوعا وافر اخلاقاً، اخرجه أبو نعیم فی
الطب وابن السی وأخرجه ابن ماجہ
والبیہقی وابن حبان بمفہوم واحد

”بیان الخبر الوارد فی الشہادۃ فی النکاح“ (نکاح میں شہادت کا بیان ہے)

(۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲)
عصف وجابر بن عقیل عن علی بن
الحی ﷺ قال لا نکاح الا بولی
وشاعتین من نکح بغير ولی وشاعتین
فکسکس باطل، رواه ابن عبدالبی
وأخرجه الدارقطنی من هذا الوجه
وسبق الیہ

الحارثی وابن المقفّر من طریق
عبد الحمید الحماني عن طلحة من
طریق حسان عن غیرہ قال فی النکح
کان رسول اللہ ﷺ یخطب الحمد لله
ولی اخر امامہ لم قال وکان ابن
مسعود لا یصلحنا وابن عبدالبی
والکلاعی من طریق محمد بن خالد
الوهبی عن وأخرجه ابو داؤد الطیالسی
والأربعة والحاکم والبیہقی

”بیان الخبر الدال علی الحث علی التزويع“ (ترغیب نکاح ہے)

(۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰) (۲۶۰)
ابن علاقہ عن عبدلہ بن الحارث عن
ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ ابی
مکتار، رواه یحییٰ بن عبد الحمید
الحماني عن ولقد طلحة تاکحوا
لناسلوا فی مکتار بکرم الأمم يوم القیامۃ
وعند ابی داؤد والشیخ وابن حبان
تزوجوا الودود لونود فابی مکتار بکرم
الأمم، ورواه ابن ماجہ والبیہقی

الطبرانی من خمسة عشر طريقاً عن ابن عباس والداقطنی عن ابی ہریرۃ مطہ واللزاد عن عائشۃ مطہ۔
طبرانی نے یہ اور زیادہ کیا کہ ان کی رخصت طلال ہو لگی حالت میں کی اور وہ مقام سرف میں تھیں۔

”بیان الخبر الوارد علی تحريم متعة النساء“ (حدیث کی حرمت)

(۲۶۸) (ابو حنیفہ) عن دفع عن ابن عمر بھی رسول اللہ ﷺ یوم غیر عن نکاح المتعة رواہ لعل المستند وعن حلیفۃ مرفوعاً حرم متعة النکاح رواہ ابو یوسف وعن انس مطہ روی عن سبعة مساند باسناد مختلفة رواہ مسلم والقصة لہی عن المتعة وقال لا یہا حرام من یومکم هذا إلى یوم القیامة أخرجه الشیخان عن ابن مسعود وجمہو ومسلمہ وعلیہ

(۲۶۸) (ابو حنیفہ) نے منع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا کہ غیر کے دن رسول اللہ ﷺ نے نکاح حد سے منع فرمایا، مسلم شریف کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے حد سے منع فرمایا اور حکم یا خبر روا ہو چلا ہے حرام ہے آج کے دن سے قیامت تک۔

”بیان الخبر الدال علی اشتراط الولی فی النکاح“ (نکاح میں ولی کی شرط)

(۲۶۹) (ابو حنیفہ) عن ابی اسحق عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن أمیۃ أن النبی ﷺ قال لا نکاح إلا

(۲۶۹) (ابو حنیفہ) نے ابو اسحق سے انہوں نے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت کیا کہ

نکحت انہوں نے ابو سعیدؓ ولا حرمت سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سوا نہ کرے، اور اپنے بھائی کی معنی پر نکاح نہ کرے۔ کوئی عورت اپنی چھوٹی بہن پر اپنی خالہ پر نکاح نہ کی جائے اور اپنی بہن کی طلاق نہ طلب کرے کہ اسکا رزق بڑپ کر لے اسنے کہ رزق دینے والا تو اللہ ہی ہے، اور حجر پھینک کر نکاح نہ کرے، اور جب تم کوئی مرد اور عورت کو اسکا کی حروری بتا دو۔

قال لا یسلم الرجل علی سوم احبہ ولا ینکح علی خطبہ ولا ینکح المرأة علی عیبہا ولا علی حالہا ولا یتسلل المرأة طلال احبہا لکنھا مافی انتہا لومافی صحبتہا فإن الله هو رزقہا ولا یلبسوا بقاء الحجر وإنما استأجرت أجراً فأعلمہ أجرہ حکنا رواہ بطولہ ابن عسرو والحارثی وابن عبدالبی والکلاعی أخرجه النسہ إلى قولہ رزقہا وفي البخاری ومسلم ماہدل علی ذلك

”بیان الخبر الدال علی أن حرمة الإحرام لاتمنع عقد النکاح“ (احرام کی حرمت مانع نکاح نہیں ہے)

(۲۶۷) (ابو حنیفہ) عن مسند بن حرب عن سعد بن جیر عن ابن عباس قال تزوج رسول اللہ ﷺ بمیونۃ بنت الحارث وهو محرم، رواہ نصر بن محمد عنہ وهذا لفظ مسلم والأربعة وزاد البخاری وبني بها وهو حلال وکتبت بسرفہ أخرجه

(۲۶۷) (ابو حنیفہ) نے ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت میونۃ بنت حارث سے حرم ہو لگی حالت میں نکاح کیا۔ سبکی امام مسلم نے ابو ہریرہؓ وسانہ، قرطبی، ابن ماجہ نے بھی روایت کیا امام

بولی رواہ ابن عبدالباقی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔ اور اگر گذر چکا ہے کہ دو گوی بھی ضروری ہیں۔

”ایمان النہر الدال علی أن یضع المرأة ینها فی عقد النکاح علیها نفسها دون ولیها“ نکاح میں عورت خود اپنی بیعت کی مالک ہے نہ کہ اس کا ولی

(۲۷۰) (ابو حنیفہ) عن مالک بن انس عن عبد اللہ بن الفضل عن نافع بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ الا یم أحق بنفسها من ولیها والبکر تستأذن فی نفسها وصیبتها اقراہا، رواہ ابن عسرو وابن عبدالباقی والحاکم من طریق بکار بن الحسن اخرجه الجماعة إلا البخاری وفي هذا الباب ابیات سوال وجواب وعلاصہ ان عقد النکاح یعتد بعارة النساء بلاولی عبدالامام رجع ابو یوسف إلی قول لا نکاح إلا بولی وهو قول محمد



”ایمان النہر الدال علی أن یدن البکر یكون بالنکوت او ما هو بمنزلة واذن الثیب یكون بالقول او ما هو بمنزلة“

چونکہ وہ بکر کی اجازت خاصہ وغیرہ سے شیعہ کی اجازت نہ پائی اور وہ غیر سے ہو گی

(۲۷۱) (ابو حنیفہ) حدثنا شہان بن عبد الرحمن عن یحییٰ بن اس کثیر عن المهاجر بن عکرمہ عن اس هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا نکح البکر حتی تستأمر ورضاها سکونہا ولا نکح الثیب حتی تستأذن کذا رواہ ابن عسرو وظلحة والحسن بن زیاد والاشاشی والنکاحی والسنة یلفظ لا نکح الا یم حتی تستأمر ولا البکر حتی تستأذن قالوا یا رسول الله کیف اذنہا قال ان نسکت ولمسلم من حدث عائشة سألت رسول الله ﷺ عن الجارية یسکها اعلها تستأمر ام لا فقال لها عم فقلت فقلت له فانہا تسعی لذل نہا فذلک اذنہا اذا ہی سکنت



”باب فی المهر وهو الصداق“ ﴿مہر کا بیان﴾

(۲۷۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ قال
مرت بمسعر وهو يحدث عن قتادة
عن أنس أن النبی ﷺ أعق صلیة
وجعل عتقها صداقها رواء ابن
عبدالہی وأخرجہ الشیخان والامام
احمد والترمذی وفيہ طول
(۲۷۳) امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ
میں مسعر کے (معلق) کے پاس سے گزرا
حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے
عتق صلیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو
ان کا مہر قرار دیا دوسری روایت میں ہے ان
سے نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو
قرار دیا آزادی کو مہر بتانا نبی ﷺ کی
خصوصیت ہے (علمی)۔

”بیان الخیر الدال فی امرأۃ یولی عنها زوجها ولم یفرض لها صداقاً فلیعہ مهر
مطلہا“ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور مہر متعین نہ ہو تو اس کے لئے مہر جس شوہر

(۲۷۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابراہیم عن علقمہ عن
عبد اللہ بن مسعود سئل فی المرأة
تولی عنها زوجها ولم یفرض لها
صداقاً ولم یکن دخل بها فقال لها
صداق نساہا ولها المبرات وعليہا
العدة فقال معقل بن سنان الاشجعی
(۲۷۴) امام ابو حنیفہ نے کہا:
حماد نے ابراہیم سے علقمہ سے
عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا
کہ ایک عورت کے بارہ میں ان مسعود نے
سوال کیا کیا جسے شوہر نے مہر متعین نہیں
کیا تھا اور انکی دخول بھی نہیں ہوا تھا کہ
شوہر مر گیا، آپ نے جواب دیا کہ اس کے

”بیان الخیر الدال علی أن التیب إذا زوجها ولہا کارہۃ یفرق بینہما“

﴿دلی اگر شیبہ کا نکاح اسکی بغیر اجازت کر دے تو کیا حکم ہے؟﴾

(۲۷۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عبدالعزیز بن ولیع عن مجاہد عن ابن
عباس أن امرأة تولی عنها زوجها ولہا
منہ ولد فخطبها عم ولدہا إلی ابیہا
فقلت لہ زوجہ فأنی وزوجہا غیرہ
بغیر رضاہا فأتت النبی ﷺ فذکرت
لہ ذلك فسأله عن ذلك فقال نعم
زوجہا من هو غیرہا من عم ولدہا
تفرق بینہما وزوجہا من عم ولدہا
أخرج البخاری مثل هذه القصة عن
حنسہ بنت عذام الانصاریۃ مثله عند
الامام احمد فی قصة امرأة باکرہ
(۲۷۲) امام ابو حنیفہ نے
عبدالعزیز بن ولیع سے مجاہد سے ابن
عباس سے روایت کیا کہ ایک عورت نے
اپنے شوہر کا نکاح کر لیا اور اس کے پاس
ایک لڑکا تھا، عورت نے اس کے اسکے
دعویٰ سے ایک لڑکا تھا، عورت نے اس کے
بغیر رضاہا اس کے باپ کو پیغام دیا
عورت نے کہا اس سے میرا نکاح کر دو باپ
نے انکار کر دیا اور با عورت کی رضا مندی
کے دوسرے سے نکاح کر دیا عورت نبی
ﷺ کی خدمت میں آئی اور قصہ بیان کیا
اس کے باپ سے رسول اللہ ﷺ نے تمہارا
اسے اقرار کیا اور کہا میں نے اسکا نکاح ایسے
آوی سے کر دیا جو اس کے دوج سے بہتر ہے
رسول اللہ ﷺ نے تفریق کر دی اور
دوج سے نکاح کر دیا۔



پہنچے آخر نبی ﷺ نے تفریق کر دی۔

☆ "باب القسم" باری کا بیان ☆☆

"بیان الخیر الدال علی العدل بین النساء فی القسم"

(مذہبوں کے درمیان باری میں برابری کے)

(۲۷۶) (مذہب حنفیہ) عن (۲۷۶) امام ابو حنیفہؒ نے قسم
الہیثم ان النبی ﷺ لما تزوج ام
سلمة اولم علیها سوفاً وتمرأ و قال
ان سعت لك سعت لزوجك
رواه محمد بن الحسن و آخرجه
مسلم والنسائی والطحاوی
سے روایت کیا کہ جب نبی ﷺ نے ام
سلمہ سے نکاح کیا تو پیر میں ستودہ کھجور
کھلایا اور فرمایا اگر تمہارے پاس سات راتیں
ریوں تو سب عورتوں کے پاس سات
سات رات رہوں گا تمہیں رات قیام فرمایا
قد مطلب یہ ہوا کہ رات گزارنے میں
سب عورتوں میں برابری ہے۔

"بیان الخیر الدال علی استحقاق الرجل لسانة ان یکون فی بیت واحدة"

"منہن خاصۃ" (مذہب دیوبند میں کسی خاص ایک کے گھر میں باہلات رہنے کا ہونا)

(۲۷۷) (مذہب حنفیہ) عن حماد
عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة ان
النسائی مرض العرض الذی قبض
فہ فاستعمل لسانة ان یکون فی بیئ
سے حماد نے ابراہیم سے انہوں نے اسود
سے انہوں نے عائشہ سے روایت کیا کہ
جب وہ بیماری جیسی رسول اللہ ﷺ کا

اشہد ان رسول اللہ ﷺ قضی فی
بروع بنت واشق مثل ما قضیت رواء
الحارثی وابن عسرو و آخرجه اصحاب
السنن وقال الترمذی حسن صحیح
و آخرجه الحاكم من طریق فی احدهما
قال علی شرط مسلم وفي الثانية علی
شرط الشیخین فیہ کلام طویل

"باب نکاح الرقیق" غلام کا نکاح

"بیان الخیر الدال علی أن الامة والمکاتبه إذا عتقتا غیر قاسواہ کان
زوجهما حرًا" (باندی اور مکاتبہ کو بعد از حق غلام نکاح کا اختیار ہے)

(۲۷۵) (مذہب حنفیہ) عن حماد
عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة انها
اعطت بريرة ولها زوج مولی لال امی
احمد الخیر رسول اللہ ﷺ فاعتبرت
نفسها ففرق بینهما وكان زوجها حراً
رواه علی بن یزید الصلتی عنہ و آخرجه
الشیخان والبیہقی وفيہ کلام طویل
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود
سے انہوں نے عائشہ سے روایت کیا کہ
عائشہ نے بریرہ کو آزاد کیا اس وقت ان کے
شوہر آل ابی ابرہہ کے آزاد کردہ غلام تھے
رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار دیا چاہیں تو
اپنے نکاح کو بانی کر لیں چاہیں تو آزاد ہو
چاہیں تو وہ آزاد ہو گئیں اور اپنے نفس کو
اختیار کر لیا شوہر معیت آزاد تھے ان کو بہت

ذلك عليه فرائضها فلما طهرت من
حيضها طلقها واحسب الطلقة التي كان
وقع عليها وهي حائض، رواه حماد بن
أبي حنيفة، عن أبيه أعرجه الحلبي
ومحمد بن الحسن وأعرجه السنه.

”بيان الخبر الدال على عدم وقوع طلاق المجنون والمعوه“
﴿دیوانہ اور بے ہوش کی طلاق کا عدم وقوع﴾

(۲۸۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
مصور بن المعتمر عن الشعبي عن جابر
ابن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا
يجوز للمعوه طلاق ولا بيع ولا شراء،
رواه ابو يوسف عنه وابن جرير
وأعرجه الترمذي وضعف رفته وابن أبي
شيبه باسناد صحيح كل طلاق جائز
الاطلاق المعوه

”بيان الخبر الدال على وقوع طلاق المكيه على إنشاء لفظ الطلاق“
﴿عجز واکراہ کے ساتھ طلاق کے کلمہ سے طلاق کا وقوع﴾

(۲۸۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء

فاحسب لهُ المحدث أخرجه البخاري
في كره عائشة كره في حرمين
أما في كره في حرمين

”باب الرضا“ ﴿دودھ پلانے کا بیان﴾

(۲۷۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الحكم
ابن عتيبة عن القاسم بن مخيمرة عن
شرح بن هاني عن علي بن أبي طالب ان
النبي ﷺ قال يحرم من الرضا ما يحرم
من السب فليله وكثيره رواه الامام
ابو يوسف عنه وأعرجه السنه إلا ابن ماجه
ولفظ مسلم يحرم من الرضا ما يحرم
من الولادة ولفظ غيره من السب

”كتاب الطلاق“ ☆

”بيان الخبر الدال على بيان موضع الطلاق“ ﴿طلاق کب دی جائے﴾

(۲۷۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابراهيم بن رحل (سعيد بن
جبر کما في البخاري) عن ابن عمر
انه طلق امراته وهي حائض فعتب

عن يوسف بن مازك عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ثلاث جعلن جنك وهزلن جذ الطلاق، والكاح، والرجعة، وراه الوليد بن مسلم عنه وقع في بعض الروايات العاق وفي البعض البيمين وفي

الباب لبعث

☆ "تنبيه" ☆

إن جملة ما يهبط مع الاكراه ستة عشر على التحقيق التكاح والطلاق والرجعة والايلاء، والغنى والظهار والعاق والغنى من القصاص والبيمين والدفن والاسلام وقبول الصلح والتدبير والا سبيلاد والرجاع وقبول الوديعة

"بيان الخبر الدال على التغليب بمن يلعب بحدود الله تعالى"

﴿حدود الله سے کھلاڑ کرنے والے کیلئے عید﴾

(۲۸۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن اسی اسحاق عن اسی بروة عن ابیہ قال سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے

قال رسول الله ﷺ ما بال اقوام يلعبون بحدود الله تعالى بلول قد طلقك فتراجعتك، وراه ابو عباد محمد بن عباد الهنائي عنه اخرجته الحارثي عنه وامرجه ابن عاجة وابن حبان والطبراني في المعجم

"بيان الخبر الدال على أن الامة تعالفت الحرية في العدة والطلاق"

﴿بعثت اور طلاق میں ہاتھری اور آزادی عورت کا حکم چھانگتا ہے﴾

(۲۸۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطية الهول عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ طلاق الامة تشان وعنتها حبسان وراه الحارثي عن طريق الفضل بن عصة عنه وامرجه ابن عاجة بهذا اللفظ وامرجه الطبراني والطبراني في المعجم

"بيان الخبر الدال على أن النبي ﷺ طلق سودة رجعية وامرهابا لعدة"

﴿نبی کریم ﷺ نے حضرت سودہ کو رجعی طلاق دی تاکہ بعد سے نہ نکاح کرے﴾

(۲۸۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن (۲۸۳) امام ابو حنیفہ نے یہ

هو الحلف على ترك وطنی اجماع ہمارے مبینہ اہل اس سے زائد

والشيخان يقولان: والولدان وصحبه
الحاكم عليه السلام: بأن إطلاق المكره
إطلاق ولاعتاق في إطلاق والإعتاق

”بیان الخیر الدال علی فداء المرأة نفسها من الزوج بمال مغلوم ولا يجوز له أخذ الزائد إذا كان النشوز منها“ یعنی مال کے ذریعہ بیوی کا اپنے کو شوہر سے آزاد کرانا ہے۔

(۲۸۸) جنکو صحیفہ عن یوسف
السخیانی أن امرأة ثابت بن قيس
أتت النبي ﷺ فقلت لا إله إلا الله
فقال عليه السلام الخضرين منه
بحدیثه قالت نعم والزبداء قال أما
الزبداء فلا، رواه ابن عسرو عنه
وعند البخاری قال رسول الله ﷺ
أقل الحديقة وخلقها تطليقة ولى
ولاية فأمره لفارقها

☆ "باب اللعان" لحيان کا بیان ☆

”بیان الخیر الدال علی وقوع البیئۃ النامۃ بین المقتلا عین“
﴿لعان کرنے والے زوہمین کے درمیان فرقت تامہ﴾

عن (۲۸۹) ابو حنیفہؒ عن
عقلمۃ بن مرثد عن سعید بن المسیب
عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ
(۲۸۸) امام ابو حنیفہؒ نے نقل
بن مرثد سے انہوں نے سعید بن مسیب
سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ

المسكوكه اربعة اشهر او اكثر فان
وفي يكون طلاقاً باتناً وإن حث فعليه
كفاراً إن كان يمينا بالله وإن كان
يميناً بغير الله لما جعله جزاءً على
الحث وقع.

مسكوكه سے وہی چھوڑنے کی قسم کہتا اگر وہ
چار مہینہ چھوڑے رکھے تو طلاق باتنی عمری
اور اگر جانت ہو جائے تو اس پر کفارہ قسم
ہو گا اور اگر غیر قسمی قسم کہتی ہو تو اسے
حالت ہونے پر کوئی جزا نہیں۔

بیان الخیر الدال علی من الی من نسائه أقل من أربعة اشهر
 ﴿چار مہینہ سے کم کا زمانہ﴾

(۲۸۷) ابو حنیفہ رحمہ اللہ
ابو العتوف عن زہری عن ابی ہاشم
ابی من سائلہ شہراً (مضی الحدیث فی
کتاب الصوم) فلما مضی تسع وعشرون
یوماً أرسل الی عتبان بن سعدی

☆ "باب الخلع" خلع کا بیان ☆

ہو ان تفسدی المرأة نصھا
بحال یخلعھا بہ فاذا فعلا لزمھا المال
وولعت طلقہ بالیة

قطع یہ ہے کہ عورت مال دیکر
اپنے آپ کو آواز کرے، جب دونوں ایسا
کر لیں گے تو عورت پر مال لازم ہوگا اور
طلاق بائن واقع ہو جائیگی۔

المبتلا عن لایجمعان ابدأ. رواه
ابو یوسف والحاظی عنه
بھی جمع نہیں ہو سکتے۔ (یعنی حرمت دائمی
ہو جاتی ہے)

☆ باب العدة ☆
عن عائشة رضی اللہ عنہا
”بیان الخیر الدال علی عدة ذوات الاحمال سواء كانت مطلقة ثلاثاً
او متوفی عنها“ (حاملہ عورت کی عدت مطلقہ ہر یا متوفیٰ عنہا کے لیے)

(۲۹۰) ابو حنیفہؒ عن حماد (۲۹۰) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے
عن ابراہیم عن علقمہ بن عبد اللہ قال حملت ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے
من شیاء حالفہ ان سورة النساء علقمہ نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ جو
القصری ثلث بعد الاربعہ اشہر چارے میں اس سے جسم کیلئے تیار ہوں کہ
وعشرًا وسورة النساء القصری چھوٹی سورہ نساء بعد میں نازل ہوئی یعنی
(سورة الطلاق) وسورة النساء سورہ طلاق
الطولی (سورة البقرة)

(۲۹۱) ابو حنیفہؒ عن (۲۹۱) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے
حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ
عن النبی ﷺ ان قال سکت سورة بن مسعود سے انہوں نے نبی کریم ﷺ
النساء القصری کل عدد واولات سے روایت کیا کہ سورہ طلاق نے ماری
الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن رواہ عورتوں کو منسوخ کر دیا (یعنی پکاؤ کہ سورہ
الجزائی والکلاعی والامام محمد بقرہ میں تھا)

بلفظ کل عدد فی القرآن وعبد
عبد اللہ بن الامام احمد والطرانی
وامن ابی حاتم عن ابی بن کعب قال
قلت للنبی ﷺ واولات الاحمال
اجلہن ان یضعن حملہن للمطلقة
لثلاث او لموتی عنها قال ہی للمطلقة
لثلاث وللموتی عنها

(۲۹۲) ابو حنیفہؒ عن حماد (۲۹۲) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے
عن ابراہیم عن الاسود ان سبعة بنت عن ابراہیم سے اسود سے انہوں نے اسود سے
الحارث الاسلمی مات عنها زوجها رواہ کہ سیدہ بنت حارث اسلمی نے
وہی حامل لمکنت حبساً وعشرین شہر کا انتقال ہوا اور حاملہ تھی ۴۵ دن بعد
برآئہ وضع فسر بہا ابو السائب بچہ پیدا ہو گیا اور ابو السائب ان حملہ کا بزر
بن بعکک قال ثلثت تریدین ہوا تو قرآن سمجھت کہ ظاہر ہو رہا ہے جس طرح نبی
الہاء کلا والله انہ لا بعد الاجلین ہے نہ اس کی حتم ہرگز نہیں یہ بات عدت ۱۱
فانث النبی ﷺ فذکرت ذلك له عورتوں میں سے بڑی عدت کے بعد ہوئی
فقال کلاب اذا حضر ذلك فاذا بیسی (یعنی چار سو دن اور وضع محل میں جو کسی
رواہ ابن مسعود فی لفظ لہ فقال ہوئی گذشتہ پر گئی) وہی نبی ﷺ کی عدت
قرئت وتصلت تریدین الہاء وکلا وروہ میں حاضر ہوئی تو آپ نے عرض کیا کہ اگر وہ
الکعبۃ حتی یبلغ الفصی الاجلین رواہ ہو تو لفظ الہاء کے جب وہ آئیں تو مجھے بتانا
عن حماد بن ابی حنیفہ ومن طریق

محمد بن شعاع الطنجی عن الحسن
بن زیاد عنه وأخرجہ الشہان
والأربعة ورواه مالك والنسائي واحمد
والبيهقي واحتفروا في مسلك وضع
الحمل

☆ باب النفقة "نفقة کا بیان" ☆

وهي عبارة عن الطعام
والكسوة والسكنى وتجب بالنسب
ثلاثة: الزوجية، والقرابية، والمثلک
نقد سے مراد کھانا، لباس، مکان
ہے جسکے اسباب ورجب تین ۳ ہیں زوجیت،
قربائیت۔

"بیان الخبر الدال على أن للمطلقة النفقة والسكنى في عدتها باتنا كان
الطلاق أو رجعا" ﴿محقق عورت کیلئے زناہ مرت کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے﴾

(۲۹۳) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن الاسود قال قال عمر بن
الحطاب لا تدع كتاب رينا وسنة رينا
لنقل للمرأة لا تروى حلفت ام
كلفت المطلقة لا رجا لها السكنى والنفقة،
رواه الحسن بن زياد عنه والعماري وابن

کتاب کی کتاب ہو کر اپنے
میں ہم نہیں جانتے کہ اس نے
کی کیا جھوٹ اپنے رب کی کتاب ہو کر اپنے

المظفر والاشعري وابن عسرو من طرق
وفي هذا الباب ابحاث في أصل الكتاب
تركها رويها مختصرا

"بیان الخبر الدال على ايجاب النفقة على الرجل على ايهه إن
كان فقيرين" ﴿والدین اگر محتاج ہوں تو انکا نفقہ واجب ہے﴾

(۲۹۴) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة
قالت قال رسول الله ﷺ إن اولاد
کم من کسکم وھمة الله لکم بہم
لن یشاء انانا وبھم لن یشاء
الذکور ورواه ابن ابی حاتم عن ابيه
بهذا الاسناد

(۲۹۵) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة ان
اطلب ماکل الرجل من کسبه وان
اہله من کسبه أخرجه احمد وابوداؤد
والترمذی وابن ماجہ وابن حبان
والحاکم والنسائی

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
سب سے زیادہ حلال کھانا وہ ہے جسکو آدمی
اپنی کمانی سے کھائے اور بقیہ آدمی کا لڑکا
اسکی کمانی سے۔

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
سب سے زیادہ حلال کھانا وہ ہے جسکو آدمی
اپنی کمانی سے کھائے اور بقیہ آدمی کا لڑکا
اسکی کمانی سے۔

﴿مکاتب مولیٰ کے بعد سے لفظ ہے ملکیت سے نہیں﴾

☆ "باب الایمان" قسموں کا بیان ☆

”بیان الخیر الدال علی تفسیر معنی اللفظ“ ﴿یہیں لغو کے معنی کی وضاحت﴾

۱۔ احتلاف و شوافع کا کوئی اختلاف نہیں ہے
کہ غلن میں اسے آپ کو سچا سمجھ کر لاوا تھا

و علی و اللہ کے ساتھ ہم کھانا پوزا کھا
واقعہ کے خلاف ہو یہ تعمیر بھی یحییٰ بن یحییٰ
ہے کہ حرام کام پر ہم کھانے اور اسے پوری
تذکرے کوئی موقوفہ نہیں۔
۱۔ چار افراد ہم اللہ و علی و اللہ کہیں
مساہدہ یحییٰ بن یحییٰ ہم اور ہو چھوٹا
چھوٹی۔ سو حرام کام کیلئے ہم کھانا پوزا
کر دینا ہم ہم کھا کر بھول جاتا۔ ہ۔ ہ۔
میں ہم کھانا

"بیان الخیر الدال علی تغلیط البین الفاجرة" (چھوٹی ہم کھانے پر مہدی)

(۳۰۲) (۳۰۲) نام ابو حنیفہ نے نام
(نام صلیبی) عن یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں
عن ابی سلمہ عن ابی حمزہ ان النبی نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو حمزہ سے
عن ابی سلمہ عن ابی حمزہ ان النبی نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو حمزہ سے
بلاط، رواہ ابن عبد الباقی وابن عسرو
و ابن المقفر و طلحة و الکلاعی، و رواہ
عبدالرزاق و الثرمذی، (العموس) ابن
یعلف علی الماجی و هو عالم بالکذب
او الحال معصداً فیہ الکذب لیس فیہ

کفارة الا عبد الشافی

"بیان الخیر الدال علی ان من استثنی فی معنیہ فلا حث علیہ"
چھوٹے میں استثناء کے بعد حاشیہ نہیں ہو گا

(۳۰۳) (۳۰۳) نام ابو حنیفہ نے نام
ابن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول اللہ ﷺ من حلف علی
بمن لستی لہ فیہ رواہ الحارثی
و ابن المقفر و ابن عسرو و رقم ان
یکون الاستثناء متصلاً بحدیث بدلائل
ہے۔

☆ باب الدلو "تذرو مت کا بیان ہوتا"

(۳۰۴) (۳۰۴) نام ابو حنیفہ نے نام
ابن الزہیر الحظلی عن الحسن عن
عمران بن حصین عن ابی سلمہ
قال لاسفر فی معصیة و کفارة کفارة
بمن رواہ ابن عسرو و ابن عبد الباقی
و الکلاعی و تابعہ، سفیان الثوری
و أخرجه الحاکم فی المستدرک

اہل مصر والجزيرة وابوسلم الکئی
وسند والیهی والخرج الثرمی و
السلی معہ کما سینائی.

(۳۰۷) امام ابو حنیفہؒ نے مراد

سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مر
بن خطاب سے روایت کیا کہ جہانک ہو
کے مسلمانوں سے حد کو دفع کر دیا امام اگر
معاذ کرنے میں تلمبی کر دے تو جہانک اس
سے بھڑکے کر سڑکتے ہیں تلمبی کر دے۔
تو جب مسلمان کیلئے چار کار استہادہ تو حد کو
اس سے تال دے۔

(۳۰۷) (ابو حنیفہؒ) عن حداد

عن ابراہیم عن عمر بن الخطاب قال
اقرؤ الحدود عن المسلمين ما استطعت
فان الامام ان یخطی فی العفو غیر من
ان یخطی فی العقوبة فانما وجبت
للمسلم معرجاً فأقرؤا عنه۔ رواہ
الحسن بن زیاد عنه ورواہ ابن ابی شیبہ
والترمذی والحاکم والبیہقی وابو یعلی
وابن ماجہ۔

”یہاں الخیر الدال علی ترک الشفاعة فی الحدود“ جو حد میں سزا ش نہیں ہے

(۳۰۸) امام ابو حنیفہؒ نے یحییٰ

بن عبد اللہ بن کوفی سے انہوں نے ابراہیم
بنی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جب حد بادشاہ تک پہنچ جائے تو حد کی
پیشکش شائع ہوا مشفق الیہ دے تو اس پر ہے۔

(۳۰۸) (ابو حنیفہؒ) عن یحییٰ

ابن عبد اللہ بن کوفی عن ابراہیم
بن عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول الله ﷺ إذا انتهى
الحد للسلطان فلن الله الشافع
والشفيع الیه۔

وصحیح اسنادہ وابن عزیمة والطبرانی
وابن حبان مرفوعاً لا تلزم فی معصية ولا
فیما لا یملکک ابن آدم وعند مسلم
والأربعة إلا ابن ماجہ کفارة النذر
کفارة الیمین ورواہ الترمذی إذا لم یسم۔

(۳۰۵) (ابو حنیفہؒ) عن

محمد بن الزبیر عن عمران بن حصین
عن النبی ﷺ قال من نذر ان یطیع الله
فلیطعه ومن نذر ان یعصیه فلا یعصیه
اخرجہ البخاری عن عائشة والطحاوی
وزاد ولیکن عن یحییٰ وفي الباب تلز
عمر مثنی فی باب الاعتکاف

(۳۰۵) امام ابو حنیفہؒ نے محمد بن

زبیر سے انہوں نے عمران بن حصین سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر کی وہ اطاعت
کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر کی
وہ نافرمانی نہ کرے۔ طحاوی نے یہ بھی
روایت کیا کہ اپنی نذر (قسم) کا کفارہ

دے۔

☆ ”کتاب الحدود“ کتاب الحدود ☆

”یہاں الخیر الدال علی ان الحدود تلذع بالشبهة حد و شہ سے شہ ہو جاتی ہیں

(۳۰۶) (ابو حنیفہؒ) عن مقسم

عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ
اقرؤوا الحدود بالشبهة۔ رواہ الحاکمی
واخرجہ ابن عدی فی جزء له من حدیث

(۳۰۶) امام ابو حنیفہؒ نے مقسم

سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حد کو
کوشہ کی وجہ سے تال دے۔

فانطلقوا به فرجهم ساعة بالحجارة فلما
 ابطاعه القتل انصرف إلى مكان كبير
 الحجارة فقام فيه فثبته المسلمون
 فرخصوه بالحجارة حتى فلقوه فبلغ ذلك
 النسي عليه السلام فقتل حلا عظيم سيلة
 فأخطف الناس فيه قتال قتال حلا ماعز
 اهلك نفسه وقال قتال بترجوا ان يكون
 قرعة فبلغ ذلك النسي عليه السلام فقتل لقتل
 نومة لوتابها فقام من الناس لقتل
 منهم وفي رواية لوتابها صاحب
 مكسر لقتل منه فلما بلغ ذلك اصحابه
 طمعوا فيه فاستنموا نصنع بجسده؟
 قال انطلقوا به فاصنعوا ما تصنعون
 بموتاكم من الشكن والصلاة عليه والدفن
 قال فانطلق اصحابه فاصنعوا عليه، رواه
 البخاري وابويوسف وازفر بن هزبل وغيره
 مختصرون مطولا والعرجة الامام احمد
 والامام مسلم ومعاذ عند السنة بدون
 فاصنعوا بجسده الخ ورواية البخاري
 ومسلم ايسر "وفيهما معنى واحد"

پارے میں ان لوگوں سے سوالات کئے کہ
 اسکی عقل تو قرب نہیں؟ لوگوں نے
 عرض کیا کہ نہیں۔ اکتے بعد حکم دیا انکو یہاں
 اور رج کر دیکھو یہ پتھر مارے جب عقل میں
 تاخیر ہوئی تو کسی جگہ بھاگے جہاں پھر بہت
 تھے اور وہاں کھڑے ہو گئے، مسلمان یہ بھی
 گئے اور پتھر سے پکڑ لیا یہاں تک کہ قتل
 کر دیا۔ جب اس بھانگے کی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا تم لوگوں نے چھوڑ
 کیوں نہیں دیا۔ اب لوگوں میں ان کے بارہ
 میں اختلاف ہو کسی نے کہا کہ ملائے اپنے
 آپ کو ہلاک کیا، دوسرا نے کہا ہم اسید
 رکے ہیں کہ یہ اللہ کی قربت ہے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو فرمایا انہوں نے اسکی توپ
 کی ہے اگر لوگوں کی ایک جماعت ایسی توپ
 کرتی تو ان سب کی طرف سے قبول ہو جاتی
 دوسری روایت میں ہے اگر جنگی وصول
 کرنے والا بھی ایسی توپ کرتا تو قبول کرتی،
 جاتی۔ جب صحابہ کو علم ہوا تو اس مرتبہ کی
 قتل کرنے لگے، پھر لوگوں نے سوال کیا ان

(۳۰۹) یوہذا السند یبغی
 للامام اذا رفع اليه الحد ان لا يعطله
 حتى يقيمه.
 (۳۱۰) ويهذه السند ايضا
 اذا انتهى الحد للسلطان فلا يسبل إلى
 درنه وروی الاول ابن خسرو والثانی
 والثالث طحطا.
 (۳۰۹) ساتھ سند کے ساتھ
 جب حاکم تک مذکور ہو جائے تو اسکو قائم
 کرے چھوڑنا مناسب نہیں۔
 (۳۱۰) نیز ای سند سے جب حد
 بادشاہ تک پہنچ جائے تو اسکو دفع کا کوئی
 راستہ نہیں پہنچ سکتا حد کو ان میں خسر و کار
 دوسری تیسری کو غلطی نے روایت کیا۔

"بيان الخبر الدال على أن الاقرار بالثبوت يعتبر اربع مراتب في أربعة
 مجالس: ١- إذا اقر به رجل واحد ٢- إذا اقر به رجلان ٣- إذا اقر به جماعة ٤- إذا اقر به جماعة من أهل البلد"

(۳۱۱) والحق حقیقہ عن عقلمہ
 بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه ان
 ماعز بن مالک انی النسی عليه السلام فقتل بن
 الاحمر فدفنوا فقام عليه الحد فرقة
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم اثناء الثانية فقتل له
 النسی عليه السلام حتى ذلك ثم اثناء الثالثة
 فرقة ثم اثناء الرابعة فقتل ابن الآخر
 فدفنوا فقام عليه الحد فقتل عنه
 اصحابه حل تنكروا من عقلمہ فاقوا
 لا قال فانطلقوا به فارجموا قال
 (۳۱۱) (۱) اسلام کو مذکور نے مقرر ہیں
 مرتبہ سے مقرر نے ابن بريدة سے انہوں
 نے اپنے باپ سے روایت بیان کی کہ ماعز
 بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 آئے اور عرض کیا کہ اس کوئی نے نہ کیا
 ہے اس کے اس پر حد قائم فرمائیں، رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری تیسری مرتبہ
 بھی لانا جب توپچی مرتبہ اگر اقرار کیا
 کہ اس کوئی نے نہ کیا ہے اس کے اس پر حد قائم
 کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے

عبدالکریم (عبدالکریم حنیف) بن ابی
المخزوم رفع الحلیث ابی ہنی حنیفۃ
ابن سکوان فامرهم ان یضربوه بعتلہم
وہم یومئذ لربعون فضربہ کل واحد
بعینہ فلما ولی ابوبکر اتی سکوان
فامرهم ان یضربوه بعتلہم فلما ولی عمر
واستخرج الناس (خرجوا من الحد)
حرب بالسوط رواہ الامام محمد عنہ
ولی الباب تفصیل

”بیان الخیر الدال علی اعتبار قیام الواحۃ من الشارب“
﴿شرابی کے منہ کی بدبو حد کیلئے معتبر ہے﴾

(۳۱۳) امام ابو حنیفہ نے یحییٰ بن
عبد اللہ الجار سے انہوں نے ابو ماجہ احمی
سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا
کہ ابن مسعود کے پاس ایک آدمی اپنا بھتیجہ
لنگر آیا اسکی عقل ہانگی تھی۔ ابن مسعود
نے فرمایا جلدی جلدی ہوا (افہام) اٹھنے
کیلئے حرکت دو، اسکا منہ سو گھوڑا اسکو ہلایا
اٹھنے کیلئے حرکت دی اسکا منہ سو گھوڑا اس

(۳۱۴) ابو حنیفہ نے عن ابی
ابن عبد اللہ الجار عن ابی ماجہ
الحنفی عن عبد اللہ بن مسعود قال اتاہ
رجل یابن أخ لہ شوان قد ذهب عقلہ
فلما ترکوه ومزموہ واستکھروہ
لفترہ ومزموہ واستکھروہ منہ
واحۃ الشراب فامر بحبسہ فلما
صحا دعاه ودعا بسوط فقطع لمرئۃ

کے جسم کو کیا کریں؟ حکم ہوا انکو لے جاؤ جو
مائل اور مرنے والے کیساتھ کرتے ہوئے
ساتھ بھی کر، لیکن، ناز چکھو اور ورنہ
صحابہ نے گئے اور جگہ کی تلاش پر عمل نہ
تلاقی مسلم نے بڑی تحصیل کر کی ہے۔

”بیان الخیر الدال علی أن اللوطی إذا کان محصناً رجم والا جلد“
﴿لوٹی کا حکم ش زانی کے ہے﴾

(۳۱۲) ابو حنیفہ نے عن حماد
عن ابرہیم عن قال اللوطی بمنزلہ الزانی،
رواہ محمد فی الاثر عن (ابی حنیفہ)
والخروجہ الرمدی و یونس بن ابی ماجہ من
حدیث ابن عباس و لعمریہ عن و جندبہ و یونس بن
عمر قوم لوط فلفظوا الفاعل والفعول بہ

”باب حد الشرب“ شراب پینے کی حد
”بیان الخیر الدال علی أن السکران إنما کان یضرب بالعتل ثم استقر
الأمر بعد علی جلد لعمالیہ اجتہاداً من الصحابہ“
﴿حد شراب پینے کا حد ۸۰ کوڑے مقرر ہوئی ہے﴾

(۳۱۳) ابو حنیفہ نے (۳۱۳) امام ابو حنیفہ نے

ثم دفعه ثم دعا جلاء فقال اجدوا رفع
يدك في جلدك ولا تدحضك قال ثم
انشاء عبدالله بعد حتى اذا حمل
لثمان جلد على سيلة فقال الشيخ
يا ابا عبد الرحمن والله اية لابن ابي
ومالي ولد غير هذا بنس لعمر الله
والى الجسم انت كنت ما احسنت اديه
صغيراً ولا مسرة كبيراً قال ثم انشاء
يحدثنا قال ان اول حد الهم في
الاسلام لسارق ابي به السى رضي الله عنه
فلما قامت عليه البينة قال انظفوا به
فانظفوه فلما انطلق به ليقطع نظر ابي
وجه السى رضي الله عنه كانما اسفى عليه
الرماد فقال بعض جلساءه والله
يا رسول الله لكان هذا قد اشد عليك
قال وما يمنعني ان لا يشد عليّ ان
تكونوا اعداء الشيطان على اعدكم
فانوا فلولا علبت سيلة قال افلا كان
هذا قبل ان تاتوني به؟ فان الامام اذا
انتهى اليه جلد ليس له ان يعطه قال

سے شراب پینے کی برائی تو اسکو قید کرینگے
حکم دیا جب نہ اتر گیا تو اسکو طلب کیا اور
کوڑا منگوا اسکی گردن پر کاٹ دیں پھر اسکو
کسی دیانے کے بعد چار کوڑا کر فرمایا اور پتا
ہاتھ اٹھائے رد اور بغل کو ظاہر نہ کرے پھر
عبداللہ بن مسعودؓ کہنے لگے ہو گئے
جب اسی کوڑے پر سے ہو گئے تو چھوڑ
دیو، پوچھا یو! اسے ابو عبد الرحمن یہ میرا
بچھڑے ہے اس کے علاوہ میرے کوئی اولاد
نہیں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم جہنم کا برا
مر گیا ہے، تم نے بچھڑے میں اسکی تربیت نہیں
کی، اور بڑے ہونے پر یہ بھی نہیں کی
اسکے بعد ابن مسعودؓ نے حد سے بیان کرنی
شروع کی فرمایا سب سے پہلی حد جو اسلام
میں قائم کی گئی وہ ایک چور کیلئے تھی، جرمی
چھوٹے کی حد موت میں پیش کیا گیا جب کوئی
نہل ہوئی تو فرمایا اسکو لے جاؤ اور اسکا
(ہاتھ) کاٹ دو جب اسکا ہاتھ کاٹے کیلئے
لے جانے لگے تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
مبارک کو دیکھا گیا پھر راکھ نکھر رہا ہے،

ثم تلا هذه الآية ولعفوا ولعفوا الا
نحوين ان يغفر الله لکم، رواه الحارثي،
والحسن بن القوامه وأبو يوسف، وغيرهم
وأخرجه اسحاق بن راعويه والطبرانی،
وعبد الرزاق وأبو يعلى وأخرج بنماه
الحميدي.

کسی اہل مجلس نے عرض کیا یا اللہ رسول اللہ
چھوٹے کیا آپ پر سخت ہے، فرمایا کون میری
حفاظت کرے گا کہ یہ مجھ پر غضبناک نہ ہو جب
کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے
بدوکار ہو رہے ہو، عرض کیا پھر اسکو چھوڑ
کیوں نہیں دیتے ارشاد فرمایا میرے پاس
لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں ہوا اس لئے
کہ جب لام کے پاس حد مکمل ہو جائے تو وہ
اسکو معطل (موقوف) نہیں کر سکتا، پھر اس
آیت کی حواصت فرمائی چاہیے کہ معاف
کرد اور کرد کر دیا کیونکہ یہ محبوب نہیں کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ معاف نہ فرمائے۔

☆ باب حد السرقة "چوری کی حد" ☆

هي احدا الشئ عن العبر على
وجه الاستار هذا لغة، وشرعاً لها
شرائط. ١ كونه السارق عاقلاً بالغاً،
٢ كونه المسروق مالا مطلقاً محرراً
لا شبهة فيه ٣ ان يكون للمسروق
منه يد صحيح على المال ولا يكون

سرقہ کسی کی چیز کا اس سے چھپ
کر لیدہ اسکی چھپ شرط ہے ۱۔ چور عاقل
بالغ ہو، ۲۔ چوری کیا ہو مال قیمت والا اور
محمول ہو ۳۔ جسکا مالان چوری ہوا پھر اسکا
چھپ ہو، اور سارق و سرقہ نہ کے
درمیان قرابت و راجعہ نہ ہو۔

قال ليس في ثمر ولا كثر قطع والكثير
الجملة (عوضهم الخليل)، رواء ابن
عسرو ومحمد بن الحسن في الآثار
وطلمة وروضة قتال عن الشعبي عن
علي بن يقطين، رواء مالك واحمد
وأصحاب السنن الأربعة وابن حبان
والحاكم والبيهقي واحمد وابن ماجه

"بيان الخبر الدال على أنه لا قطع على المستهتب" (در بزرگي حد قطع بر نہیں)

(۳۲۰) ابو حنیفہؒ عن ابي
الزبر عن جابر رفعه من انتهب ليس
منا، رواء ابن عبدالباقى وعند مسلم
عن عباد بن الصامت بايعنا رسول
الله ﷺ على أن لا نشرك بالله شيئاً
ولا نسرق ولا نزنى ولا نقتل النفس
التي حرم الله إلا بالحق ولا نتهب ولا
ننصبي الحليب، أخرجه احمد
وأصحاب السنن والبيهقي وابن حبان
ليس على المخلس والمستهب والعائن

قطع

"بيان الخبر الدال على أنه لا قطع على المخلس" (اچھے پر قطع نہیں)

(۳۲۱) ابو حنیفہؒ عن رجل
عن الحسن البصري عن علي بن ابي
طالب أنه قال لا يقطع مخلس رواء
محمد بن الحسن في الآثار
(۳۲۲) ابو حنیفہؒ عن عثمان
بن راشد عن عائشة بنت عمار قتال قال
ابن عباس في المخلس لا قطع عليه، رواء
طلحة وأخرجه احمد وأصحاب السنن
الأربعة والحاكم (وابن حبان والبيهقي)

☆ "كتاب السير جمع سورة" سير سیرت کی جمع ہے ☆

والبراد منها الاحكام
المتفقاة من سير رسول الله ﷺ في
غزواته واصحابه ومانقل عنهم في
ذلك في المعاملة مع الكافرين من
اهل الحرب واهل الذمة والمستأمنين
والمرتدين واهل البقي الذين حالهم
دون المشركين لا نهم كانوا جاهليين
وفي التاويل مطللين

”بیان الخبر الدال علی ما یحکون الرجل به مسلماً ویحرم قتاله ویضامن ماله وعرضه“ ﴿آدی کے مسلمان ہونے کا سبب اور ان کی عزت و مال کی حفاظت﴾

(۳۲۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله ﷺ لمرث ان القتل فاس حتی یقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دملهم واموالهم إلا بضغها وحسابهم علی الله تبارک وتعالیٰ، مطلق علیہ ولیہ زیادة وان محمداً رسول الله وبلغوا الصلاة ویؤنوا الزکاة وقلنقدم رلا به من شهادة الرسالة والخلیة من مضاد الاسلام عندنا نعمت

(۳۲۳) امام ابو حنیفہ نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کر رہا ہوں یہاں تک کہ وہ لائے الا اللہ کہیں جب وہ اسکو کہیں گے تو وہ مجھ سے اپنی جان و مال کی حفاظت کر لیں گے وہ ان کا سلب تو وہ اللہ تعالیٰ پر ہے دوسری روایت میں ہے کہ محمد رسول اللہ کے بھی قاتل ہوں اور ناز قائم کریں، مذکورہ آکر ہیں۔

”بیان الخبر الدال علی ان الامام اذا قاتل العدو یدعوهم اولاً ان لم تبلغهم الدعوة“ ﴿جہاد و قتل سے پہلے دعوت اسلام﴾

(۳۲۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علفة ابن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه قال کان رسول الله ﷺ اذا باعث جيشا اوسرية اوصی صاحبهم فی عاصمة

(۳۲۴) امام ابو حنیفہ نے بريدة سے سند روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کوئی لشکر یا سریر بھیجتے تھے تو انکے سردار کو خود انکی ذات کے بارے میں اللہ

نفسه ینقوی الله و اوصاه بمن معه من المسلمين خیرا ثم قال اخذوا باسم الله ولی سبیل الله فاقتلوا من کفر بالالله ولا تغلوا ولا تغلروا ولا تمطلوا ولا تفتلوا ولیدا ولا شیعاً کسیرا واذا لقیتم عدوکم من المشرکین فادعوا هم إلی الاسلام فان اسلموا فاقبلوا منهم وکفوا عنهم. وادعواهم إلی التحول من دارهم إلی دار المهاجرین فان فعلوا فاعلموهم انهم کانعرب المسلمين یجری علیهم حکم الله الذی یجری علی المسلمين، ولیس لهم فی الفیء ولا فی الغنیمۃ نصیب فان ابوا ذلك فادعواهم إلی ان یتودوا الجزیة فان فعلوا فاقبلوا منهم، وکفوا عنهم وإذا حاصرتم اهل حصن فادعواکم ان تنزلوهم علی حکم الله فلا تغلوا فانکم لا تغرون ما حکم الله لیهم ولكن اتزلوهم علی حکمکم ثم احکموا علیهم ما بدالکم وان لادعواکم

سے دارنے کی وصیت کرتے تھے اور جو قوی لوگ ہوں ان کے بارے میں اچھا کارہیہ کرنے کی وصیت کرتے تھے پھر فرماتے تھے اللہ کے نام سے اللہ کے رستہ میں جہاد کرو جو خدا کو نہانے اور اسکا انکار کرے اس سے لڑو لی قیمت میں چوری مت کرو، دھوکہ مت دینا، شہر مت کرو، بچے کو قتل مت کرو، بڑے کو بھی قتل مت کرو، جب تمہارا تمہارے شرک دشمن سے مقابلہ ہو تو اسکو اسلام کی دعوت دینا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اسکو اسلام کو قبول کر لینا اور جنگ بند کر دینا اور انکو دارالہجرین میں چلے آنے کی دعوت دینا اگر وہ عیا کر دیں تو انکو قتل دینا کہ وہ بھی عام مسلمانوں کی طرح ہیں لگے لو کہ اللہ کا دسی حکم جاری ہو گا جو لوہ مسلمانوں پر جاری ہو تا ہے (وہاں رہنے ہونے) انکے لئے فنی میں اور قیمت میں کوئی ضرر نہ ہو گا اور اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو ان کو جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ جزیہ دیں تو قبول کر لو اور جنگ بند کر دو اور

(۳۲۵) ﴿ہو حقیقۃً﴾ عن حماد
عن ابراهيم انه قال اذا قالت قوماً
فادعهم اذ لم تبلغهم الدعوة فان
كانت قلوبهم الدعوة فان شئت
فادعهم وان شئت فلا تدعهم، رواه
محمد بن الحسن والحسن بن زياد
واخبرنا عبد الرزاق واحمد والطبراني
والحاكم ولفظ امار رسول الله ﷺ
على بن المصطلق وهم غارون
(الغارلون) كانت الدعوة لازمة في
اول الاسلام اما الان فلا

ان تعطوهم ذمة الله وذمة رسوله
فلا تعطوهم ذمة الله وذمة رسوله ولكن
اعطوهم ذمةكم وذمة اهلكم فان
تخطروا ذمةكم وذمة اهلكم ليس من ان
تخطروا ذمة الله وذمة رسوله كذا رواه
الحازني عن طريق ابي يوسف والحسن
بن زياد وزعفران الهليل. ومحمد بن
الحسن والقاسم بن معن وحماد بن ابي
حيفة وخارجة بن مصعب، ومحمد بن
مسروق وابي سعيد الصنعائي والمقرئ
وسعيد بن ابي الجهم وابوبن هاني
والحسن بن القرات كلهم عنه (الامام)
بزيادة ونقص في بعض رواياتهم وعند
المقرئ الفاظ غريبة ورواه طلحة من
طريق المقرئ الى قوله ولينا ورواه ابن
عسرو من طريق الحسن بن زياد بتمامه
عنه، ورواه الاخشاني من طريق ابي
يوسف عنه قال الحازني ومن رواه عن
ابي حنيفة داود الطائي وحزمه بن حبيب
قربت فكل الملة خمسة عشر.



”بما ان الخير الدال على ان جبهة المشركين حبيبة لا يعبأ بها ولا توخذ بها
عوض“ ﴿مشركين﴾ الاشياء المندرجة في ان في ان لا يعبأ بها ولا توخذ بها عوض

(۳۲۶) ﴿ہو حقیقۃً﴾ عن
الحکم بن عیبة عن مسلم عن ابن
عاصم ان رجلاً من المشركين وقع
في الخندق فاعطى المشركون
بحقیقۃً ما لا تفہام رسول اللہ ﷺ
عن ذلك لابعه ابن ابي ليلى، رواه

(۳۲۷) ﴿ہو حقیقۃً﴾ عن
مسندہ سے انہوں نے مسلم سے انہوں
نے ان میں سے روایت کیا کہ ایک
مشرك خندق میں گر گیا، مشركين نے اسکی
لاش کے بدلے مال دینا چاہا تو رسول اللہ
ﷺ نے منع فرمایا۔

الحارثی عن ابی یوسف أخرجه
الترمذی والحاکم وقال صحیح الاستاد
وأخرجه الطبرانی.

"بیان الخیر الدال علی ان خدمة الوالدین تقوم مقام الجهاد"
﴿والدین کی خدمت جہاد کے قائم مقام ہے﴾

(۳۲۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء
بن السائب عن ایہ عن ابن عمر قال
انی السی رضی اللہ عنہ رجل یرید الجہاد
فقال أسی والدک؟ قال نعم قال
فلیہما فاجہد رواہ الحارثی وطلحہ
وأخرجه الجماعة وأحمد والطبرانی.
(۳۲۷) امام ابو حنیفہ نے عطاء
بن سائب سے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے ان عمرہ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی
آئے جہاد کا ارادہ قار رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں عرض کیا
ہاں ہم ہوا ان میں میں جہاد کرو (ان کی
خدمت کرو۔)

"بیان الخیر الدال علی ان الخروج للجهاد لا یكون إلا برضى الوالدین"
﴿جہاد میں شرکت والدین کی رضاء سے ہی ہونی چاہئے﴾

(۳۲۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
محمد بن سوقة عن ابی یسیر الجلی
سوقہ سے انہوں نے ابو یسیر بن
(۳۲۸) امام ابو حنیفہ نے محمد بن

مولی جریر بن عبد اللہ ان رجلاً قال یا
رسول اللہ جئت لأجاعد معک
وترکت والدی یشکیان قال فانطلق
فأضحکهما کما ابکیهما، رواہ
محمد ورواہ الجماعة معاً.
عبد اللہ کے آکر کہہ غلام سے روایت بیان
کی کہ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول
میں آیا ہوں تاکہ آپ کیساتھ جہاد کروں
لیکن ماں باپ کو روکا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں
ارشاد ہوا بیان کو بہت خطر رہا لایا ہے۔

"بیان الخیر الدال علی النهی عن المظلة" ﴿مظہ کی ممانعت﴾

(۳۲۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بريدة
عن ایہ ان السی رضی اللہ عنہ نهی عن المظلة،
رواہ الحارثی ورواہ مسلم وأخرجه
البخاری.
(۳۲۹) امام ابو حنیفہ نے علقہ بن
مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بريدة سے
انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی کہ
رسول اللہ ﷺ نے مظہ سے منع فرمایا ہے۔
(مظہ لاش کی فعل پڑتا ہے۔)

"بیان الخیر الدال علی ان الفضل للجهاد ما هو" ﴿افضل زمین جہاد کو نسبت ہے﴾

(۳۳۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ایہ
عن السی رضی اللہ عنہ قال الفضل للجهاد
کشفه حق عند سلطان جائر، رواہ
الحارثی وأخرجه الثعالی وأحمد
والطبرانی فی الکبیر والبیہقی.
(۳۳۰) امام ابو حنیفہ نے علقہ
بن مرثد سے انہوں نے ابن بريدة سے انہوں
نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا سب سے افضل جہاد ظالم
بادشاہ کے سامنے حق بات کہہ دینا ہے۔ (اگر
حق کہتا ہے۔)

علیہ ولكن سادك على من يحملك
انطلق الى مقبرة بني قلات فان فيها
شاهاً من الانتصار يتراعى مع اصحاب
له ومعاً بعير له فاستحملة فانه يحملك
فانطلق الرجل فاذا هو به يتراعى مع
اصحاب له فقص عليه الرجل قول
النبي ﷺ فاستحلفه القبي بالله لقد
قال هذا رسول الله ﷺ فحلف له
مرتين اولئلاً ثم حملة عليه فمر
بالنبي ﷺ فاحمروه بالخبر فقال له
النبي ﷺ انطلق فان الدال على
الخبر كفاعله، رواء الحارثي ومصب
ابن المقدم والنضر بن محمد عنه
(ابن حنبل) وغيره واخرجه احمد
ومسلم وعنده لفصيل عن ابن
مالك.

صحبتي آتتني من سوري طلب كي (جہہ میں
جائے ليكے) نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس
سوری نہیں جڑھے وہں لیکن میں جڑھے وہ
آؤی بتلاں گا جو جڑھے سوری دےے نبی خداں
کے مقبرے میں چلایا وہاں ایک نو جوان
اضراہی اپنے دوستوں کیساتھ تیرا انداز کر رہا
ہے اس کیساتھ ارکا ہوت ہے اس سے
سوری طلب کرو وہ تجھکو سوری دے گا، آؤی
گیا، نو جوان مقبرہ میں اپنے دوستوں کیساتھ
تیرا انداز کر رہا تھا، آؤی نے نبی ﷺ کی
پاؤں میں اس سے تسبیحیں، اس نے وہاں تین
مرتبہ تسبیحیں کی کہ افسانہ، قسم رسول اللہ ﷺ
نے یہ ارشاد فرمایا؟ اس نے قسم کھائی اس نے
اسکو سوری دے دی وہ نبی ﷺ کے پاس آیا،
خیر دی ارشاد ہوا کہ خیر یہ واثق (خیر کو
تائے گا) خیر کرنے والے کھڑے ہے۔

"بیان الخبر الدال على فضل الزبير وما صار منه في ليلة الاحزاب"
حضرت زبیر کی فضیلت اور غزوہ خندق کی رات کا کارنامہ

(۳۲۳) ابو حنیفہ (ع) عن (۳۲۳) امام ابو حنیفہ نے محمد بن

"بیان الخبر الدال على وبال من يخون غازيا في اهله في غيبته"
مہاجر کی عدم موجودگی میں اسکی بیوی کیساتھ خیانت کا وبال ہے

(۳۲۱) ابو حنیفہ (ع) عن
علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه
قال قال رسول الله ﷺ جعل الله
حرمة نساء المجاهدين على القاعدین
كحرمة امها تهم وامن رجل من
القاعدین يخون احداً من المجاهدين
إلا قيل له انقص فامانكم (یعنی لا
یقلی عدو حسنہ ان امکنہ، رواء
الحارثي واخرجه مسلم مثله ملخصاً
وابوداؤد والنسائي)

(۳۲۱) امام ابو حنیفہ نے طاہر بن
مرحہ سے انہوں نے ابن بريدة سے انہوں
نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ مجاہدین کی بیویوں کی
حرمت قاعدین پر ہے انہوں نے انکی کیسے جیسے ان
کی ماں کی حرمت جیسے وہ جانے والا جو بھی
کسی مجاہد سے خیانت کرے یا قتل کرے ان کی حجاب
سے کہا جائے گا اس سے بدلے رسول اللہ
ﷺ نے سماج سے فرمایا کہ تمہارا یہ خیال
ہے (یا انکی کوئی نیکی چھوڑے)۔

"بیان الخبر الدال على فضل من يحمل غازيا أو يبدله على من يحملته"
مہاجر کو ساری دینے والا نیکی فضیلت ہے

(۳۲۲) ابو حنیفہ (ع) عن
علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه
عن النبی ﷺ قال اتاه رجل
فاستحملة فقال له ما عهدي ما احملك
(۳۲۲) امام ابو حنیفہ نے طاہر بن
مرحہ سے انہوں نے ابن بريدة سے انہوں
نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ

”یہاں الخیر الدال علی عفوہ علیہ السلام عن قاتل عمہ حمزہ حین دخل فی الاسلام“ ﴿یٰٰمُحَمَّدُ﴾ کا اپنے چچا حمزہ کے قاتل کو معاف کر دینا﴾

(۳۳۵) ﴿یٰٰمُحَمَّدُ﴾ عن محمد بن السائب الکلی عن ابی صالح عن ابن عباسؓ ان وحشیاً لعائل حمزہ مکت زماناً ثم وقع فی قلبہ الاسلام فأنزل إلی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فطمع الله لدوق فی قلبہ الاسلام ثم ساق الحلیت بطولہ ولیہ فانزل إلی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلی فلتسلط فأذن لی فی لقلک فأرسل إلیہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان دان وجہک لانی لا استطیع ان املأ عینی من قاتل حمزہ عمی قال فسکت وحشی حتی کان من امر مسلمة ماکان لعلما بلغ وحشیاً ماکب مسلمة إلی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أخرجه العزراق الذی قتل به حمزہ فصقله وهم بقتل مسلمة فلم یزل علی عزمہ ذلک حتی فتلہ یوم البعامة أخرجه البخاری

(۳۳۵) امام ابو حنیفہ نے عمر بن سائب الکلی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ حضرت وحشیؓ نے جب حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تو ایک زندہ غمیرہ رہے اس کے بعد ان کے دل میں ایمان داخل ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر بھیجی کہ ان کے دل میں اسلام داخل ہو گیا، میں مسلمان ہو گیا ہوں نہایت کی اہانت مرحمت فرما ئیں ارشاد ہوا کہ بھڑا چھوڑ چکد گھوڑے اندر ان کی حالت نہیں کہ اپنی آنکھ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے قاتل سے پر کرواں دلوئی نے کہا کہ وحشی غاموش رہے یہاں نہ کہ سید کا معاملہ ہو اب وہ وحشی کو سید کے اس خط کا پتہ چلا جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھنکھاتا تو وہ حیر (چھو؟ نیزہ) لگا لگا جس سے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا اس کو تیز کیا اور سید کے قتل کا رد کیا

محمد بن المنکدر عن جابرؓ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من یأتینا بالخیر لیلۃ الا حزاب؟ قال الزبیر انہ، ثم قال من یأتینا بالخیر، قال الزبیر انہ قال ذلک ثلاث مرات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر، رواہ الحارثی وأخرجه الشیخان وغیرہم وسباق البخاری سابق الامام۔

منکدر سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لیلۃ الا حزاب میں کون ایسے پاس (گندری) خبر لایگا؟ حضرت زبیرؓ نے عرض کیا میں دوسری اور تیسری مرتبہ میں بھی حضرت زبیرؓ بولے اس پر ارشاد فرمایا ہوا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں۔

”یہاں الخیر الدال علی ان الامام إذا فتح قلبہ فلید خلها مسلماً إرہاباً لا عداۃ الله“ ﴿مستخرج شہر میں امام اختیار ہوتا داخل ہو﴾

(۳۳۶) ﴿یٰٰمُحَمَّدُ﴾ عن عبد الله ابن ہشام عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم فتح مکة علی یحییٰ اورق متقلداً یلقوس ومتعمداً بعمامة سوداء من ویر رواہ الحارثی وأخرجه الشیخان والترمذی وابن ماجہ

(۳۳۶) امام ابو حنیفہ نے عبد اللہ ابن ہشام سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیلے رنگ کے کونٹ پر سوار تھے کمان لگائے ہوئے تھے کمان پر (کونٹ کے بال) اکامار ہائے ہوئے تھے۔

ہوازن من الرجال والنساء والولدان حين
اسلموا وخروا عن حد رجال من
قبيل منهم عبدالله بن عوف وعلوان
بن امية ولقد كانا استأسرا العرنيين فكنن
كانتا عندهما من هوازن غيرهما رسول
الله ﷺ فاستخرنا قومهما، رواء محمد
ابن الحسن، ورواه البخاري والطبراني في
الكسب بفهم من رواية البخاري واللباب
بالذن المومنين

"بيان الخبر الدال على النهي عن بيع الخمس من الغنائم قبل
قسمة الامام" ﴿قبل تقسيم غنيمت فليس في بيع جائز فليس﴾

(۳۴۲) ﴿ابو حنيفة﴾ عن نافع
عن ابن عمر قال لقي رسول الله
ﷺ يوم خيبر ان ياع الخمس حتى
يقسم، رواء البخاري وابن المقفر
واخرجه الترمذي والبيهقي وابوداؤد
واحمد والنسائي بطرق متعددة.



نے دیکھا کے ابھی زیر تہ پہل نہیں ہے یہاں
تو مجھے چھوڑ دیا

"بيان الخبر الدال على كراهة مصالحة الامام النساء في المباحة"
﴿بیعت میں عورتوں سے مصافحہ کی کراہت﴾

(۳۴۰) ﴿ابو حنيفة﴾ عن محمد
ابن المنكدر عن امية بنت ربيعة
قالت اتيت النبي ﷺ اباهة لقال ابني
لست اصالح النساء، رواء البخاري
واخرجه ابن حبان وفي الصحيحين
عن عائشة

"بيان الخبر الدال على أن الخمس لنواب المسلمين"
﴿خمس مسلمانوں کی رفاہ عام کیلئے﴾

(۳۴۱) ﴿ابو حنيفة﴾ عن
صالح بن ابي الاخير عن افرهري عن
عروة بن الزبير وسعد بن المسيب عن
مروان والمزور بن معمرة فلا رد
رسول الله ﷺ سنة الاف سبي من

حماد عن ابراهيم انه رضي الله عنه كان يستحب الغل لصر المسلمين بملك على عدوهم، رواه محمد في الاثر عنه قال وهو قول ابي حنيفة وبه لا يخفى.

(۳۴۷) جو حقیقتہ عن حماد عن ابراهيم انه رضي الله عنه قال من قبل قتيلاً ظلمه سلبه ومن جاء بسلب ليهولاً اومن جاء برأسه قللوا كذا، رواه محمد وقال وهو قول ابي حنيفة وهو مفتن عليه من حديث ابي قتادة بزيادة له عليه ينة، رواه احمد وابوداؤد وفيه التفاصيل القطعية ثم الجزء الاول بحمد الله ويعونه وهو ازحم الفرائض وعلى كل شيء قنير، والصلاة والسلام على رسول الله محمد البشير والنبي

آمين يارب العلمين

۶/۲۹/۱۸۱۸ھ یوم الایکین

فلله الحمد على ما تقدم



☆ کتاب البیوع ☆

"بیان الخبر المال على التحريض على التجارة والصدق فيها وهي الفضل بعد الجهاد" جو تجارت اور اس میں بیج کی ترغیب ہے

(۳۴۸) جو حقیقتہ عن الحسن بن الحسن عن ابي سعيد الخدري عن النسي رضي الله عنه قال التاجر الصدوق مع السنين والصدقين والشهداء يوم القيامة، رواه الحارثي، وطلحة، وأخرجه الترمذي، والاساكم بلفظ التاجر الصدوق الامين المسلم مع الشهداء يوم القيامة

(۳۴۹) جو حقیقتہ عن اسماعيل بن عمار السابري عن رافع بن خديج قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر التجار ثلاث مرات انكم تبعون يوم القيامة فجاءوا الا من برز صدق، رواه ابن ابي العوام السعدي عنه وأخرجه الدارمي والترمذي وقال حسن صحيح وابن ماجه وابن حبان والطبراني في الكبير وغيرهم.

(۳۴۹) جو حقیقتہ عن اسماعيل بن عمار السابري سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں مرتبہ ارشاد فرمایا اے تجارت میں قیامت کے دن تمہارے فرمان اطاعت کے لئے تمہارے جوجی بولے اور اطاعت کرے۔

باع عبداً ولہ مال فالمدال للباع إلا ان
بشرط المتاع، رواہ الحارثی من طرق
متعددة عن الامام ورواہ ابن خسرو
والاشعری ورواہ ابن عبدالباقی من طرق
وکعب عہ، أخرجه مسلم والترمذی
وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والبخاری
من باع بعتاً بعتاً

(۳۵۲) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک قال
من باع بعتاً بعتاً أو عبداً مال
فالشركة والمدال للباع إلا ان بشرطها
المشترى، رواہ الحارثی وکثیر من
الحفاظ عن ابی حنیفہ، ورواہ
الطحاوی من طرق.

(۳۵۳) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک قال
تشتري ثمنه حتى تشفع (تحمار
أو تصفار وبز كل منها) رواہ الحارثی
وأخرجه الشيخان وأبو داؤد والطحاوی
وغیرہم منقرب المعنى.

(۳۵۴) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک قال
تشتري ثمنه حتى تشفع (تحمار
أو تصفار وبز كل منها) رواہ الحارثی
وأخرجه الشيخان وأبو داؤد والطحاوی
وغیرہم منقرب المعنى.

"بيان الخبر الدال على كراهية البع في البيع" بخمسة عشر موضعاً في صحيح

(۳۵۰) (ابو حنیفہ) عن
الاعمش عن ابی وائل عن قيس بن ابی
غزوة قال خرج علينا رسول الله ﷺ
وكانت نياح في الأسواق وكان نسى
السامرة فسمانا باسم هواجب البنات
أسما فقال يا معشر النجار إن هذا البيع
يحضره الحلف في الأثمان فلو يروى
بالصدق، رواہ ابو نعيم الاصبهاني،
وابن عبدالباقی عہ، وأخرجه أحمد
وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاكم
من حديثه أيضاً (ابی حنیفہ) والترمذی
من حديثه (ابی حنیفہ) أيضاً وقال حسن
صحيح

"بيان الخبر الدال على النهي عن السلم في النصارى في غير حديثها"
في وقت يخلو من بيع السلم في ممانعت

(۳۵۱) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک قال
من باع بعتاً بعتاً أو عبداً مال
فالشركة والمدال للباع إلا ان بشرطها
المشترى، رواہ الحارثی وکثیر من
الحفاظ عن ابی حنیفہ، ورواہ
الطحاوی من طرق.

"فی الخبر الدال علی ان الطعام وغیره سواء فی النهی عن بیع
ماله یقبض" قبضہ سے پہلے کھانے وغیرہ کی چیزوں کو فروخت کرنا منع ہے

(۳۵۶) بخاری حقیقہ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال نهى عن بیع
الطعام حتى یقبض قال ابن عباس
وأحسب کل شیء مثل الطعام لا یجوز
بعده حتى یقبض، رواه الحزنی وأخرجہ
السنة وقال ابن عباس بعد الروایة
ولا أحسب کل شیء إلا طعمة

بیان الخبر الدال علی العیارات (بخاری التیار کا بیان)

عیارات کی وجہ سے عیارات کی
کتاب الاحادیث لکن ماحصل للمصنف
فلم یورد من حصل لہ فی مسانید الامام
فکتب فی صفحہ ۱۹ الجزء الثانی

"خبر العیب وحکم بیع المصراة لای خبر یب رد ردہ کے ہوئے ہمارے کتاب کا نام

(۳۵۷) بخاری حقیقہ عن یحییٰ بن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ ﷺ من اشترى
شاة مصراة فهو بالحيار ثلاثة اہام فان

(۳۵۴) بخاری حقیقہ عن عطاء بن ابی رباح عن ابی ہریرۃ عن النبی
ﷺ قال لا بیع التمار حتى یقطع الثمر
(الجم یقطع صباحا فی اولک الصیف)
هو وقت نضج التمور، رواه الاصبغی
والحفاظ عن ابی حنیفۃ وأخرج البخاری
معناه فیہ اباحت طریقۃ

"بیان الخبر الدال علی ان المبیع یملكه المشتري بالقول دون
التفرق بالابہان" (مشتري میج کا ایجاد و قبول سے ہی مالک ہو جائیگا)

(۳۵۵) بخاری حقیقہ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال نهى عن بیع
الطعام حتى یقبض، رواه الحزنی وأخرجہ
السنة وقال ابن عباس بعد الروایة
ولا أحسب کل شیء إلا طعمة



طریقہ وغرضی ولا یجوز روایت الامام فی
حیثہ لم یرفق ذلك بروایة احدث من
الائمة ما یؤید دلائل سوی الروایۃ لیس من
غرضی روما للاحتیاط ودلائل المذهب
مرفوعة فی کتب الفقہ

وقفاً ومعها صاعاً من تمر لا سمراء
رواہ ابن المظفر وابن عسرو
واخرجه مسلم فی مباحث طویلہ
کروے نور ایک صاع کھجور بھی داہیں
کرسے کہ گھول۔ یہی حکم نوٹنی کا بھی
حدیث میں آیا ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا
اتفاق ہے ولاحکم تفصیل طلب ہیں
خلاصہ یہ کہ خیار میب ہوگا ایک صاع کھجور
تھان میب کی جڑ ہے۔
تفصیل الخاء الحسن جلد نمبر ۱۳ ص ۱۶
تک معنی حضرت مویہ ظفر امہ قنونی

"بیان الخمر الذال علی ان بیع الخمر باطل" طہ شرب کی کچا ہے

(۳۵۸) ابو حنیفہ عن محمد
ابن قیس بن مخزوم الهمدانی کہ سمع
عمر بن الخطاب یسل عن بیع الخمر
واکل لثمنها فقال سمعت رسول الله
ﷺ یقول فقال الله البود حرمت علیهم
الشحوم فحرموا اکلها واستحلوا اکل لثمنها
بن الله حرم بیع الخمر و شردها و اکل
لثمنها و رواه ابن عسرو و اخرجه مسلم

(۳۵۸) امام ابو حنیفہ نے محمد بن
قیس بن مخزوم الہمدانی سے روایت کیا کہ عمر
سے شرب کچا کر اس کی قیمت کمانے کے
بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ
تعالیٰ یہود کو حاکم کرے گا کہ وہ چربی
حرام۔ گی تو انہوں نے اس کا ذکر حرام کیا
اور اس کی قیمت کا کھانا حلال قرار دیا اللہ تعالیٰ

نے شراب چھڑا کر اس کی قیمت کمانے
سب حرام کیا ہے۔
(۳۵۹) امام ابو حنیفہ نے محمد بن
قیس سے روایت کیا کہ قبیلہ بنی ثقیف کے
ایک صحابی جن کو ابو عامر کہتے تھے ہر سال نبی
ﷺ کو ایک مظفر شراب پیش کرتے تھے
جس میں شراب حرام ہوئی اس میں بھی
عدالت کے موافق ایک مظفر شراب پیش
کرا چاہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو عامر اللہ
نے شراب حرام کر دی اس لئے تمہاری
شراب کی ہمیں ضرورت نہیں ایک صحابی
نے حضور دیا کہ حضور قبول فرما کرچ دیں
انکی قیمت سے شرابیات پوری فرمائیں
لہذا ہوا کہ اللہ نے اس کا پورا راج کر اس کی
قیمت کمانے سب حرام کر دیا ہے۔ مسلم
شریف کی روایت میں ہے کیا تم پہلے ہو کہ
اللہ نے اسکو حرام کر دیا ہے عرض کیا میں
آخر میں ہے اس کے بعد انہوں نے منک کا
مذہب کمال دیا مدی شراب بہہ گی۔

(۳۵۹) ابو حنیفہ عن محمد
ابن قیس ان رجلاً من ثقیف یبکی
ابا عامر کان یهدی الی النبی ﷺ فی
کل عام راویۃ من خمر لاعدی الیہ فی
العام الذی حرمت فیہ الخمر و راویۃ
خمر کما کان یهدیها فقال رسول
الله ﷺ یا ابا عامر ان الله تعالیٰ حرم
الخمر فلا حاجة لنا فی خمرک فقال
رجل علیها وبعھا واستمن بثمانیۃ علی
حاجتک فقال ان الله تعالیٰ حرم
شربھا وحرّم بیعھا واکل لثمنھا و رواه
الحسن بن زید عنہ و مسلم و فی
روایۃ مسلم هل علمت ان الله حرمھا
قال لا و فی اخره ففتح المزاود حتی
ذهب مالہا

فی حدیث جابرؓ نہیں عن المحاللة
والمزانية والمعاومة والمخاربة.

"بیان الخیر الدال علی النہی عن بیع الفرد" ﴿درمکر وانی کی ممانعت﴾

(۳۶۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن نافع عن ابن عمر قال نہیں رسول اللہ ﷺ عن بیع الفرد، رواہ الحارثی عنہ، ورواہ الثوری عن امی ثبلی، اس سے منع فرمایا جس میں درمکر ہو، اس مرفوعاً ولفہ روایات مفصلة سند میں بیانی تفصیل ہے۔

"بیان الخیر الدال علی النہی عن النجش وعن بیع الحصة"
﴿نجش اور بیع حصہ کی ممانعت﴾

(۳۶۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حارون عن ابی ہریرۃ وانی سہیۃ العدوی فلا قال رسول اللہ ﷺ لا یعطب الرجل علی عطیۃ امیہ ولا یسوم علی سوم امیہ ولا ینکح امراء علی عمتہا ولا علی خالتہا ولا نسئل طلال امیہا لکنکما فی صحیفہا فان اللہ ہوذا لہا قال عن استأجر اجیراً

"بیان الخیر الدال علی حکم المزانية والمحاللة" ﴿مزید اور محالہ کا حکم﴾

(۳۶۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی ذر عن جابر ان النبی ﷺ نہیں عن المزانية والمحاللة، رواہ الحارثی عنہ، قال جابر المزانية بیع الرب فی النخل بالشر کیلا، والمحاللة بیع الورع القام بالحب کیلا بحسبہ۔
(۳۶۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے ابو ذر سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزید (یعنی بیچ) کی چیز بجز کو تک بجز سے وزن کے انداز سے (بیچ) اور محالہ (یعنی کڑی سختی) کو لان کے بدلے آپؐ قول کے انداز سے بیچنے سے منع فرمایا۔

"بیان الخیر الدال علی حکم بیع السنین" ﴿بچہ دار عورت کو چند سالوں کیلئے بیچ کا حکم﴾

(۳۶۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی امی ریمۃ عن امی الولید عن رسول اللہ ﷺ عن المزانية وان بشری النخل سنة اوسطن، رواہ طلحة وابن عبد اللہ بن ابی ریمۃ۔
(۳۶۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے ابی امی ریمہ سے امی الولید سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزید محالہ اور درخت کو ایک یا چند سالوں کے لئے خریدنے سے منع فرمایا۔

(۳۶۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن زید بن اسید عن امی الولید عن جابرؓ ولفہ مثله وابع السیر لافرح مسام
(۳۶۲) اس حدیث میں علامہ کی روایت ہے۔ علامہ بتاتی ہیں زمین کا دینا ہے اس کی بعض ٹکسین ہاتھیں کب نقد میں

”بیان الخیر الدال علی کراهیۃ بیع الحاضر للبادی“

﴿شہری کیلئے دیہاتی کی چیز بیچنے کی کراہیت﴾

(۳۶۶) ابو حنیفہؒ عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی ﷺ قال لا بیع حاضر لباد، رواہ ابن مسعود و ابن عمر و عائشہ و سلم و زناد و عوا و الناس یوزق اللہ بعضهم من بعض۔
(۳۶۷) ابو حنیفہؒ عن عدی ابن ثابت عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انه لیس عن بیع حاضر لباد، رواہ طلحہ عہ و اخرجہ الشیخان و زناد مسلم قال طائفتان لقلت لابن عباس ما قولہ حاضر لباد؟ قال لا یکن لہ مسأراً و زناد مسلم وان کان اصابہ او اباہ۔

(۳۶۶) امام ابو حنیفہؒ نے ابو الزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری دیہاتی کی چیز نہ بیچے (۱) مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ لوگوں چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض کے ذریعہ رزق دیتا ہے ۳۶۷ اس حدیث میں بھی وہی حکم دوسری سند سے مروی ہے اس میں شرط ہے کہ حاضر لبادی کی یعنی اس کا دلال نہ بنے اگرچہ دیہاتی شہری کا بھائی یا پاپ ہو۔

فلیعلمہ اجرہ، و لانا جشوا و لا یناہوا بآلقاء الحجر، رواہ محمد بطولہ عن الامام، و الحارثی و ابن عسرو ابی فلیعلمہ و فی المتفق علیہ لیس عن الجش و عند مسلم لیس عن بیع الحضاہ۔

”بیان الخیر الدال علی النہی عن الاستیماع علی سوم اخیہ“

﴿اپنے بھائی کے بھائی بھائی کے بیعت کرنے کی ممانعت﴾

(۳۶۵) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم عن ابی ہریرۃ و ابی سعید خدری سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے بھائی بھائی کے بیعت نہ کرے۔

(۳۶۵) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے بھائی بھائی کے بیعت نہ کرے۔



(۱) شہری کیلئے دیہاتی کی چیز بیچنے کی کراہیت
بعض شہریوں نے کہا کہ دیہاتی کی چیز بیچنے کی کراہیت

(۱) اگر کوئی شہری دیہاتی کی چیز بیچے تو اس کی بیعت نہیں آئے
بعض شہریوں نے کہا کہ دیہاتی کی چیز بیچنے کی کراہیت
بعض شہریوں نے کہا کہ دیہاتی کی چیز بیچنے کی کراہیت

”بیان الخیر الدال علی أن البیع یطل إذا اشترط فیہ مالین منه“
”تفاسر بیع کے خلاف شرط بیع کو باطل کر دیتا ہے“

(۳۶۹) ابوحیفہ عن
ابو یعفر عن حماد عن عبد اللہ بن
عمرو عن النبی ﷺ انہ یعتب
من اسید الی مکة فقال الیہم عن
شرطین فی بیع وعن یحییٰ وسلف وعن
ربیع مالم یضمن وعن بیع مالم
یلمس، رواہ الحارثی ورواہ طلحة
والاشعری وابن عسرو۔

(۳۷۰) منقول روایت ۳۶۸

بسنافہ

(۳۷۱) منقول روایت ۳۶۸

بسنافہ

(۳۷۲) منقول روایت ۳۶۸

بسنافہ

وأخرج ابن ماجہ والبیہقی والطبرانی
فی الأوسط



”بیان الخیر الدال علی کراهیة التفریق بین الام وولدها“
”بچہ اور اسکی ماں کے درمیان ہدائی کی کرہیت“

(۳۶۸) ابوحیفہ عن
الحسن بن الحسن بن علی بن ابی
طالب قال قال زید بن حارثۃ یروقی
من الیمن فأستأج إلى لیلۃ یفتقھا
علیہم لباغ غلاماً من الرقیق کان مع
امہ فلما قدم علی النبی ﷺ تصفح
الرقیق فقال مانی اوی هذه والہذا قال
استجنا الی لیلۃ لعلنا ولدها فامر بردہ
رواہ الحارثی وابن عسرو ورواہ
الاشعری ومحمد والحسن بن زید عن
رحمہم اللہ وأخرجہ ابو داؤد والترمذی
والحاکم وفی الباب احادیث فی ابوب
الانصری ورواہ الترمذی والترمذی
والحاکم وعدنان ماجہ فی کل حدیث
وعن شدید علی تفریق ذی رحم محرم
صلی اللہ وسلم وبارک علی نبی
الرحمة وآلہ وصحبہ وآلہ



”بیان الخیر الدال علی الرخصة فی ثمن الکلب المعلم للصید“

﴿شکاری کے خرید و فروخت کی اجازت﴾

(۳۷۳) ﴿توحیفہ﴾ عن عظم
عن ابن عباس قال رخص رسول الله
ﷺ فی ثمن کلب الصید، رواه
طلحة عنه،
(۳۷۴) ﴿توحیفہ﴾ عن
ابن عمر عن عکرمه عن ابن عباس قال
رخص رسول الله ﷺ فی ثمن الکلب
للصید، رواه علی بن خنيس و ابن
المظفر وأبو حنيفة بن عدى فی الکامل
وفی الباب عن الثرمذی (وفیه بیعت)
وعن الدارقطنی والنسائی والطحاوی

”بیان الخیر الدال علی النهی عن الفش فی المعاملات“

﴿معاملات میں دھوکہ کی ممانعت﴾

(۳۷۵) ﴿توحیفہ﴾ عن عطاء
ابن دینار عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه
قال لیس ثمنان غش فی البیع والشراء،
(۳۷۵) ﴿توحیفہ﴾ عن عطاء
عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه
عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه

رواه الثرمذی عنه وفی الباب عن احمد
والدارقطنی ومسلم وفی دلائل و الثرمذی
وابن ماجه عن ابی هريرة یقولون قوله البیع
والشراء وعن غیرهم

آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہماری ضمانت
میں سے نہیں خرید و فروخت میں دھوکہ
دے دوسری روایت میں خرید و فروخت کی
تقدیر نہیں ہے۔

☆ ”باب الربا“ سورہ کا بیان

”بیان الخیر الدال علی انه لا بیع جنس الاثمان بحسنه بشرط فیہ التساوی
والتفاضل قبل الافتراق ولا يجوز التفاضل فیہ لان اختلافهما فالتفاضل“
﴿سوئے چاندی کی آپس میں بیع کا حکم﴾

(۳۷۶) ﴿توحیفہ﴾ عن عطیة
عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ
انه قال الذهب بالذهب مثلاً بمثل
والفضل ربا، والفضة بالفضة مثلاً
بمثل والفضل ربا، والحطبة بالحطبة،
مثلاً بمثل والفضل ربا، والتمر بالتمر
مثلاً بمثل والفضل ربا، والشعیر
بالشعیر مثلاً بمثل والفضل ربا
والملح بالملح مثلاً بمثل والفضل
ربا، رواه محمد بن الحسن

(۳۷۶) ﴿توحیفہ﴾ عن عطیة
عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه لا بیع جنس الاثمان بحسنه بشرط فیہ التساوی
والتفاضل قبل الافتراق ولا يجوز التفاضل فیہ لان اختلافهما فالتفاضل
﴿سوئے چاندی کی آپس میں بیع کا حکم﴾

عن ابن عباس عن اسماء بن زيد قال
إنما الربا في النسبة وما كان يناديه
فلا بأس به، رواد الحارثي عنه وأخرجه
الشيخان والنسائي وابن ماجه
والطحاوي.

دست پر موم لپیٹ کر اسے کھسک کر قرض میں
لپیٹ کر دیا اس طرح دست کو اس کے بدلے
خرید کر رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا
اور دوسرے شیخین راشد اور یحییٰ بن زکریا نے اس سے منع فرمایا

”بیان الخیر الدال علی شرط التقایض قبل الافتراق“
﴿چند اہولے سے پہلے قبضہ کی شرط﴾

(۳۷۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
بکر مرزوق البیہمی الکوفی عن ابی
جبلۃ عن ابن عمرؓ انہ سألہ انما تقدم
الارض ومعنا الورق الخفاف النافقة
وبها الفضل الکسفة الفسری ورقهم
بورق قال لا ولكن مع ورقك بالدائبر
واشتر ورقهم ولا تفارقهم حتی تقبض
لان صعد فوق البيت فاصعد معه وان

والکلاعی والذری وزیاد بن الحسین
ابن فرات وابو یوسف کاتبہ عنہ

(۳۷۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ وفی
روایۃ الذهب بالذهب وزنا بوزن بدأ
بید والفضل رہا، والفضۃ بالفضۃ وزنا
بوزن بدأ بید والفضل رہا، والحطۃ
بالحطۃ کیلا بکیل بدأ بید والفضل
رہا، والشعر بالشعر کیلا بکیل بدأ
بید والفضل رہا، والنمر بالنمر کیلا
بکیل بدأ بید والفضل رہا، والمملح
بالمملح کیلا بکیل بدأ بید والفضل رہا،
رواد الحارثی وعبد الحمید الجمہلی
وعبد اللہ بن موسیٰ والاعمام محمد
والحسن بن زیاد وغیرہم کثیر عنہ وفی
الباب عن البخاری ومسلم وفی الباب
احادیث واثر واختلاف لواء الفقہاء

”بیان الخیر الدال علی ربا القرآن الذی کان أصله فی النسبة“
﴿قرآن کے اس سود کا ذکر جو ادھار میں ہوتا تھا﴾

(۳۷۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء
(۳۷۸) ام ابی حنیفہ نے عطاء

السنی وی داؤد زیادہ وشادہ
و کاتبہ وحر عند مسلم و قال ہم
سواء
والے (گھٹے والے کو ہی دینے والے سب
پر کاتبہ کی ہے، کاتب کو شاپہ پر کاتب
ابو داؤد کی حدیث میں موجود ہے۔

☆ "باب السلام" سلم کا بیان ☆

"بیان الخبر الدال علی انه لا یصح السلم فی المتقطع عن الہدی الناس
عند حلول الاجل" مدت پر ہی ہو سکے وقت پر جو قسم ہو جائے اس میں سلم صحیح نہیں

(۳۸۲) (ابو حنیفہ) عن جملہ
ابن مسہم عن ابن عمر قال نہیں
رسول اللہ ﷺ عن السلم فی النحل
حتى یدلو صلاحہ (رواہ الحارثي)
وعند ابی داؤد فی الحدیث قصہ
وفی الباب عن ابی داؤد الطیالسی
وعند ابن ابی شیبہ معافہ

"بیان الخبر الدال علی انه لا یصح السلم فی الحيوان"

﴿ حیوان میں بیع سلم جائز نہیں ﴾

(۳۸۳) (ابو حنیفہ) عن
حماد عن ابو نعیم عن عبد اللہ بن
مسعود ان رجلاً اسلم مالا فی فلاحہ
سے انہوں نے ایمان میں سے انہوں نے
میدان بن مسعود سے روایت کیا کہ ایک

ولب قلب معہ، رواہ طلحہ وابن
عسرو وأخرج مسلم معافہ
تین فریلا ٹھک اپنے چاندی کے ٹکے دنانیر
سے بیچ دو دوران کے چاندی کے ٹکے خرید
تقد سے نقل حدیث ہوئے اگر وہ گھر کے
لوہ چھہ جائے تو تم بھی اسکے ساتھ چھہ
چاؤ اگر وہ تر جائے تو تم بھی تر چاؤ

"بیان الخبر الدال علی الرخصة فی بیع الحيوان بالحيوان اذا كان بدأ
بید" ﴿ حیوان کو حیوان کے بدلے بیچنے کی اجازت جبکہ ساتھ رہا ہو ﴾

(۳۸۰) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزیر عن جابر ان رسول اللہ ﷺ
اشتری عینین بعدہ، رواہ الحارثي
و ابن داؤد مختصراً ومسلم والترمذی
والسنی یقیم منہ بظہر من الحلیث ان
اشتری فی هذا الحدیث بعضی باع
(۳۸۰) امام ابو حنیفہ نے ابو زہر
سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام کے
بدلے دو غلام فرادیت کئے (اس حدیث
میں اشتری بار کے معنی میں ہے) جیسے کہ
اگلے روایت سے ظاہر ہے۔

"بیان الخبر الدال علی التشدد بدلی الرما" ﴿ سود کے بارے میں سختہ و میڈ ﴾

(۳۸۱) (ابو حنیفہ) عن ابی
اسحاق عن الحارث عن علی قال لعن
رسول اللہ ﷺ اکل الرما وموكلہ،
رواہ الحارثي عنہ وفی الباب عن
ابو حنیفہ نے سود کھانے والے کھانے

﴿حوالہ دیون کا جائز ہے اعمیان کا نہیں﴾

باب الشرعة والمضاربة

ابن مسعود الذي تقدم في بيع السلم

و بالجزء الشائع "ۛ ضمانت بالنفس کی دونوں قسموں کی مشروعیت کا بیان ۛ

این ماحظه و این حیات



الشركة المغاوضة، الشركة العنان،
الشركة الصانع، الشركة الوجوه،
المضارب خمس مراتب: امين في
الابتداء فاذا تصرف يكون وكلاء
واذا ربح يكون شريكا واذا خسر
المضاربة يكون أجيرا واذا خالف
يكون غاصبا، والتفصيل في كتب
الفقه، وروى ابن عسرو عن عمرو
ابن حبيب البصري عن ابي حنيفة.

مكي، (انعام شركة) شرکت کی چار قسمیں
ہیں۔ ۱۔ مضاربتہ، ۲۔ عتاق، ۳۔ شرکت
منازلہ، ۴۔ شرکت دمجہ۔
مراتب مضارب: مضارب کے چار درجے
ہیں۔ ۱۔ اموال کی ابتداء میں امین ہے،
۲۔ بوقت تصرف وکیل ہے، ۳۔ سود و نفع
کے وقت میں شریک، ۴۔ اور جب معاملہ
خاسر ہو جائے تو اجیر ہے، ۵۔ اور جب ارباب
کی مخالفت کے وقت غاصب، تفصیلی کتب
فقه میں موجود ہے۔

(۳۸۷) وروى طحطا عن
ابن يوسف عن ابي حنيفة عن عبدالله
ابن حميد بن عبدالله الانصارى
الكوفى عن ابيه عن عمر بن الخطاب
(انه) اعطاه اى عمر مالا مضاربة
ليبيعہ۔

(۳۸۷) طحا نے ابو یوسف سے
انہوں نے ابو حنیفہ سے انہوں نے حمید بن
بن حمید بن عبد اللہ انصاری کوئی سے
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن
الخطاب سے روایت کیا کہ حمید بن عبد
انصاری کو ایک عظیم کا مال حضرت عمرؓ نے
مضاربت کے طور پر دیا۔



☆ "باب القضاء" باب القضاء ☆

"بيان الخبر الدال على أن من قضى بغير علم أو بغير حق استوجب النار"
﴿بے علم اور خلاف حق فیصلہ کرنے والا قاضی مستحق جہنم ہے﴾

(۳۸۸) ﴿ولو حلفتم عن الحسن
ابن عبدالله عن حبيب بن ابي ثابت
عن ابي بريدة عن ابيه قال قال رسول
الله ﷺ القضاء ثلاثة، قاضيان في
النار، قاض يقضى في الناس بغير علم
ويؤكل بعضهم مال بعض وقاض ترك
علمه ويقضى بغير الحق فهذان في
النار وقاض يقضى بكتاب الله فهو في
الجنة، رواه الحارثي وأخرجه
ابوداؤد والترمذي وابن ماجه
والحاكم والبيهقي وقال الحاكم هو
على شرط مسلم.

(۳۸۸) امام ابو حنیفہ نے حسن
بن عبد اللہ سے انہوں نے حبیب بن ثبات
ثابت سے انہوں نے ابو بریدہ سے انہوں
نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی تین طرح
کے ہیں دو جہنم میں جائیں گے ایک وہ جو
بے علم کے خود فیصلہ دے اور ایک کا مال
دوسرے کو کھائے ایک وہ جس نے اپنا علم
چھوڑ دیا اور بے حق فیصلہ کیا۔ دوسرا آگ
میں جائیں گے اور کتاب اللہ سے فیصلہ
کریں گے جنت میں جائیں گے۔

"بيان الخبر الدال على أن تولية القضاء بين الناس من جملة الآثام"

﴿قاضی لوگوں پر ایک طرح کا حاکم ہے﴾

(۳۸۹) امام ابو حنیفہ نے حاتم

(۳۸۹) ﴿ولو حلفتم عن الحسن

☆☆ "ادب القاضی" اب القاضی ☆☆

(۳۹۱) ابو حنیفہؒ عن عبد الملك بن عمر عن ابن ابی بکرہ ان اباه كتب اليه انه سمع رسول الله ﷺ يقول لا يقضي الحاكم وهو غضبان، رواه الحارثي وابن حبان ورواه السفة وغيرهم.

(۳۹۲) ابو حنیفہؒ عن عبد الملك بن عمر عن ابن ابی بکرہ ان اباه كتب اليه انه سمع رسول الله ﷺ يقول لا يقضي الحاكم وهو غضبان، رواه الحارثي وابن حبان ورواه السفة وغيرهم.

"بيان الخبير الدال على تحذير القضاة من الظلم والجور"

﴿قاضیوں کو ظلم و جبر سے ڈرانا﴾

(۳۹۳) ابو حنیفہؒ عن ابن السائب عن محارب بن دثار عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ياكم والظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة، أخرجه الشيخان.

(۳۹۴) ابو حنیفہؒ عن ابن السائب عن محارب بن دثار عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ياكم والظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة، أخرجه الشيخان.

(۳۹۵) ابو حنیفہؒ عن علي بن الاقمر عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ من اراد ان يضع

(۳۹۶) ابو حنیفہؒ عن علي بن الاقمر عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ من اراد ان يضع

عن الحسن عن ابی ذر ان النبی ﷺ قال الا مائة امانة وهي يوم القيامة عزى وندامة الا من اخلفها، بحقها وادى الذى عليه والى ذلك. رواه الحارثي والخلعي وعبد الحارثي حسة بدل عزى واخرجه مسلم وابوداؤد وابن سعد وابن عزيمة والحاكم يا اباذر انك ضعيف والها امانة

عن الحسن عن ابی ذر ان النبی ﷺ قال الا مائة امانة وهي يوم القيامة عزى وندامة الا من اخلفها، بحقها وادى الذى عليه والى ذلك. رواه الحارثي والخلعي وعبد الحارثي حسة بدل عزى واخرجه مسلم وابوداؤد وابن سعد وابن عزيمة والحاكم يا اباذر انك ضعيف والها امانة

"بيان الخبير الدال على فضل الحاكم اذا عدل في حكمه"

﴿منصف حاکم کی فضیلت﴾

(۳۹۷) ابو حنیفہؒ عن عطية عن ابی سعید ان رسول الله ﷺ قال ان ارفع الناس درجة يوم القيامة امام عادل اخراج الترمذی معناه وفي المتفق عليه من حديث ابی هريرة سبعة يظلهم الله وفيه امام عادل

(۳۹۸) ابو حنیفہؒ عن عطية عن ابی سعید ان رسول الله ﷺ قال ان ارفع الناس درجة يوم القيامة امام عادل اخراج الترمذی معناه وفي المتفق عليه من حديث ابی هريرة سبعة يظلهم الله وفيه امام عادل



<p>(۳۹۵) عن ابراهيم عن شريح بن قبيصة عن حماد بن عمار عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال: "ولا تقبلوا لهم شهادة أبداً"، وأولئك هم الفاسقون، إلا الذين تابوا من بعد ذلك وأصلحوا فإن الله غفور رحيم.</p> <p>قال إذا تاب ذهب عنه اسم الفاسق وأما الشهادة فلا تقبل له أبداً رواه ابن عسرو والامام محمد وقال به لأخذ وهو قول أبي حنيفة أخرجه الرملي</p>	<p>(۳۹۵) امام ابو حنیفہ نے حماد بن عمار سے ابراہیم سے انہوں نے شریح بن قبیصہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قول پر لوگ کسی پر جھوٹی حجت نہ لگائیں ان کی گواہی کسی بھی قول نہ کرادیں اور لوگ اللہ کی حد سے باہر نکلنے والے ہیں مگر جن لوگوں نے اسے بعد توبہ کر لیا اور اپنی اصلاح کرنی چاہی اللہ تعالیٰ ان کا مہمب چھپانے والا رحیم ہے۔ قاضی شریح نے کہا جب توبہ کی تو کس</p>
--	--

المدعی و الیمین علی المدعی علیہ
و کان لا یرد الیمین رواہ محمد و قال
یہ تأخذ
کر دہی کا کام ہے (اور گواہیوں تو) ہم
کھا دہی علیہ کا کام ہے اور وہ قسم کا اعتبار
کرتے تھے۔

(۳۹۹) ابو حنیفہ عن عمرو
بن شعب عن ابیہ عن جندہ ان اسی
قال الیمین علی المدعی و الیمین علی
المدعی علیہ رواہ طلحہ و المعشورون و ابیہ
ابحاث و سوال و جواب

”بیان الخبر الدال علی أن الرجلین یدعیان شیاً ولیست لهما بینة
فالقول قول البائع أو یترادان“ جن دوہ میوں کے پاس گواہی ہوں تو یا تو
بائع کا قول مستبر ہو گا یا حاملہ ساقط ہو جائیگا

(۴۰۰) ابو حنیفہ عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابیہ عن
عبد اللہ بن مسعود ان الاشعث بن
قیس اشتری من عبد اللہ و قلیحان
رفیق إلا مارة فشقاه عبد اللہ فقال
الاشعث اشتریت منك بعشرة الاف
درهم فقال عبد اللہ بعثک بعشرين الفا
فقال عبد اللہ اجعل بیی و بیئتک رجلاً

(۳۰۰) امام ابو حنیفہ نے عام
بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے
روایت کیا کہ اشعث بن قیس نے بیت
الہال کے لکھڑوں میں سے کچھ کلام محمد اللہ
بن مسعود سے خرچے حضرت ابن مسعود
نے قیمت کا تقاضہ کیا تو دونوں میں اختلاف
ہو گیا اشعث نے کہا میں نے دس ہزار درہم

والدارقطنی معناه وهو مروی عن
کثیر من الاسلاف
نہیں رہائیں انکی گواہی بھی قبول نہیں
ہوگی حنیفہ کا یہی مسلک ہے۔

”باب الدعوی و البينات“ دعوی اور بیانات کا بیان ہے
”بیان الخبر الدال علی ان الیمین بدل عن البينة و القدرة علی الاصل
تبطل حکم الخلف“ گواہ نہ ہو سکے وقت قسم گواہ کے قائم مقام ہے

(۳۹۶) ابو حنیفہ عن
حماد عن الشعبي عن ابن عباس قال
قال رسول الله ﷺ المدعی علیہ
اولی بالیمین اذالم تکن بینہ رواہ
الحارثی و ابن المظفر و الدارقطنی عن
ابی حنیفہ فیہ لجلال و هو ضعیف

(۳۹۶) امام ابو حنیفہ نے عام
سے انہوں نے قسمی سے انہوں نے ابن
عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا دہی علیہ کے لئے قسم زیادہ بہتر
ہے جب کہ گواہیوں۔

(۳۹۷) ابو حنیفہ عن
حماد عن ابراهیم عن شریح بن
العازث عن عمر بن الخطاب عن
النسی ﷺ انه قضی بالیمین علی
المدعی و الیمین علی المدعی علیہ
إذا انکر و رواہ ابن مسعود

(۳۹۷) امام ابو حنیفہ نے عام
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے شریح بن
عازث سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے
روایت کیا کہ نبی ﷺ نے دہی پر گواہ کا بار
دہی علیہ پر قسم کا فیصلہ واجب کہ وہ انکار
کرے (اور دہی کے پاس گواہیوں)

(۳۹۸) ابو حنیفہ عن
حماد عن ابراهیم انه قال الیمین علی
انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ گواہیوں

رجلین اختصا الیہ فی ناقة النعام کل بینة
انہا ناقة نجات عندہ قضی بہا للہی فی
بدو، رواہ الحارثی و طلحة وابن المنذر
کلہم عن لہلاج وهو ضعیف وزوہ
طلحة وابن عبدالباقی بطریق لس فیہا
لہلاج، وأخرجه عبدلرافق وابن ابی
شہبہ فی منہ قضی رسول اللہ ﷺ بہ
بینہما وہ قال الامام محمد وہ یقنی من
شاء الفصل فیقطع اصل الکتاب

باب الإقرار "اقرار کا بیان ہے"

(۴۰۳) (۴۰۳) امام ابو حنیفہ نے علقم
ابن مرثد عن ابن بريدة عن امیہ بن ماعز
ابن مالک التی السی ﷺ قال بن الاخر
فلزنی فأقم علیہ الحد، والحديث بتمامہ
فندقم فی الحدود، وأخرجه مسلم
وأحمد عن بريدة نحوه

باب الصلح "صلح کا بیان ہے"

وهو عارة عن عقد برفع رد
سنت یہ حد کا نام ہے جس

فقال لا شئت فانی قد جعلتک بینی
وبینک فقال عبدلله فانی
سأقضی بینی وبینک بقضاء سمعہ
من رسول اللہ ﷺ، يقول إذا اختلف
البعان ولم تکن لہما بینة فالقول
ما قال ینایع أو برادان، رواہ الحارثی
بطریق کثیرہ
میں خریدے ہیں اور ابن مسعود نے فرمایا
تیں خریدیں، ابن مسعود نے فرمایا میرے
اور اپنے درمیان کوئی فیصلہ کرنے والا ہے کرو
اخت نے فرمایا خود آپ فیصلہ دیں ابن
مسعود نے فرمایا میں اپنے اور آپ کے
درمیان رسول اللہ ﷺ کا وہ فیصلہ دوں گا جو
میں نے خود سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ
کو فرمایا ہوئے تاکہ جب خریدے نہ ہو بیچتے
والے میں انکشاف ہو جائے اور کسی کے پاس
گواہ نہ ہوں تو بیچتے والے کی بات مانی جائے گی
نہ سو قوف کر دیں (مسلم کر دیں)۔

(۴۰۱) عن ابی حنیفہ
روایات بمجموعہ بصرہ الاحتجاج
فیہ مثل روایہ ۴۰۰ روایات کثیرہ
ترکھا ووما للاختصار

"بیان الخبر الدال أن الخارج إذا أقام بينة على الساج فلو ألد
أولى" (مناہ پر جب قاضی وغیرہ قاضی بینہ قائم کریں تو قاضی کی بات مستتر ہے)

(۴۰۲) (۴۰۲) امام ابو حنیفہ نے ابو زہر
الزہر عن جابر عن السی ﷺ ان
سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا

☆باب العارضة☆

فیہ حدیث ابی امامۃ الذی مرّ

بطولہ فی باب الکفالة

☆بیان الخبر الدال علی عدم تضمن العارضة☆

(۱۰۵) ﴿طہو حیفہ﴾ عن حماد
عن ابرہیم اذ قال کان لایضمن العارضة
رواہ الامام محمد والخرجہ ابو داود
ودفعہ لعل علی الہد مغفلت حتی نودی
ثم ان الحسن لسی قال هو امینک لا
ضمنان علیہ أخرجه الترمذی والشیخی
وابن ماجہ وقال الترمذی حسن

☆باب الہیبة☆

فی تعلیک الدال بلا عرض بطریق الودد

☆بیان الخبر الدال علی قبول الہدیاء☆

(۱۰۶) ﴿طہو حیفہ﴾ عن محمد بن یس
عن ابی عمر الظفی کان یهدی فی رسول
لہ ﷺ الحدیث (وقد تقدم فی البوع)

المنازعة وهو خير قال رينا والصلح خير
ما روى المصنف في هذا الباب رواية عن
الامام
سے نزاع قسم ہو رہا ہے اللہ نے فرمایا
والصلح خیر اس باب میں مصنف نے امام
سامع سے کوئی روایت بیان نہیں کی۔

☆بیان الخبر الدال علی دفع المنازعة والشقاق ولداعی الرحمة
والاشفاق☆

(۱۰۷) ﴿طہو حیفہ﴾ عن الحسن
ابن عبد اللہ عن الشعبي قال سمعت
نعمان بن بشیر يقول سمعت رسول اللہ
ﷺ يقول مثل المؤمنین فی تواضعهم
وتراحمهم كمثل جسد واحد إذا
اشتكى العض من الانسان لداعی لہ
سائر الجسد بالجمعی والسهو، رواہ
البحارنی والشیخان واحمد

☆باب الودیعة☆

فیہ حدیث ابی امامۃ الذی
مر فی باب الکفالة بطولہ
کڑی رکھنے سے روکنے کی ممانعت ہے۔ ب
الخاص میں گزر چکی ہے یہاں بھی کر ہے۔



عسرو واخرجه مسلم والبخاری
بطریق ایھا الشافعی والا حصار
کرد یہ نگرہ سوئے فرمایا میں رسول اللہ
ﷺ کے ہاں میں تم کہا ہوں کہ میں نے
اکبر رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

(۴۰۹) (۴۰۸) (۴۰۷)
اسماعیل بن عبدالمک من ابی صالح
عن ام هانئ قالت قال رسول الله
ﷺ شمس شد علی امی فی القاضی
معرأ شد الله علیه فی قوره رواه
الحارثی والاشعثی وعند مسلم مرفوعا
معاه من سرة ابن جبعه الله من كرب يوم
القيامة ليليس عن معمر بن ابي صعصعة
کے بیان سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ
ﷺ نے اس کے ہاں میں تم کہا ہوں کہ میں نے
اکبر رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

"یہاں الحبر الدال علی ان المرأة لا تخرج شیئاً من بیت زوجها فرضا أو غیره
الا باذنه" (عورت اپنے شوہر کے گھر سے بااھلات شوہر کی کو قرض وغیرہ نہ دے گی)

(۴۱۰) (۴۰۹) (۴۰۸)
اسماعیل بن عباس عن شرحبیل بن
مسلم الخولانی عن ابی امامة قال
سمعت رسول الله ﷺ عام حجة
الوداع ان الله اعطی کل ذی حق
بن عباس سے انہوں نے شریک بن مسلم
الخولانی سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت
کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ سے حجۃ الوداع کے سال سنا کہ اللہ

(۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹)
حماد عن ابراهيم عن الاسود عن
عائشة قالت تصدق علی بیره بلحم
فرأه النبی ﷺ فقال حولها صدقة
ولنا هدية، رواه الحارثی واخرجه
السفة
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود
سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت
کیا کہ حضرت بیره پر گوشت صدقہ کیا گیا
نبی ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ہر مرد کیلئے
صدقہ دار ہمارے لئے ہے۔

باب "باب القرض" قرض کیا یا نہ کیا

"یہاں الحبر الدال علی فضل انتظار المعسر" تک دست کھلتا ہے کی تعلیم

(۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰)
ابی مالك الاشجعی عن رمی بن
حواش عن حلیفة بن الیمان عن
رسول الله ﷺ انه قال یؤتی بعد یوم
القيامة لیلول ای رب ما عملت الا
خیراً ما ردت به الا لیک وورقنی مالاً
فکت أوسع علی المومر والظفر
المعسر لیلول الله عزوجل انا احق
بذلك عنک فصاحوا عن عبدی، قال
فقال ابو مسعود واشهد علی رسول
الله ﷺ انی سمعته منه، رواه ابن
انہوں نے انہوں نے رمی بن حواش
سے انہوں نے حلیفہ بن الیمان سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن
پہلے (لوگوں) میں سے ایک آدمی لایا جائیگا وہ
کہے گا کہ میرے رب میں نے تو صرف ایک
نی کام کے ہیں اور ان سے تجری رہا چاہتا تو
نے مجھے مال دیا تھا میں اندر پر وسعت
کر رہا تھا اور غریب کو مہلت دیتا تھا پھر اللہ
رب اعزتر فرمائیں گے میں اس کا حق سے
نیزہ حقدار ہوں میرے بندے کو مہلت

جابر عن النبی ﷺ انه لما قلت
العمری فی المذنبۃ سعد المبر لانا
ابھا الناس احتسبوا اموالکم علیکم
فانہ من اعمر شیئاً فہو للذی اعمره
فی حیۃ المعمرو بعد موتہ، رواہ
طلحۃ وسعد بن الصلت والامام
محمد واخرجه مسلم واحمد۔

عمری سے روایت کیا کہ جب عمری (کی چیز
کا محبوب لڑکی عمری مٹ تک پہ کرے)
میں منورہ میں عام ہو گیا تو آپ منبر پر
تکلیف لے گئے اور منورہ فرمایا کہ اسے لوگو
اپنے اسباب کو اپنے پاس روک لو اس لئے کہ
جس شخص نے عمری کرنا تو عمر کیلئے مسر
کی ذمہ کی تک اور اسکی موت کے بعد اس کے
در شاہ ہے۔

(۱۱۲) (ابو حنیفہ) عن
سعد بن ابرہیم انه قال من اعمر شیئاً
فہو لہ فی حیۃ ولقبہ من بعد موتہ برواہ
محمد والحسن بن زیاد عنہ واخرجه
الجماعۃ من حدیث جابر وقد ذکر

(۱۱۳) (ابو حنیفہ) عن
یحییٰ بن ابی حبیب الاسدی الکھلی
الکوفی ان ابن عمرؓ مثل عن العمری
قلل انہا لمن اعطیہا وہی فی ینہ رواہ
طلحۃ وغیرہ وسعد عند الجماعۃ عن
جابر۔

(۱۱۴) (ابو حنیفہ) نے ہمارے
انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا جسکو کچھ
عمری کیا گیا اور زندگی میں اسی کا ہے اور اس کے
مرنے کے بعد اس کے در شاہ ہے۔

(۱۱۵) (ابو حنیفہ) نے ہمارے
ابو حنیفہ اسدی کا علی کوئی سے روایت کیا
کہ ابن عمرؓ سے عمری کے حقیقی سوال کیا گیا
تو آپ نے فرمایا وہ جسکو دیا گیا ای کا ہے اور
ہماری کے چند میں رہیگا۔

حقہ فلذکر الحدیث، وہیہ ولا تنق
امراً شیئاً من بیت زوجها الا باذنبہ قبل
بارسول اللہ ولا الطعام؟ قال ولا الطعام
لانہ من الضل امواتا وقد تقدم بطولہ
فی الکفالة واشربنا الہ ان اماناً واد واین
ماجد اخرجہا وعند ابی حواد من غیر
ہذا الطریق وعند النسائی واین ماجہ
لا يجوز لامرأة عطیة الا باذن زوجها

تعالیٰ نے ہر حق کو اس کا حق دیا ہے اس کے
بعد حدیث ذکر کی جیسی یہ بھی تھا کہ کوئی
عورت اپنے شوہر کے گھر سے بنا اسکی
انہایت خرچہ نہ کرے سوال کیا کیا کہا بھی
فرمایا کھانا بھی اس لئے کہ کھانا ہمارے افضل
اسباب میں سے ہے اور دواؤں کی اور ان
ماجد کی روایت ہے کہ عورت شوہر کی
انہایت کے بغیر عطیہ نہیں دے سکتی۔

"باب العمری، والرقي" ﴿عمری اور رقی کا بیان﴾

العمری ہی ہشتی مذکور
الموہوب لہ وہی جفۃ للمعمر
الموہوب لہ حال حیۃ ولورثہ بعد
وفاتہ والرقي، مثلاً یقول داری لك
وقی معاہ ان مت قلبك فیہ لك

عمری محبوب لڑکی مٹ عمر
کسی شے کو عمر کر دیا یہ محبوب لڑکے کے لئے
باز ہے اس کی حیثیت میں اور اس کے مرنے
کے بعد اس کے در شاہ ہے اور رقی مثلاً ہے
میرا گھر میرے لئے رقی ہے تو اس کے حق
یہ ہیں کہ اگر میں تجھ سے پہلے مر گیا تو یہ گھر
تیرا ہے۔

(۱۱۱) (ابو حنیفہ) عن
بلال بن ابی بلال بن مراد بن الفزازی
ثم العسی عن وھب بن کيسان عن

(۱۱۶) (ابو حنیفہ) نے ہمارے
ابو بلال سے انہوں نے وھب بن کيسان سے
انہوں نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نبی



”بیان الخبر الدال علی النهی عن إستیجا والارض بشئ منها“
”زمین کو زمین کی پیداوار کے بدلے کر ایسے پر لینے کی ممانعت ہے“

(۱۱۵) (طبر حقیقہ) عن
ابن حصن عثمان بن حاصم الاسدی
عن عبادہ بن رفاعہ بن رافع بن خنبل
عن امیہ عن رافع بن خنبل عن رسول
اللہ ﷺ مر بحائط فاعجبه فقال لمن
هذا؟ فقالوا لرافع بن خنبل وقال
رافع هولی یا رسول اللہ ﷺ فقال
من این هولک فقال إستاجرته فقال لا
تستاجرہ بشئ منه رواه الحارثی
وروی بطرق وفي الاخرقال ابو
حنیفہ یعنی الثلث والرابع اما بالنقود
فلا بأس به، أخرجه الشیخان
وابوداود والسنائی ومسلم وابن
ماجہ باسناد مختلفة والفاظ متوعة،
وفي رواية ”بزری وعملی لی الشطر
ولیس فلان الشطر لحکم بردالارض
إلی أهلها واحدا لثقة

(۳۱۵) امام ابو حنیفہ نے ابو
حصین عثمان بن حاصم اسدی سے انہوں
نے عبادہ بن رفاعہ بن رافع بن خنبل سے
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے رافع
بن خنبل سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ ایک باغ کی چار دیواری کے پاس سے
گذرے دیکھ کر بہت خوش ہوئے پوچھا یہ
کس کا ہے لوگوں نے عرض کیا رافع بن
خنبل کا انہوں نے بھی عرض کیا میرا
ہے ابو داؤد کی روایت میں یہ تفصیل ہے
ابو داؤد تحت میری ہے زمین فلاں کی ہے اور
یہ فلاں صرف نصف ہے اسے اللہ کے رسول
فرمایا کہ اسے پاس کہاں سے آیا عرض کیا
کریم پر لیا ہے فرمایا کہ انکی پیداوار میں سے
کسی چیز پر بھی معاملہ مت کرو ان کو حکم دیا
اپنا غرض زمین والے سے واپس لینے کا اور
انکی زمین واپس کرنے کا۔

”باب الإجارة“ اجارہ کا بیان

هي تملكك المنافع بعوض اجاره منافع کا عوض مالک بنانا
”بیان الخبر الدال علی ان الاجارة لا تصح حتى تكون المنافع معلومة
والاجرة معلومة“ ”جب تک منافع اور اجرت معلوم نہ ہوں اجارہ صحیح نہیں ہے“

(۱۱۶) (طبر حقیقہ) عن
حماد عن ابراهيم عن ابی سعید وابی
هريرة عن النبی ﷺ قال من استاجر
اجيراً فليعلمه اجرتہ، رواه محمد
والحسن بن زياد والشافعی وابن
خمسرو وابن ابی شیبہ ورواه اسحاق
عن عبدالرزاق والبرقیة احمد
وابوداود وفي المراسيل قال ابو
زرعة الموقوف هو الصحيح قال
الحافظ وابراهيم النعیمی لم يفرک ابا
سعيد ولا اباهريرة والمعنی فی
الحارثی فی حدیث ابی هريرة ثلاثة
انا خصمهم فيه ورجل استاجر اجيراً
فاسوفی منه ولم يعطه اجرة۔

(۳۱۶) امام ابو حنیفہ نے حماد سے
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابو سعید
خدری و ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مزدور
مزدوری پر رکھے تو مزدوری ہے کہ اسکو
انکی مزدوری بتا دے مزدور کے بدلے
میں بڑی سختی ہے یہی ﷺ نے فرمایا تین
آدمیوں کی طرف سے لئے دلا میں ہوتا
ان میں ایک مزدور ہے جس سے دھوکا کھایا
گیا اور انکی اجرت نہیں دیکھی یہ روایت
بخاری شریف میں بھی ہے۔



”باب الولاء“ ولہ کا بیان ہے

هو نوعان ولایہ علقہ و ولایہ
مولاۃ و سبب ولایہ العلقۃ العقی
لا الاعتاق
ولایہ کی دو قسمیں ہیں اولیہ و ثانیہ
مولاۃ و سبب ولایہ العلقۃ اور ولایہ اعتاق کا سبب
حق ہے اعتاق نہیں۔

”بیان الخبر الدال علی ولایہ العلقۃ وابطال الشرط المخالف لمقتضى
العقد“ ولایہ اعتاق کی دلیل اور مقتضی عقد کے خلاف شرط باطل ہے

(۴۱۸) (۴۱۸) (۴۱۸) (۴۱۸)
عن ابراهيم عن الامام ابو حنیفہ عن حماد
انہا لارادت ان تشری بریرۃ لصفہا،
فقال موالہا لا بیعہا الا ان تشرط
الولاء لا فذکرت ذلك فرسول الله
ﷺ فقال الولاء لمن اعقب، رواه
البحرانی والکلاعی وابن حبیر
وأخرج مسلم والترمذی، ونقل السید
محمد مرتضی الزبیدی الہندی، لما
علم مولی بریرۃ باعہا بدون شرط
وعمل ﷺ زوجہا عبد لہوہا رسول
الله ﷺ فاعتبرت نفسها

(۴۱۸) (۴۱۸) (۴۱۸) (۴۱۸)
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدے
چاہا (نکول) نے کہا کہ ہم اس شرط پر
نہیں گے کہ ولایہ ہوگا عائشہ صدیقہ نے
حضور اکرم ﷺ سے ذکر کیا ارشاد ہوا ولایہ
اس کا ہے جو آزاد کرے جب انکوں کو خبر ہوئی
تو باشرط بیچ دیا، عائشہ نے نقل کیا کہ بریرہ
شادی شدہ تھی اور شوہر غلام تھے دوسری
روایت میں ہے کہ اس وقت آزاد ہو گئی
بریرہ کو خلیہ حق ولایہ نکاح سے آزاد ہو گئی۔

”بیان الخبر الدال علی النہی عن مؤاجرة المستاجر الارض باكثر
معا استاجر“ زمین کو کرایہ پر لیکر اس سے زیادہ کرایہ پر دینے کی ممانعت ہے

(۴۱۶) (۴۱۶) (۴۱۶) (۴۱۶)
عن ابراهيم فی الرجل يستاجر الارض ثم
يوأجرها باكثر مما يستأجرها فقل لا
عمر فی الفضل لا ان يحدث فيها شيء،
رواه محمد بن الحسن ومعاذ فی حديث
ابى داود قبل هذا الباب عن عبد الرحمن
بن ابي نعيم

(۴۱۶) (۴۱۶) (۴۱۶) (۴۱۶)
انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ ایک
آدمی زمین کو کرایہ پر لے کر کچھ زیادہ کرایہ
لیکھ دوسرے کو کرایہ پر دیتا ہے فرمایا اپنی
میں شہر نہیں البتہ اگر زمین میں کوئی نئی چیز
ہو گئی ہو تو خبر ہے۔

”بیان الخبر الدال علی جواز الاستیجار علی عمل معلوم
كالحيض“ زمین کو کرایہ پر اجیر رکھنے کا جواز ہے

(۴۱۷) (۴۱۷) (۴۱۷) (۴۱۷)
السوداء عن ابی حنبلہ عن ابن عباس ان
النسب ﷺ احبهم واعطى الحیض اجرة
ولو كان حیضاً ما اعطاه، رواه البحارنی
وأخرج البخاری ولودود والشیخان
عن السنن وفيه زيادة

(۴۱۷) (۴۱۷) (۴۱۷) (۴۱۷)
اسوداء سے انہوں نے ابو حنبلہ سے انہوں
نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے سگی لگوائی اور کھانہ کو مزدوری عطا
کی اگر یہ مزدوری فیث (نماز) ہوئی تو ہر
گزشتہ دینے کے آگے اسے بھی سطرش کر کے
اس پر مقررہ چیز کم کر دی۔

☆ باب الرحمن " رہن کا بیان ☆

"بیان الخیر الدال علی ان الرحمن لا تختص بالسر"

﴿گر وہی رکھنا سر کے ساتھ خاص نہیں﴾

(۴۲۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد عن ابراهیم عن الا سود عن عائشة ان رسول اللہ ﷺ اشتری من یهودی طعاماً وارهنه درعاً، ورواه الحارثی والدلفینی وابن عبدالبقی وهو متفق علیه عن عائشة بزيادة الى اجل یبیین من مجموع الروایات درعاً من حلیة ثلاثین صاعاً من شعر وهذا فی المذهب المنورة

(۳۲۱) امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سود سے انہوں نے عائشہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام (جو) خرید اور زرہ رہن رکھی (جو) تیس صاع کا تھا اور اوقات مقرر تھا سالہ مدینہ شریف میں اجل بتیین من مجموع الروایات رہن رکھنا جائز ہے قرآن کریم میں سر کی قید عادت کے طور پر ہے۔

☆ باب الحجر " تعرف سے روکنے کا بیان ☆

وهو منع عن التصرف قولاً
وفعلًا بصرف روي وجنون

"بیان الخیر الدال علی ان الولاء لا یباع ولا یوهب"

﴿ولاء کو نہ بیچا جائے اور نہ ہب کیا جائے﴾

(۴۱۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء بن یسار عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه لم یبیع الولاء وعن حماد عن رواء الحارثی وأخرجہ السفة والامام احمد وکثیر من الحفاظ ولفیه کلام طویل فانظر الاصل.

(۴۲۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبد الله ابن دنیا عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال الولاء لحمه کلحمة السب لا یباع ولا یوهب، ورواه ابن المظفر مسللاً بالائمة عن الامام الشافعی عن الامام محمد عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفة

(۳۲۰) امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولایہ سب کے قربت کطرح قربت ہے نہ بیچا جاسکتا نہ خریدی جاسکتا نہ ہب کیا جاسکتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

***** ۳۳۷ *****

المجنون حتى يلقى وعن العالم حتى
يستيقظ رواء الحارثي وأخرجه
الأربعة إلا شرملي والحاكم وفيه
روايات وأبحاث حديثة فليقر اصل
الكتاب

"بيان الخبر الدال على ان الغلام إذا بلغ الحلم اوتفع عنه اليمم"
﴿بعد از بلوغ یمم ختم ہو جاتا ہے﴾

(۴۲۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
محمد بن المنکدر عن النضر قال
رسول اللہ ﷺ لا یمم بعد حلم رواء
الحارثي وأخرجه أبو داود

"بيان الخبر الدال على ان إتيان العالة امانة التكليف"
﴿مومنے زیر ناپ آزمائش ہو گئی علامت ہے﴾

(۴۲۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن نافع
عن ابن عمر قال السنة إذا نيت عالة
الغلام جرت عليه الاقامة رواء
الحارثي والأربعة وقد تقدم من حديث

***** ۳۳۶ *****

"بيان الخبر الدال على عدم نفوذ تصرف المجنون الذي لا يملك
اصلاً" ﴿بناگاہ کا تصرف نافذ نہیں﴾

(۴۲۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن معمر بن جهم عن حلیفة قال قال رسول
اللہ ﷺ لا يجوز شعوه طلاق ولا بيع
ولا شره رواء الحارثي ومن الموقوفه
صنف ورواه ابن عسرو عن أبي حنیفة بسند
حید وابن أبي شیبہ عن علی بن اسد صحیح
کل طلاق صحیح لإطلاق المعوه رواء
المعروف علی علمه ونقصان الطفل بارتداء
عدم عیلة الخطاب هو والمجنون مقربان
أومو القلان كذا قال المصنف

"بيان الخبر الدال على عدم نفوذ تصرف الصبي الذي لا
يمثل اصلاً" ﴿بناگاہ کا تصرف نافذ نہیں﴾

(۴۲۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة
عن النبي ﷺ انه قال رفع القلم عن
الغلام حتى يكره وعن

تبعیض قبل ذلک اوتحمل فماتت سفیان
الثوری لقال فی کلہما خمسة عشر
سنة الا ان یحمل قبل ذلک اوتبعیض
الجنابہ اوتحمل فذکرت لہما قبل ذلک
قال حلی عبد اللہ بن عمر عن تابع
عن عبد اللہ بن عمر فہ عرض علی
رسول اللہ ﷺ وهو بن لبعة عشر
سنة لفرقة وعرس علیہ یوم الخندق وهو
ابن خمسة عشر سنة قبلہ فاصبرت
بذلک ابا حنیفة فقال صدق کذلک روی
عبد اللہ بن عمر وطرفة عن تابع واصبری
الہشم عن بعض آل سعد لفسافة رای ابو
حنیفة حنفت ابن عمر مطلق علیہ قال
مالک البلوغ بالاسلام فقط وقال
الثانی خمسة عشر سنة فیہما وهو
قول صاحبہ وروایۃ عنہ

”باب العاؤون“ عبد اذن کا بیان

من الاذن وهو فک الحجر
واسقاط الحلق فلا یتوق ولا
یلقن اذن سے طے نورقن نام
ہے تصرف کی رکاوٹ کو شکم کر دیتے اور

عطیۃ القرطی وقد تقدم فی السیر
(مسائل) انا ثبت العانة حل یحکم
بالبلوغ قال ابو حنیفة لا وقال بعض
العلماء فی حق المسلمین والکفرین
نعم هو احد قولی الثانی والفقہی هو
علامة یصح بها عدلا لکمال والصحيح
عنه فی حق الکفار نعم ولی حق
المسلمین لا وهو ملحق بالک

”بیان الخبر الدال علی البلوغ بالنسب“ بلوغ میں عمر کا اعتبار

(۱۲۶) ابو حنیفہ عن
الہشم عن بعض آل سعد عن سعد بن
ابی وقاص ان النبی ﷺ عرض علیہ
عمیر بن ابی وقاص وهو غلام لم یحمل
وان سعدا یحقد حملات سعد فاجزؤہ
رواہ ابن عسرو من طریق اسحاق بن
علاء مولی جبرو قال سئل ابا حنیفة
عن حد بلوغ الغلام فقال لثمانية عشر
سنة الا ان یحمل قبل ذلک لقت
والجارية قال سبعة عشر سنة الا ان
(۳۳۷) امام ابو حنیفہ نے منہم
سے انہوں نے بعض آل سعد سے انہوں
نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ کے سامنے عمیر بن ابی
وقاص پیش کئے گئے کہ آپ ﷺ سے حد ان
کی گوارا کا سوال (پیش) کیا ہے تو ان کو
جنگ میں شرکت کی اجازت دیدی اسحاق
بن خالد جریج کے آؤ کہ وہ غلام کہتے ہیں
کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے لڑکے کے بلوغ
ہونے کی مدت معلوم کی تو فرمایا اللہ وہ سال

بعض

اپنے حق نہ مت کو ساتھ کر دینے کا سنے وہ
نہ موت ہو تا ہے نہ قصور۔

"بیان الخیر الدال علی ان العبد الماذون یملك نفسه من اتخاذ الضیافة السیرة" ﴿عبدالذون مختصر ضیافت کر سکتا ہے﴾

(۴۲۷) ابو حنیفہؒ نے اسی
عقائد مسلم بن کسبان السلاقی عن
نس بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ
یحییٰ دعوة المملوك ويعود للمريض
ویركب الحمار، ورواه الحلواني والترمذي
فی الجناز وابن ماجه فی الزهد وأخرج
الحاکم وقال صحيح الاسناد والمراد
من المملوك المألون والاب والوصی لا
یملكون الضیافة والصفقة عن مال
الصغير

"بیان الخیر الدال علی ان للمرأة ان تتصلق من بیت زوجها بشئ یسیر
کو خلیف ونحوہ" ﴿عورت شوہر کے گھر سے معمولی چیز محدود کر سکتی ہے﴾

(۴۲۸) ابو حنیفہؒ نے حدیث
عن ابراهیم عن ابی سعید وار ہریرۃ
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابو

عن ابی حنیفہؒ قال لا یستم الرجل علی
سوم امیہ لہ ذکر الحلیث والیہ ولا یصرح
المرأة من بیت زوجها قبل لہ الطعام
فقال الطعام الفضل لاولکم قد تعلم فی
باب الاجلوة والمراد بالطعام هنا المنصر
کالمطعمه وذلکیہا واما غیر المنصر فلها ان
تصلق بہ علی العادة الجلیہ بن النس
کو خلیف ونحوہ من غیرا طلاع الزوج
لان ذلک مألون فیہ عاتقہ واللہ اعلم

﴿باب الغصب﴾ غصب کا بیان

"بیان الخیر الدال علی ان الشاة اذا ذبحت بغیر اذن مالکها لا یجوز
الانتفاع بها قبل اداء الضمان" اراہ خان سے پہلے منصوبہ چیز سے اتفاق ہوا تو فی

(۴۲۹) ابو حنیفہؒ نے عاصم
عن کلب الحرمی عن ابی بوقہ بن ابی
موسیٰ عن ابی موسیٰ الاشعریٰ ان
رسول اللہ ﷺ زلفوا من الانتصاف فی
دارهم فلم یجاولہ شاة فصنعوا لہ منها
طعاماً لاعداء من اللحم شاة لاکلہ لفضفہ
ساعة لا یسیفہ فذلک ماشان هذا اللحم؟

(۴۲۹) امام ابو حنیفہؒ نے عامر
بن کلب جری سے انہوں نے ابو ہریرہ بن
ابی موسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریٰ
سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
انصار کے ایک قبیلہ کی ان کے یہاں زیارت
کی ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی اس میں
سے ان کے لئے کھانا تیار کیا آپ نے

☆باب الشعلة☆ شعله کا بیان ☆

وهو تملك البقرة جبراً على

المشعرى بما قام عليه.

"بیان الخیر الدال علی شعله الجواز، وان الجار المعنی بہ فی الحدیث هو جاز الدار لا الشریک" پڑوسی کی شعله کا بیان ہے

(۴۳۱) (ابو حنیفہ) عن عبد اللہ بن ابی المخارق عن المسور بن مخرمہ عن ابی واطع قال عرض علی سعد یدخل فقل غلط فانی اعطیت اھلک معطلی ولكن اعطیک لانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الجوز اصل بسلیم، رواہ الحارثی السبق والصب اہی الشعلة

(۴۳۲) (ابو حنیفہ) حدثنا محمد بن المنکدر عن جابر بن محمد بن جابر عن ابی حنیفہ نے عمرو بن شعب عن ابیہ عن جندہ قال سئل رسول اللہ ﷺ عن اهل الموشی لیلۃ فقل علی اهل الموشی حفظھا لیلۃ وعلی اهل الا موال حفظھا لیلۃ، رواہ طلحہ والحارثی، وانصرجہ ابو داؤد والسی وفی احادیث واثر ومسانل والخلاصۃ ان کانت متلفۃ فلا ضمان علیہ لیلۃ ولا نھاراً وان کان ہو سبھا فلعنہ الضمان لیلۃ ونھاراً واللہ تعالی اعلم

فلو شاع فلان ذبحھا حتی یجی گوشت میں سے ڈارسا لیا پھانچا چلا گیا، نہیں فرضیہ من لمتھا قال فقل رسول اللہ ﷺ الموشوا الاسری، رواہ محمد مع الاختلاف فی السند ولی خلا اھل حدیث حدیثہ فلیظر فی اصل الکتاب

روثا ہر اشیاء کو نکال دو۔

☆باب جنایات البھائم☆ چھاپوں کے ذریعہ نقصان کا حکم ☆

"بیان الخیر الدال علی ان لاضمان علی ارباب الموشی المتلفۃ تفسد زرع قوم" چوری تو ذکر پہلے ہائے والے چاندروں کے مالکوں کی شان نہیں ہے

(۴۳۰) (ابو حنیفہ) عن عمرو بن شعب عن ابیہ عن جندہ قال سئل رسول اللہ ﷺ عن اهل الموشی لیلۃ فقل علی اهل الموشی حفظھا لیلۃ وعلی اهل الا موال حفظھا لیلۃ، رواہ طلحہ والحارثی، وانصرجہ ابو داؤد والسی وفی احادیث واثر ومسانل والخلاصۃ ان کانت متلفۃ فلا ضمان علیہ لیلۃ ولا نھاراً وان کان ہو سبھا فلعنہ الضمان لیلۃ ونھاراً واللہ تعالی اعلم

(۴۳۰) امام ابو حنیفہ نے عمرو بن شعب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دوا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رات کو چاندروں پر اور کھیت خراب کر دیں ان کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا کہ چاندروں پر رات کو چاندروں کی حالت ہے اور کھیتی پڑی دلوں پر ان میں کھیت کی حفاظت ہے، خلاصہ بحث اگر ہر عمل کر چکے ہوں گے نہیں تو اس پر رات کا شان نہ ان کا اور اگر مالک نے کھانا اور لٹا کر کھانا نہ لیا۔

(۴۳۲) (ابو حنیفہ) حدثنا محمد بن المنکدر عن جابر بن محمد بن جابر عن ابی حنیفہ نے عمرو بن شعب عن ابیہ عن جندہ قال سئل رسول اللہ ﷺ عن اهل الموشی لیلۃ فقل علی اهل الموشی حفظھا لیلۃ وعلی اهل الا موال حفظھا لیلۃ، رواہ طلحہ والحارثی، وانصرجہ ابو داؤد والسی وفی احادیث واثر ومسانل والخلاصۃ ان کانت متلفۃ فلا ضمان علیہ لیلۃ ولا نھاراً وان کان ہو سبھا فلعنہ الضمان لیلۃ ونھاراً واللہ تعالی اعلم

عبدالله قال قال رسول الله ﷺ

البحار اق من شغلته اذا كانت الطريق

واحدة وروى بسبقه (والمعنى واحد)

روى هذان الحديثان ومضمونهما

بطرق كثيرة عن ابي حنيفة وغيرهم

بإسناد، ومعون بطول ذكرها

"بيان الخبر المسمى ابي الجوار اقرب" (كونا پڑھ کر زیادہ قریب ہے)

(۴۳۳) ابو حنيفة عن حماد

عن ابراهيم عن شريح انه قال الشفعة من

قبل الابواب، رواه محمد بن

ولسا باعلها الشفعة لغيران الملازمين

اي للجوار الملاصق هو من لا اتصال بقعة

بقعة الاخر وان كان باه بعداً من سكة

اخرى ولول عشة ان لي جارين فلي

ايها لعلى قال الربيعا ملك باه، رواه

البحري

"باب المزراعة والمسافات" (محکم دبیہ کو کتابی پر دیتا ہے)

(۴۳۴) ابو حنيفة عن

(۴۳۳) امام ابو حنیفہ نے

ابو الزبير عن جابر ان النبی ﷺ

عن المهاجرة، رواه الحارثي واخرجه

مسلم وعنه البخاري وابو داود

والترمذي والسلي بطريق اخر،

المخاطرة الارض البيضاء بملحها الرجل

الي الرجل ليلق ليها له ثم ياحذ من

النمر، (اي صاحب الارض)

(۴۳۵) ابو حنيفة عن

ابو الزبير عن جابر عن النبی ﷺ

نهي عن المحاللة والمزانية

والمهاجرة، رواه الحارثي والا شاشي

ومسلم عن جابر والبخاري عن ابن

عمر

(۴۳۶) ابو حنيفة عن قتادة

بن ابي ربيعة عن ابي الوليد عن جابر

قال نهي النبی ﷺ عن المحاللة

والمزانية وان بشرى الفحل سنة

اوسنين رواه طلحة واخرجه مسلم

وابوداود

ابو زبير سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے

روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

سے منع فرمایا ہے لیکن کتابی پر محکم دیتے

ہے۔

المخاطرة الارض البيضاء بملحها الرجل

الي الرجل ليلق ليها له ثم ياحذ من

النمر، (ای صاحب الارض)

(۴۳۵) امام ابو حنیفہ نے

ابو زبير سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے

روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(مکڑی بھج کر کسی بھج کے تاج سے بچنا)

مزارہ (درخت پر لگی ہوئی بھجور کو شنگ

بھجور کے بدلے اندازہ کر کے بچنا) اور

فرمایا (کتابی پر محکم دیتے سے) منع فرمایا

(۴۳۶) امام ابو حنیفہ نے

ابو زبير سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا

المزانية وان بشرى الفحل سنة

اوسنين رواه طلحة واخرجه مسلم

وابوداود



(۱۳۷) بابو حنیفہ عن

ابی الثمرین عن جابر عن ابی ہریرۃ
نہی ان یسقری النخل منۃ اوسنین،
رواہ الاثنانی وابوداؤد

(۱۳۸) بابو حنیفہ عن زید

عن ابی ہریرۃ عن ابی الولید عن جابر عن
ابی ہریرۃ انہ نہی عن المحافلۃ
والمزاعۃ وعن اتباع النخل حتی یشقیح،
رواہ طلحۃ وابن المنظر و محمد بن
الحسن وابن عسرو وغیرہم

لیان: محافلۃ، ہی المزراعۃ

مزاعبۃ: بیع الثمر علی الشجر بحسب
حوصاً

مخابرة: ہی المزراعۃ علی النصف
والثلث وغیرہما

معاومۃ: بیع الاشجار منۃ اوسنین
مسافات: دفع الاشجار الی من یعمل
فیہا علی ان الثمر ینہما جازر عند
صاحبین بشروطہا

مزراعۃ: عقد علی الزرع بعض الخارج

(۳۳۷) اس میں بھی معاومہ کی

ممانعت ہے۔

(۳۳۸) اس حدیث میں مجبور

کے درخت کو مجبور کر کے بیچ دینا ہونے
سے پہلے بیچنے کی ممانعت زیادہ ہے۔

وضاحت:

ممانعت: کوئی بیچنے کو کسی کی بیس سے پہلے۔

مزاعبہ: درخت پر لگی مجبور کو خشک مجبور

سے انکار کر کے پہلے۔

مخابرة: پانی پر زمین دینا۔

معاومہ: سال در سال کیلئے درختوں کو بیچنا۔

مسافات: درختوں کو کسی ایسے شخص کو دینا

جو اس میں اس شرط پر کام کرے کہ پہلے

دووں کے درمیان مشترک ہوگا۔

مزراعۃ: بیچنے کو بیچ دینا۔

جائر عند صاحبین بشروطہا

☆ "باب الصيد" شمار کا بیان ☆

(۳۳۹) امام ابو حنیفہ نے حد سے

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے امام بن
عادی بن حاتم قال: سألت رسول اللہ
ﷺ قلت یا رسول اللہ اننا نعت
الکلاب المعلمۃ المأکل ما اسکن
علینا؟ فقال اذا کرت اسم اللہ فکل
مما اسکن علیک ما لم یشر کھا

و ان قتل قلت یا رسول اللہ احدنا
یروی بالمعراض قال اذا رمیت
فسمیت فلعنہ (۱) فکل فان اصاب
بعرصہ فلا تأکل، رواہ البخاری
وفضل بن موسیٰ وحماد بن قیراط
الحراسانی عنہ، رواہ طلحۃ وغیرہ،
وأخرجہ البخاری ومسلم وابوداؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجہ

والترمذی والنسائی وابن ماجہ

(۱) غریب کلمت و زنا و حشر

چراغ میں پانچواں نہیں کیا تو مت کھا۔

ابو حنیفہ کا نام

(۱۴۷) روایت عن ابی حنیفہ

وابی یوسف روایت الحسن بن زیاد و ابو

قول الشیخ ابو لا یشرط (الرح)

☆ "باب الذبائح" ☆

جمع ذبیحة وهو اسم للشیخ
المذبح "بیان الخیر الدال علی ان قطع الاوداج کاف فی الذبائح ولو
بعورة" (درگوں کا کٹ جانا ذبح میں کافی ہے)

(۱۴۸) ابو حنیفہ عن تابع

عن ابن عمر ان کعب بن مالک ہی
النسی قال یا رسول اللہ ان
غیمة لی کان لها راعیة فبخلت علی
شاة منها الموت فذبحتها بعورة
فامرہ رسول اللہ ﷺ بالکھا، روایت
الحارثی ومحمد بن الحسن اخرجہ
المخاری وابن ماجہ ومالک فی
الموطا

(۱۴۰) فی حمام بن الحارث

حدیث نمبر ۳۳۳ کی آخری
حدیث میں ہے کہ اگر کتہ یا خر کو چھوڑے
وقت تک نہ کھائے تو اس کی ذبح کا مطلب
یہ ہے کہ قصداً کھائے نہ ہو اگر ہو کر نہیں
پڑی تو حرج نہیں بلکہ حکم خدا کی نکتہ ہے
کہ ہم اللہ کو ہو کر نہیں پڑی تو کوئی حرج
نہیں چنانچہ بخیر چھوڑ دی تو ذبیحہ حرام
ہے۔

بین ابراہیم و عدی بن حاتم

(۱۴۱) علیہ ابراہیم عن عدی

بن حاتم،

(۱۴۲) علیہ ابراہیم بن محمد

ابن المستشر بین عدی و ابراہیم خدا غیر

الاول ولی غیر خدا بن اکل (الکلب)

فلا تاكل

(۱۴۳) فی قتادة عن ابی قتادة

عن ابی ثعلبة العنسی

(۱۴۴) فی قتادة بنون ابی

قتادة عن ابی ثعلبة ابو ثعلبة اعرابی ولی

آخر ۱۴۱ فکل وإن اکل منه ولی

روایة ابی داود والنسائی، ۴۳۸ وان

اکل منه فلا تاكل



(۱۴۵) ابو حنیفہ عن ابن

عاصم بنینہما حماد وسعد بن جبیر

ولیہ إذا أکلا کلا

(۱۴۶) مثل الاول زیادة

فی ظاہر الروایة لا یمن الجرح فی

(۱۱۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
 الہدی عن الشعی عن جابر بن عبد اللہ انہ
 قال خرج غلام من الانصار الی قیل احد
 لمر لاصطاد لربا قلم یجتمعا ینسجھا بہ
 للیجھا بحجر لحداء یھا الی رسول اللہ
 ﷺ قد علقھا یدھ فاشترہا باکلھا، رواہ
 الحارثی من طرق، ورواہ الترمذی فی
 العلل ومطہ عبد الباقی داود والنسائی وابن
 ماجہ وابن حبان عن الشعی.

”بیان الخیر الدال علی ان المذبح المرئی والحلقوم والودجان“
 ﴿ذبح میں تمام رکوں کو کاٹ جائے﴾

(۱۲۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
 حماد عن ابراہیم عن علقمہ قال
 اذبح بکل شیء المرئی الا ودا ج والہر
 القدم ماعلا السن والظفر فانھا مدی
 الحیثۃ، رواہ الحارثی من طریق
 محمد بن الحسن، المرئی معری
 الطعام والشراب والحلقوم معری
 النفس، والمراد بالوداج کلھا

اور خود بخود گردن کی دھڑکیں جو طہر کی وقت
 پہل پہل ہوتی ہیں۔

”بیان الخیر الدال علی ان الضریۃ اذا اصابت المقفل کفت عن
 الذبح“ ﴿حیر وغیرہ کا قتل پر گناہ ذبح کے لئے کافی ہے﴾

(۱۲۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن سعید
 ابن مسروق الثوری عن عیابہ بن رفاعہ
 عن رافع بن خلیف ان یعرا من ایل
 الضفدۃ لد فطیوہ فلما اجمعہ ان
 یا علوہ رماء رجعل بسہم لاصب مقفلہ
 فسألوا النبی ﷺ فامرہ بالکفہ وقال ان
 لھا اولید کونید الوحش فذا عشیتم
 منها شیئہ فاصنعوا مثل ما صنعتہ بہلھا
 فکلوہ، رواہ الحارثی والجارود بن
 یزید وحمزہ بن حبیب وغیرہم
 رحمہم اللہ واخرجہ السنۃ بطولہ

”ہاب ما یحبل اکلہ ومالا یحبل“ ﴿حلال وغیر حلال جانوروں کا بیان﴾

(۱۲۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
 محارب بن دثار عن ابن عمرؓ ان رسول

اللہ ﷺ بھی یوم غیر عن لحم کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر، ورواہ الحارثی والاشعری وروی فی سائر الکتاب عن یافع عن ابن عمر وأعرجه مسلم ورواہ داود وواصل الحدیث فی المظن علیہ۔

کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر کے دان در عدول میں سے ہر مکی والے اور پ عدول میں سے ہر چنگل والے کے گوشت سے منع فرمایا۔

"بیان الخبر الوارد فی النهی عن اکل الطيب" ﴿مگر وہ کھانگی ممانعت﴾

(۴۵۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد عن ابراهیم عن الامام عاتقہ انہا اعدی لہا حب فسألت النبی ﷺ فنهی عن اكله فجاء سائل فامرته لہ بہ فقال لہا رسول اللہ ﷺ الطعمین مالانا کلین؟ ورواہ الحارثی وابن عسرو وغیرہ ورواہ احمد وفيہ فلم ياكله ولم يبه عنه فلهي منه الحل لولاها لنهى ﷺ وفي الحل حديث عائدين وليد وابن عباس وابن عمرو يوافق ترجمة الباب حديث ابي داود ابن رسول الله ﷺ بھی عن

(۴۵۳) امام ابو حنیفہ نے حد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عاتقہ سے روایت کیا کہ ان کے پاس گدھ پیہ میں آئی تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا ایک سائل آیا تو حضرت عاتقہ نے اس کو دینے کا حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز خود نہیں کھاتی ہو اسے دوسرے کو کھاتی ہو اس طرح کی حدیث نام آہستے بھی روایت کی ہے اس میں ہے کہ خود کھاتی نہ کھاتی حضرت عاتقہ کو فرمایا ہر چیز تم نہیں کھاتی ہو سب کھانے کو مت کھاؤ۔

اکل لحم الطيب لكن فی سنده إسماعيل بن عياش وضمضم بن زرعة وفيهما مقال۔

"بیان الخبر الدال علی حل اکل الارنب" ﴿مگر گوشت کے کھانگی حلت﴾

فیہ حدیث جابر وقد تقدم فی باب الذبائح مفصلاً۔

(۴۵۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن موسى بن طلحة بن عبدالله بن الحوتکة عن عمر بن الخطاب انه سئل عن لحم الارنب فقال لولا انی اعرف ان لزيد او طلح منہ لحدثکم ولكنی مرسل الی بعض من شهد الحدیث فأرسل الی عمار بن یاسر وأمره ان یحد لهم فقال عمار أهدنی اعرابی الی النبی ﷺ لولیا مشویه وأمره باکلتها ورواہ محمد بن الحسن والحسن بن زیاد وأعرجه السفة واحمد وابن حبان۔

اس باب میں حضرت جابر کی حدیث ہے جو باب الذبائح میں گذر گئی۔

(۴۵۴) امام ابو حنیفہ نے موسیٰ بن طلحہ بن عبد اللہ بن الحوتکہ سے روایت کیا کہ ان نے عمر بن الخطاب سے روایت کیا کہ ان سے سئل عن لحم الارنب فقال لولا انی اعرف ان لزيد او طلح منہ لحدثکم ولكنی مرسل الی بعض من شهد الحدیث فأرسل الی عمار بن یاسر وأمره ان یحد لهم فقال عمار أهدنی اعرابی الی النبی ﷺ لولیا مشویه وأمره باکلتها ورواہ محمد بن الحسن والحسن بن زیاد وأعرجه السفة واحمد وابن حبان۔

میں نے یہودی کا زہر ہوتا تو میں تم سے حدیث بیان کرتا لیکن میں ایسے شخص کے پاس بھیجا رہا ہوں جس سے حدیث سنی ہے (نکسے) اس لئے (اللہ بخش آیا ہے) تو عمار بن یاسر کے پاس خبر بھیجی اور حکم دیا کہ حدیث بیان کریں عمار بن یاسر نے فرمایا کہ ایک کھانے والے نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ہتھوڑا گوشت پیش کیا اور کھانے کی گزارش کی۔

"بیان الخبر الدال علی النهی عن لحوم الحمر الاہلیہ"

﴿پالتو کدھوں کے گوشت کی حرمت﴾

(۱۵۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن تابع
عن ابن عمر قال بھی رسول اللہ ﷺ
عام ظروۃ خیر عن لحوم الحمر الاہلیہ
و عن معة النساء و زواہ الحارثی و اسعد
و ابو یوسف و ظروۃ و زواہ الشیمان

(ملاحظہ) ولی بعض الروايات لفظ
وما کتبنا مسالین

(۱۵۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
اسحاق عن البراء قال بھی رسول اللہ
ﷺ عن اکل لحوم الحمر الاہلیہ
رواہ الحارثی و انسجۃ الشیمان
کھانے سے منع کر دیا ہے۔

"بیان الخبر الدال علی ہامسة اکل الجراد"

﴿کڑی کھانگی اجازت﴾

(۱۵۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ سمع
عائشۃ بنت عجرہ تقول قال رسول
اللہ ﷺ اکثر جنبا لله تعالیٰ فی
بنت جردہ کو کہتے ہوئے خاک رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ میں پر اندھ کاسب سے

الارض الجراد لا اکلہ ولا احرمة،
رواہ ابن محسور و سماع ابی حنیفہ
عن عائشۃ بنت عجرہ قالت لفلان ابن
عبدی بن جلیع العلم عن یحییٰ بن
معین، و انسجۃ ابو داود و من حلیت
سلمان القارسی قال و روی عنہ مرسلۃ
و انسجۃ ابن ماجہ مسلطۃ و انسجۃ
الشیمان و القارسی و السقی

"بیان الخبر الدال علی حل اکل مانض عنہ الماء"

﴿جس پھل سے پانی تر جائے اسکی حلت﴾

(۱۵۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عطیۃ عن ابی سعید الخدری قال قال
رسول اللہ ﷺ مانض و عنہ الماء
فکل (ابی انکشیف) فکل، رواہ
الحارثی و انسجۃ ابو داود و ابن ماجہ
بلقب ما لکنی البحر اوجز عنہ فکلوہ
و مادات فیہ و طلاء لافلا فکلوہ

(۱۵۹) U (۲۵۸) U
سے انہوں نے اس حدیث کی روایت
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پھل
سے سندر کا پانی تر جائے اور پھل نہ جاسکے
اسکو کھا کر یا سندر پر پھر پیچک دے یا پانی تر
جائے اسکو کھا کر یا پانی میں چر جائے اور پھر
آجائے اسے حلت کھاؤ

حاجۃ
کہ قہاری طرف سے کافی ہے قہار سے ہند
اور کسی کی طرف سے ہائز نہیں ہے

”بیان الخیر الدال علی مایستحب من الضحایا“

”جن جانوروں کی قربانی ہوتی ہے“

(۶۶۱) (طہو حقیقہ) عن یحییٰ (۳۶۷) امام ابو حنیفہؒ نے صحیح
عن عبد الرحمن بن سابط عن جابر بن
عبد اللہ بن ابی نعیم حنی بن بکشین
اجلعین املعن املعن عن نسیم
والآخر عن شہد ان لا اله الا الله من
امہ، رواہ محمد والحرانی وطلحة
واخرجه ابو داود وابن ماجہ والحاکم
وقال صحيح علی شرط مسلم.

(۶۶۲) (طہو حقیقہ) عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن محمد بن
عقل عن یحییٰ سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن
ابی نعیم حنی بن بکشین عظمین الثری، رواہ الخطیب
البلدانی

(۶۶۳) (طہو حقیقہ) عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن محمد بن
عقل عن یحییٰ سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن
ابی نعیم حنی بن بکشین عظمین الثری، رواہ الخطیب
البلدانی

”باب الاضحیۃ“ قربانی کا بیان

”بیان الخیر الدال علی ایجابہا“ قربانی کے وجوب کی دلیل

(۵۹۹) (طہو حقیقہ) عن حماد
ابن محسن عن ابن عمر قال جرت السنۃ
من رسول اللہ ﷺ فی الاضحیۃ
اخرجه ابن ماجہ للفظ صحی رسول اللہ
ﷺ والمسلمون من یعلم وجوبہ
السنۃ المصطلحۃ لانہا لم تکن فی
ذلک الوقت

”بیان الخیر الدال علی ان الجذع من المعز لایجزی فیہا“
”ایک سال سے کم عمر کے بکے کی قربانی جائز نہیں ہے“

(۶۶۰) (طہو حقیقہ) عن حماد
عن ابرہیم عن الشعی عن ابی ہریرۃ بن
نبارہ قال ذبح شاة قبل الصلاة فلا کر ذلک
لشی ﷺ فقال لایجزی عنک قال
لعدی جذعۃ من المعز فقال لشی ﷺ
لجزی عنک ولا تجزئ عن احد بعلک.
رواہ العارفی واخرجه السنۃ الا ابن

المظفر و ابن مسرور آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کافی ہے۔

(۱۶۶) ﴿مُؤَبَّرٌ حَقَّقَهُ﴾ عن حضرت علی سے بھی یہی

مسلم البطن عن رجل عن علی قال مروی ہے کہ گائے سات آدمیوں کی طرف

القرة تجزى عن سبعة بقرون بها، سے قربانی میں کافی ہے۔

رواه محمد بن الحسن فی الآثار، وہ

(۱۶۷) ﴿مُؤَبَّرٌ حَقَّقَهُ﴾ عن (۳۶۷) کلام ابو حنیفہ نے حرم

الہیثم عن جابر ان رسول اللہ ﷺ قال سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا

بشرك كل سبعة فی جزوء، رواه طلحة کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ میں

و ابن المظفر وغیرہما، و اخرجه مسلم سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

والاربعة ولا ی داود ولفه، القرة عن

سبعة والجزوء عن سبعة اخرجه

الدارقطنی والطبرانی لحوہ

"بیان الخیر الدال علی الاہاحۃ فی ادعائ لحوہ الاخاصی"

﴿قربانی کا گوشت ذخیرہ کر سکیں یا نہ﴾

(۱۶۸) ﴿مُؤَبَّرٌ حَقَّقَهُ﴾ عن علقمہ (۳۶۸) کلام ابو حنیفہ نے علز

ابن مرثد عن حماد اہما حدثا عن بن مرثد ورواہ سے انہوں نے مرثد بن

عبد اللہ بن برمہ عن ابیہ عن النبی ﷺ برواہ سے انہوں نے اپنے باپ برواہ سے

انہ قال کت لہیکم عن لحوہ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ

الاضاحی ان تمسکوا فوق ثلاثة اہام رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے

حماد قال مثل ابراہیم عن العسی سے روایت کیا کہ ابراہیم سے سوال کیا گیا

والفعل ایہما آکمل فی الاحیۃ قال کہ عسی کی قربانی بجز ہے یا غیر عسی کی تو

العسی لانہ لما طلب صلاحۃ وفی فرمایا عسی کی اسلئے کہ اس سے انکی درنگی

الحدث انہ ﷺ حنی بکشیہ ہی مطلب ہے۔

الملمحین موجود ہیں (مضمین)

"بیان الخیر الدال علی التضحۃ بالجلع السمن" قرپہ سینڈھے کی قربانی

(۱۶۹) ﴿مُؤَبَّرٌ حَقَّقَهُ﴾ عن (۳۷۰) کلام ابو حنیفہ نے کلام

کدام بن عبدالرحمن السمنی عن ابی بن عبدالرحمن سمنی سے انہوں نے ابو

کیاش انہ جلب کیاشاً ابی المہینہ کباش سے روایت کیا کہ دو دنبہ مدینہ منورہ

لحم الناس لا یشترون لہما ابو ہریرۃ بیچے کیلئے گائے کوئی خرید نہیں آتا تھا

لصہما، فقال نعم الاضحیۃ الجذع ابو ہریرۃ آگے اسکا ہاتھ لگایا اور فرمایا پوری

السمن فاشتری الناس، رواه طلحة عروہ الا سواۃ دنبہ بجزین قربانی ہے جس

و ابن مسرور و محمد بن الحسن لوگوں نے خرید لیا۔

"بیان الخیر الدال علی ان البقرة تجزى عن سبعة"

﴿گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے﴾

(۱۷۰) ﴿مُؤَبَّرٌ حَقَّقَهُ﴾ عن حماد (۳۷۵) کلام ابو حنیفہ نے حماد

عن ابراہیم عن ابن مسعود انہ قال سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ان

القرة تجزى عن سبعة، رواه ابن مسرور سے روایت کیا کہ گائے سات

لوسع موسمکم علی فطرکم فکلوا
وآزودوا رواہ الحسن بن زیاد والحارثی
ورواه السنۃ الإیماری
تم قرانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
روکنے سے منع فرمایا تھا کہ تہمدی طرح
فطریوں پر وسعت ہو اب کھانا جمع کرو۔

”بیان الخیر الدال علی فضل ایام العشر“ (عشر ذی الحجہ کی فضیلت)

(۵۶۹) (ابو حنیفہ) عن
معمر بن راشد عن مسلم البطين عن
سعد بن جبیر عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ ﷺ ما من ایام افضل
عنداللہ من ایام عشر الاضحی
فاکثروا فیہا من ذکواللہ عزوجل،
رواہ الحارثی وأخرجہ الدارمی فی
الصیام وابن ماجہ فی الحج وأخرج
الترمذی وابن ماجہ فیہ یعدل صیام
کل یوم منها بصیام سنة و یقام کل
لیلة منها یقام لیلة القدر
(۳۶۸) امام ابو حنیفہ نے کھول دیں
راشد سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں
نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس
سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ افضل
اللہ کے نزدیک کوئی دن نہیں اس لئے ان
میں اللہ کا ذکر زیادہ کرو ترقی کی روایت میں
ہے کہ اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے
روزے کے برابر اور ہر رات کا قیام ایک لیلۃ القدر
(شب قدر) کے برابر ہے۔

”باب الاستحسان“ استحسان کا بیان

ہو ترک القیاس بمعقول الاوفی
لتناس، وسمی الحظر والاباحۃ الحظر
استحسان: قیاس کو ترک کرنا
کی آسانی کے لئے چھوڑ دینا۔

المع والاباحۃ الاطلاق والزهد والورع
وباب الکراہیۃ۔
اس کو حذر و اباحت زہد و ورع اور
باب الکراہیۃ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

”باب کراہیۃ الاکل والشرب فی آتية الذهب والفضة وسائر الانتفاع
مقس علیہا“ (سوئے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی کراہت)

(۴۷۰) (ابو حنیفہ) عن الحكم
ابن عتیبة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال کما مع حلیفۃ بالمدائن فاستسقی
دعقلا فأتاه بشراب فی جام فضة
فرماه بہ ثم قال إن رسول اللہ ﷺ
لہی عن آتية الذهب والفضة وقال
ہی لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ،
رواہ الحارثی وابن عسرو ومحمد
ابن الحسن ورواہ السنۃ
(۳۷۰) امام ابو حنیفہ نے حکم
بن عتیبہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن
ابی لیلی سے روایت کیا کہ ہم حضرت
مدینہ گیا تھا مدائن میں تھے انہوں نے پانی
طلب کیا ایک دیہاتی نے چاندی کے گلاس میں
پانی لایا انہوں نے اسے ٹھیک دیا اور فرمایا کہ
میں لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ،
رواہ الحارثی وابن عسرو ومحمد
ابن الحسن ورواہ السنۃ
کیلئے پانی اور آخرت میں تہمدی کے۔

”بیان کراہیۃ لبس الحریر للرجال“ (مردوں کو حریر پہننے کی ممانعت)

(۴۷۱) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم عن مجاهد عن حلیفۃ
قال لہنا رسول اللہ ﷺ ان نلشرب
فی آتية الذهب والفضة وان ناکل
(۳۷۱) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے ابراہیم سے مجاہد سے حلیفہ
سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو
ممانعت کی کہ ہم نہ شرب نہ کھانے کے لئے

والصالحين والذوات والاربع رواه الاصفهاني
وسلم بن عمرو ومحمد رحمهم الله
واخرجه مسلم
اور طبرک کیا کہ آپ کو اللہ کی نعمت دکھانے
کیلئے ہمیں کیا کام فرما رہے ہیں اور ایک سے
پارہنگ تک کی اجازت دی۔

”بیان الخیر الدال علی إباحة لبس الخبز وإن كان مسدوداً بحریز“
”در شیم نے اونے لونی کپڑے کی اجازت ہے“

(۴۷۸) بیرونی حقیقہ عن
ابن الہیثم بن ابی الہیثم بن عثمان بن عفان
وعبد الرحمن بن عوف وابن عیمر وقس
ابن مالک وعمران بن الحصین والحسین
ابن علی وشریحاً کلوا بیسون الخبز
رواه محمد بن الحسن والحسن بن زیاد
واعمال المصنف ذکر الاستیذان وزاد
کتیراً ولی آخر عن ابن عباس کان
لبس الخبز ویقول إنه مکروه المصنف
والذی لم یصلح شیء آخر إنما المعلم
وشبهه فلا بأس به کما یسر فی الروایات
ای المخلوط بصوف ہے۔



”بیان الخیر الدال علی قفر الحریر الذی یناح استعماله للرجال“
”مردوں کیلئے کتے ریشم کا استعمال مباح ہے“

(۴۷۶) بیرونی حقیقہ عن حماد
عن ابراہیم ابنہ قال جاء ابی عمر قوم
علیہم الحریر والنبیاح فقال
جتمونی فی ذی اهل النار لا یصلح
من الحریر الا هکذا ثلاثة اصابع
اولیة هذا معنی الحديث، رواه
الحسن بن زیاد۔

(۴۷۷) بیرونی حقیقہ عن حماد
عن ابراہیم عن عمر بن الخطاب کہ یث
جسماً فتح لله علیہم فاصبروا علیہم فلما
قلوا بلغ ذلك عمر واثم قد قروا من
المنجاة خرج بالفس لبس علیہم فلبسوا
ممعهم من الحریر والنبیاح فلما رآهم
غضب وقال هوذا ثوب لعل النار، فلما رآوا
غضب عمر فلوها وقلوا یعنون فی ذلك
وقالوا یا لیسنا لربک ملاء لله علیا فسر
ذلك عمر ثم رخص فی الاصبع منہ

(۴۷۷) بیرونی حقیقہ عن حماد
عن ابراہیم نے ابراہیم سے ابراہیم نے مر
بن خطاب سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ
نے ایک فوج بھیجی اللہ نے انہی کی مال
قیمت غریب ملا جب وہیں ہوئے اور مدینہ
منورہ کے قریب ہوئے تو حضرت عمرؓ
لوگوں کو لیکر استقبال کیلئے نکلے ان لوگوں
کے پاس جو ریشم لباس تھا ہمیں کیا مڑنے
دیکھا تو فرسہ ہوئے اور فرمایا ہمیں کاپاس
آوردو لوگوں نے عمرؓ کا فرسہ دیکھ کر اس پر دیا

ابی ہریرہؓ عن النبی ﷺ انہ قال اذا
اکل احدکم فلیتاکل بيمينه والا شرب
فلیشرب. بيمينه فان الشيطان یاکل
بشماله ويشرب بشماله رواه طلحة
وابن عبد اللہ بن زرواہ ابو داود ولفظ
الامام واخرجه مسلم والترمذی
والسعی ولفی روایة ولیاحمد بيمينه
ولیطع بيمينه واخرجه السنۃ اثنی
فسم الله وکل بيمينک وکل معک

نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی
کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب
پینے تو دائیں ہاتھ سے پینے اس لیے کہ
شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے ایک
حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے
قریب ہو جاؤ، ہم اللہ ﷻ کو دعا دینے کے لیے
تمہارے قریب سے کھائے۔

”بیان الخیر الدال علی استحباب إجابة الداعی“ دعوت قبول کرنا مستحب

(۴۸۲) ابو حنیفہؒ عن مسلم
الملائی عن انس بن مالک ان النبی
ﷺ کان یحب دعوة المملوک
ويعود المريض ويركب الحمار،
اخرجه الترمذی وابن ماجہ والحاکم
وعندہم زیادة وبشہد الحجازة.

(۳۸۲) امام ابو حنیفہؒ نے مسلم
قائل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ تلاسوں کی
دعوت قبول کرتے تھے مریض کی
مدد دہی کرتے تھے اور گدے پر بھی سوار
ہو جاتے تھے ایک روایت میں ہے جنازہ
میں شریک ہوتے تھے۔

”بیان الخیر الدال علی کراهیۃ الاکل متکثراً (۱)“
لیکھا کر یا چار زانوئے فکر کھانا کھانگی کر یا

(۴۷۹) ابو حنیفہؒ عن علی
ابن الاقرع عن ابی عطیۃ الوادی ان
النبی ﷺ قال اما فلا اکل متکثراً
واکل کما یاکل العبد ويشرب کما
یشرب العبد واعبد ربی حتی یاتیہی
الیقین رواه البخاری.

(۳۷۹) امام ابو حنیفہؒ نے علی بن
اقرع سے انہوں نے عطیہ دہی سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
تو لیکھا کہ کر نہیں کھانا لیکھا کہ تمام کھیر
کھاتا پیتا ہوں، اور اپنے رب کی عبادت
موت کے آنے تک نہ چاروں گے۔

(۴۸۰) ابو حنیفہؒ عن حماد عن
براعیم عن علقمۃ عن ابن مسعود عن النبی
ﷺ انہ قال اما فلا اکل متکثراً رواه
الحسن بن زید وابن عسرو ورواه البخاری
وابو داود وابن ماجہ والترمذی وغیرہم

(۳۸۰) امام ابو حنیفہؒ نے حماد بن
براعیم سے علقمہ بن ابن مسعود سے روایت
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکھا کہ
الحسن بن زید وابن عسرو ورواہ البخاری
وابو داود وابن ماجہ والترمذی وغیرہم

”بیان الخیر الدال علی النهی عن اکل الرجل بالشمال“
”بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا نہ“

(۴۸۱) ابو حنیفہؒ عن
الزہری عن سعید بن المسیب عن
الزہری عن سعید بن المسیب عن

(۳۸۱) امام ابو حنیفہؒ نے زہری
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں

"بیان الخیر الدال علی جواز عیادة اهل الکتاب" اہل کتاب کی عیادت کا جواز

(۴۸۳) (ابو حنیفہ) عن

علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه
عن النبی ﷺ انه قال ذات يوم
لاصحابه انہضوا بنا نودجنا
اليهودی قال فدخل علیہ فرجده فی
الموت فقال الشہد ان لا اله الا الله؟
قال نعم قال اتشہد انی رسول الله؟
فسطر الی ابيه قال فاعاد علیہ النبی
ﷺ فلم یکلمہ ابوه ثم قال لا النبی
ﷺ الشہد ان لا اله الا الله وانی
رسول الله؟ فسطر الی ابيه فقال لا
ابوه، اتشہد؟ فقال النبی الشہد ان لا اله
الا الله واتشہد ان محمداً رسول الله؟
فقال النبی ﷺ الحمد لله الذی اطلقنی
سمة من النار، ورواه محمد فی الآثار
واحمد والحاکم واصلہ فی البحری
وعبد الرزاق زادعنه وکنه وحفظه
وصلى علیہ النبی ﷺ.

(۳۸۳) (ابو حنیفہ) عن

ابن عمر سے انہوں نے ابن بريدة سے
انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی
ﷺ نے ایک دن صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو اپنے
پڑوسیوں کی عیادت کریں گے، رسولی نے
کہاں کے بعد اس کے پاس گئے تو اسکو موت
کی حالت میں پایا اس سے پوچھا کیا تو لا الہ الا
اللہ کی شہادت دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں آپ
نے پوچھا کیا تو میرے رسول اللہ ہونے کی
شہادت دیتا ہے؟ اس نے اپنے باپ کی طرف
دیکھا رسولی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر
دور یا اس کے باپ نے اسکو جواب میں دیا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ کوئی
رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے؟ اس نے باپ کی
طرف دیکھا باپ نے کہا ان کی شہادت
نہیں ہے کہ شہادت نہ دے گا رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اللہ کا شہر ہے جس نے میرے
سبب ایک جان کو آگ سے بچا دیا۔

"بیان الخیر الدال علی تحريم اللعب بالآلات المحرمة"

حرام آلات سے کھیلنے کی حرمت

(۳۸۳) (ابو حنیفہ) عن

ابن عمر عن سعد بن جبر عن ابن
عمر عن النبی ﷺ انه قال ان الله
مكره لكم العمر والميسر والمزمار
والكوبة والدف، اخرجه ابو داود
اخبرنا احمد وابن حبان، والبيهقي.

(۴۸۴) (ابو حنیفہ) عن

ابن عمر عن سعد بن جبر عن ابن
عمر عن النبی ﷺ انه قال ان الله
مكره لكم العمر والميسر والمزمار
والكوبة والدف، اخرجه ابو داود
اخبرنا احمد وابن حبان، والبيهقي.

(۳۸۵) (ابو حنیفہ) عن

ابن عمر عن سعد بن جبر عن ابن
عمر عن النبی ﷺ انه قال ان الله
مكره لكم العمر والميسر والمزمار
والكوبة والدف، اخرجه ابو داود
اخبرنا احمد وابن حبان، والبيهقي.

(۴۸۵) (ابو حنیفہ) عن

ابن عمر عن سعد بن جبر عن ابن
عمر عن النبی ﷺ انه قال ان الله
مكره لكم العمر والميسر والمزمار
والكوبة والدف، اخرجه ابو داود
اخبرنا احمد وابن حبان، والبيهقي.

"بیان الخیر الدال علی الرخصة فی العزل" (عزل کی رخصت)

(۳۸۶) (ابو حنیفہ) عن

(۳۸۶) (ابو حنیفہ) عن

عقلیہ بن مرقد عن سلیمان بن بريدة
عن ابیه عن النبی ﷺ قال
تھیناکم عن زیارة القبور فقد اذن
لمحمد فی زیارة قبر ابیہ فروروا ولا
تقولوا هجراً، رواه الحسن بن زیاد،
واسرعہ ابن حبان حکذا فی الصحیحین
ورواه غیرہم

بن مرقد سے انہوں نے سلیمان بن بريدة
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
نبی ﷺ سے روایت کیا کہ میں نے حکم
تبرہ کی زیارت سے منع کیا تھا مگر محمد
کو اپنے باپ کی قبر کی زیارت کی اجازت
ہو گئی اس لئے تم قبروں کی زیارت کرو جس
تجلی (برائی بات) مت کہتے

”بیان الخبر الدال علی إباحة المدافاة الارشاد إلی فضل ألبان
البقر“ ﴿ععالی کی ایاحت اور گائے کے دودھ کی فضیلت﴾

(۱۸۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
قیس بن مسلم الجعفی عن عطاء بن
شہاب عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی
ﷺ قال إن الله لم یزل داء إلا وانزل لہ
دواء الا الہرم (وفی رواية الا الہم)
فعلیکم بالان البقر فإنہا ترجمہ من کل
الشجر، رواه الحارثی وابن العساکر
ودکع عنہ وغیرہم کثیر واسرعہ
اصحاب السنن وغیرہم

(۳۸۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
مسلم جدی سے انہوں نے عطاء بن شہاب
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں جڑی کی
جسکی دوا نہ ہو، دوا نہ ہو، سوائے بڑھاپے کے
(ایک روایت میں موت کا بھی ذکر ہے) اس
لئے تم گائے کا دودھ لازم کرو کیونکہ وہ ہر
درخت سے کھاتی ہے، ایک روایت میں
نوشہ کے دودھ کا بھی ذکر ہے۔

(۱۸۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن

حماد عن ابراهیم عن علقمہ الاسود
عن زید بن اسود سے روایت کیا کہ ابن مسعود
فقال إن رسول الله ﷺ قال لو ان
شیئاً احل الله مثاقہ اسودع صخرة
لخرج، اخرج مسلم واحمد والبیہق
فی المختارہ

سے انہوں نے ابراهیم سے علقمہ الاسود
عن زید بن اسود سے روایت کیا کہ ابن مسعود
سے عزال کے بارے میں سوال کیا گیا تو
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ جس سے اللہ نے بیانیہ کار اور حجر
میں دودھ پیت رکھی ضرور نکالے گا۔

”بیان الخبر الدال علی کراهیة التکلف للتعطیف“ ﴿میں بیان کیلئے تعطیف کی کراہت﴾

(۱۸۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
محارب بن دثار عن جابر الہ دخل
علیہ یوماً قوم فلبس الہیم خیراً وعلیہ
لم قال إن رسول الله ﷺ نہانا عن
التکلف ولولا ذلك لتکلف لکم فانی
سمعت رسول الله ﷺ یقول نعم
الادام العلی، رواه الحارثی وطلحة
وابن عسور واسرعہ احمد ومسلم
والاربعة

کاتب بن دہر سے انہوں نے حضرت جابر
سے روایت کیا کہ ان کے پاس ایک دن ہم
مہمان آئے انہوں نے روٹی سرکہ پیش کیا
اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم
کو تکلف سے منع فرمایا ہے اگر یہ نہ ہو تو
تہہ کے لئے تکلف کرنا میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا ہے کہ سرکہ بھرنے والی
سائیں

”بیان الخبر الدال علی جواز زیارة القبور“ ﴿زیارت قبور کا جواز﴾

(۱۸۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن

(۳۸۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن

"بیان الخبر الدال علی کراهیة لحوم الحمر الاہلیة والبانہا"

﴿پالتو گدھوں کے دودھ اور گوشت کے استعمال کی ممانعت﴾

(۴۹۲) ابو حنیفہؒ عن (۴۹۲) امام ابو حنیفہؒ نے عرب
معاذ بن قیس عن ابن عمرؓ قال لہیں
رسول اللہ ﷺ یوم غیر عن عموم
الحمر الاہلیة، رواہ الحارثی وطلحہ
(۴۹۳) ابو حنیفہؒ عن طلحہ عن
ابن عمرؓ مقلہ رواہ الحارثی وغیرہم
(۴۹۴) ایک نسخہ، ایک میں اسحاق ایک
میں محمول ہیں۔

(۴۹۵) ابو حنیفہؒ عن مکحول
الشامی عن ابی ثعلبۃ العسثی مقلہ

(۴۹۶) امام ابو حنیفہؒ نے مد
عن ابراہیم ابی قال لآخر فی عموم
الحمر والبانہا، رواہ محمد بن الحسن
والکلاعی وتمر جہ ابو داود والدارقطنی
والدارمی وغیرہم

☆☆☆

"بیان الخبر الدال علی إباحة الباع النساء الجنات ان لم یعرفن"

الاصوات" مورتوں کے بچہ کیساتھ بچے کی اہانت بشرطیکہ وہ آواز بلند نہ کریں

(۴۹۰) ابو حنیفہؒ عن ابی
الہلیل غالب بن الہلیل ان لساء کن
مع جنازۃ فارادیس عن ابی طر دھن لقال
رسول اللہ ﷺ دھین فان العهد
فریبہ، رواہ طلحہ وأعرجہ أحمد
والسلی و ابن ماجۃ والحاکم
روایت میں تفصیل ہے مورتوں کو آواز نہ دے دوسری
الک اکو ہیں قلب سمیت زدہ ہے، اور
فرمایا ہے۔

"بیان الخبر المصحح لاکل الجن المملوہ من بلاد الکفار"

﴿کفار کے ملک سے لائے ہوئے بچے کے کھانسی اہانت﴾

(۴۹۱) ابو حنیفہؒ عن
عطیۃ العوفی عن عبداللہ بن عمرؓ ان
سألوا ستال عن الجن فقال تصنعہ
المجوس من البان المعز لقال
الاکواسم اللہ وکل، رواہ محمد بن
الحسن وطلحہ

"بیان الخبر الدال علی الرخصة فی الاکل فی اُنیة اهل الکتاب"

﴿دال کتاب کے برتنوں میں کھانگیں اہل کتاب﴾

(۵۰۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن قتادة
ابن ابی قتادۃ عن ابی ثعلبة العنسی عن
النسائی رحمہ اللہ ھم قالوا انا بارض شرک
لما کمل بآئیمہم؟ قال ان لم نجدوا منها
بدلاً فاعسلوها ثم طہرواھا ثم کتوا لھما
رواہ الامام محمد وطلحہ،
وأخرجہ ابو داؤد و مسلم والبخاری
(۵۰۰) ھام ابو حنیفہ نے قتادہ
بن ابی قتادہ سے انھوں نے ابو ثعلبہ نخعی
النسائی رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ
ﷺ سے سوال کیا کہ ہم سر زمین شرک
میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا
سکتے ہیں؟ ارشاد ہوا اگر کوئی صورت نہ
ہوئے تو دھو پاک کر لو پھر ان میں کھاؤ۔

"بیان الخبر الدال علی الرخصة فی اخصاء الیہائم"

﴿چوپایوں کو خسی کر نیکی اہل کتاب﴾

(۵۰۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابراہیم قال لایس باخصاء
الیہائم اذا ازیدہ صلاحھا۔ رواہ
محمد بن الحسن عن قتادۃ قال قال
النسائی رحمہ اللہ لا احب العقوف رواہ
طلحہ، وابو یوسف
(۵۰۱) ھام ابو حنیفہ نے حماد
ابن ابراہیم سے روایت کیا کہ
پانوروں کے خسی کرنے میں کوئی حرج
نہیں جب اس سے اصلاح مطلوب ہو۔

"بیان الخبر الدال علی کراهیة لحوم الخیل" مگر اس کے گوشت کی کراہیت

(۴۹۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ھرم
عن ابن عباسؓ انہ کرہ لحم الخوم،
رواہ محمد بن الحسن عن قتادۃ لسانہ
ناخذ ھنھا، وأخرج ابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ والبیہقی فی سیاق ابی داؤد
وحرام علیکم اللحم الاُھلیۃ وعلیھا
وبغلیھا فیہ ایحاء حدیثہ
(۴۹۷) ھام ابو حنیفہ نے ھرم
سے انھوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا
کہ وہ گھوڑے کے گوشت کو اچھا نہیں سمجھتے
تھے اور وہی روایت میں ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پورے اہل گت
اور اہل گھوڑے اور پھر حرام ہیں۔

"بیان الخبر الدال علی ان العقیقۃ علی الاخیار" حقیقہ واسب نہیں اختیار ہے کہ

(۴۹۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابراہیم انہ قال کانت العقیقۃ
فی الجافلیۃ فلما جاء الاسلام وفتنت،
رواہ محمد بن الحسن
(۴۹۸) ھام ابو حنیفہ نے حماد
سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا
کہ چاہلیت میں حقیقہ حجاب اسلام آیا تو
پھوڑ دیا گیا۔
(۴۹۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
زید بن اسلم عن ابی قتادۃ قال قال
النسائی رحمہ اللہ لا احب العقوف رواہ
طلحہ، وابو یوسف
(۴۹۹) ھام ابو حنیفہ نے زید بن
اسلم سے انھوں نے ابو قتادہ سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عقوف کو
پند نہیں کرتا (اس م کو پند نہیں کیا)۔

"بیان الخبر الدال علی إباحة رد السلام علی المشرک"

﴿مشرک کے سلام کا جواب دینے کی اجازت﴾

(۵۰۴) ﴿ابو حنیفہ عن الہدیہ سے ابن مسعودؓ کہ صحابہؓ نے اہل اللہ لما لڑائے ہمارے قال السلام علیک قال ابن مسعودؓ وعلیک السلام رواہ محمد بن الحسن عدثم قال یکرہ ان یبتدأ المشرک بالسلام ولا یبأس بالرد علیہ وهو قول ابی حنیفہ وافی اس داؤد عن النبی ﷺ قولوا وعلیکم، أخرجه مسلم والبخاری وابن ماجہ فالرد بهذا اللفظ علی غیر المسلمین منقطع علیہ

"بیان الخبر الدال علی ان المصروف فی الکوثر هو اللہ تعالیٰ ولا یتبہی

إضافة الافعال للذکر" ﴿کائنات میں تصرف کرنے والی ذات صرف خدا کی ہے﴾

(۵۰۵) ﴿ابو حنیفہ عن عبد العزیز بن رفیع عن عبد اللہ بن ابی قتادہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ

"بیان الخبر الدال علی ما یکرہ من الشقاق" ﴿مکری کی کوئی چیزیں مکروہ ہیں﴾

(۵۰۲) ﴿ابو حنیفہ عن الاوزاعی سے ابن واصل ابی حنیفہ عن معاذہ انہ قال کرم رسول اللہ ﷺ من الشاق سبعة: ۱ المراءاة، ۲ العائنة، ۳ والفتنة، ۴ والحقا، ۵ والذکر، ۶ والامین، ۷ والدم، وكان النبی ﷺ یقلعها، رواہ محمد بن الحسن

"بیان الخبر الدال علی إباحة الشرب قائماً" ﴿کھڑے ہو کر پینے کی اجازت﴾

(۵۰۳) ﴿ابو حنیفہ عن سالم الاطلس عن سعید بن جبیر قال رایت ابن عمر یشرب عن لم القرية وهو قائم رواہ الکلاعی عنہ وأخرجه الترمذی والبرزنجی وقال البیهقی والشیخ ان احادیث النبی قائماً محمودة علی التقیہ والطحاوی علی السبع

”بیان الخبر الدال علی النهی عن التداوی بالمحرم والنجس“
﴿تاپاک اور حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت﴾

(۵۰۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهیم عن ابن مسعود قال بن
اولادکم ولدوا علی الفطرة فلا
تداوهم بالبحر ولا تغلّوهم بهاء فان
الله لم يجعل فی ریس شفاء ولما
اٰتهم علی من سقاہم رواہ محمد بن
الحسن وابن خسر والاشعثی وأخرج
ابن حبان والاعرجی مسلم وابوداؤد
واحمد وابن ماجہ فیہ ابن ہبس بدواء
ولکنہ داء وعن ام سلمة ان الله لم
يجعل شفاء فی حرام

(۵۰۸) امام ابو حنیفہ نے اپنی
سند سے عہد اللہ بن مسعود سے روایت کیا
کہ تمہاری اولاد فطرت (اسلام) پر پیدا کی
گئی ہے اسلئے نہ تو انکو شراب پانا اور نہ
شراب سے علاج کرنا کہہ اسلئے کہ اللہ نے
حرام میں شفاء نہیں رکھی ہے نہ وہ ای ہی
ابو کاہر بنایا ایک روایت میں ہے کہ شراب
دوا نہیں ہے بیماری سے ام سلمہ کی روایت
میں ہے کہ اللہ نے شفا حرام میں نہیں رکھی
ہے۔

”بیان الخبر الدال علی الرخصة فی رقية العين“ نظر بد میں ہمارا چھوٹک کی اجازت

(۵۰۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبد الله
ابن ابی زناد عن ابی نعیج عن ابن
عمر عن اسماء بنت عیسى انها آتت
النسۃ ولها ابن من جعفر ولها

(۵۰۹) امام ابو حنیفہ نے اپنی سند
سے حضرت اسماء بنت عیسٰی سے نقل کیا
کہ وہ اپنے دو بچوں کو لیکر رسول اللہ ﷺ
کی خدمت میں آئیں اور کہاں پر نظر سے

ﷺ لاسوا الدھر فان الله هو
الدھر اخرجہ الشیخان وابوداؤد
یہ اسلئے کہ وہ ای کا طرف ہے نہ کہ
نفس۔

”بیان الخبر المحظر فیمن یضحک القوم ویحذنبہم بالاکاذیب“
﴿جھوٹی کہانیوں سے لوگوں کو پشیمانی کی ممانعت﴾

(۵۰۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
بہز بن حکیم بن معاویہ عن امیہ عن حماد
قال قال رسول الله ﷺ ویل للذی
یحدث فیکذب فیضحک بہ القوم ویل
لذویل لہ، ورواہ ابن خسر والاعرجی
احمد وابوداؤد والنسائی والحاکم

(۵۰۶) امام ابو حنیفہ نے بہز بن
حکیم بن معاویہ سے انہوں نے من ابیہ عن
ہمد روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ویل (حکایت) ہو اس کیلئے کہ جو لوگوں کو
جھوٹی بات بکھر پھیلاتا ہے اسکے لئے
علاقت پڑا کرتا ہو۔

”بیان الخبر الدال علی النهی عن النظر فی النجوم“ ﴿ظلم نجوم کی ممانعت﴾

(۵۰۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء
عن ابی ہریرۃ قال نبی رسول الله
ﷺ عن النظر فی النجوم اخرجہ
الدارقطنی وأخرج معاذ ابو داؤد
وابن ماجہ

(۵۰۷) امام ابو حنیفہ نے عطاء
عن ابی ہریرۃ قال نبی رسول الله
ﷺ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرۃ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساروں
میں نظر نہ کرنے سے منع فرمایا (مستقبل
کی باتیں معلوم کرنے کیلئے)۔

والوا شمة التي تشم الكليلين والوجه
لهذا لا ينبغي ان يفعل

(۵۱۱) بخاری حیفہ کے عن الہمام
عن تم نوز عن ابن عباس ؓ قال لا بأس
ان تصل المرأة شعرها بالصوف وانما
بہی بالشعر، رواه الحوتی وغیره عن
ابن یوسف عنہ وغیره والعرجہ السنہ
(۵۱۲) امام ابو حنیفہ نے اپنی سند
سے ابن عباس ؓ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا
کہ عورت کے اپنے بالوں میں کون کے
جڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر صرف
آدی کے بالوں کا جوڑ ہے

”بیان الخیر الدال علی کراہیۃ الفرع للصبان“

”بچوں کے کچھ بالوں کو چھوڑنا کچھ کو مونڈنا مکروہ ہے“

(۵۱۲) بخاری حیفہ کے عن عبد اللہ
بن نافع عن امیہ عن ابن عمر ؓ قال بھی
رسول اللہ ﷺ عن الفرع، رواه المظفر
وابن عسرو وفسر الفرع ان یحلق رأسی
الصبی فیرک بعضہ، وأخرجه السنہ الا
شرعیہ

”بیان الخیر الدال علی الرخص فی الخضب“

”خضاب کی اجازت ہے“

(۵۱۳) بخاری حیفہ کے عن نافع
عن ابن عمر ؓ ان النبی ﷺ قال
عن ابن عباس ؓ انہوں نے ابن عمر ؓ سے روایت کیا کہ

ابن من ابی بکرؓ فقاتل یا رسول اللہ
ابی اتخوف علی ابن امیہ العین
الافریہما قال نعم فلو کان شئی سابق
یسبق القدر لسبقہ العین، رواه محمد
بن الحسن عنہ وبع ناعلہذا کان عن
ذکر اللہ تعالیٰ اومن کتاب اللہ تعالیٰ
روی مظہ البخاری وسلم وغیرہما

”بیان الخیر الدال علی کراہیۃ وصل النساء الشعر بالشعر والوشم“

”خواتین کو اپنے بالوں میں دوسرے کے بالوں کو جوڑنے اور گودا گودا لگی محافضت ہے“

(۵۱۰) بخاری حیفہ کے عن حماد
عن ابی اربعہ ؓ قال لعنت الواصلة
والمتوصلۃ والمحلل والمحلل لہ
والوا شمة والصوسمة رواه محمد
عنہ ثم قال اما الواصلة فہی التي تصل
شعرألی شعرها فہذا مکروہ علنا ولا
بأس اذا کان صوفاً أما المحلل والمحلل
لہ فالرجل یطلق زوجته ثلاثاً فیستل
رجلاً ان یزوجها فیحللها لہ فہذا لا
یسعی للستل ولا للمستول ان یفعلہ



”بیان الخیر الدال علی استحباب الصلوة فی الخضاب“

﴿خضاب میں زرد رنگ کا احتیاب﴾

(۵۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبد اللہ (۵۱۶) امام ابو حنیفہ نے عہدائے
بن سعید بن ابی سعید المقری قال رایت بن سعید بن ابی سعید مقری سے روایت کیا
عبد اللہ بن عمر یلون لحنہ بالصلوة کہتے ہیں کہ عہدائے بن عمر اپنی لڑکی
وقال رایت رسول اللہ ﷺ یعلل ذلک پلے رنگ سے رنگتے تھے اور فرماتے کہ میں
فعلہ، رواہ الاثنانی وأخرجه نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔
ابو داؤد والنسائی نحوه اس نے بیان کیا۔

”بیان الخیر الدال علی کراهیة الخضاب بالسواد“

(۵۱۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن یزید (۵۱۷) امام ابو حنیفہ نے یزید بن
ابن عبد الرحمن عن انس بن مالک قال عہد الرحمن سے انہوں نے انس بن مالک سے
کنس انظر الی لحنہ ابی حفصہ کانہا روایت کیا وہ کہتے ہیں ایسا معلوم ہو گا کہ
ضرم عرق من شدة حمرتها، رواہ میں ابو قاذی کہ لڑکیوں کو یہاں سے عرق
طلحة ومن عسرو وأخرجه الأربعة الا کی لڑکی کا شطہ بہت زیادہ سرخ ہو سکے
الرمذی وأخرجه مسلم فی بابی فحالة سب رنگ کے دانہ ابو قاذی کے والد ابو قاذی
یوم فتح مکة ورائہ والحنہ کا الضلع جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے گئے تو
یباحاً فقال رسول اللہ ﷺ غیروا هذا سرور لڑکی کے ہاتھ لاکھ سیدھے تھے ہم ہوا
بشی واجتنبوا السواد یہ رنگ بدلو کر سیاہی سے بچنا۔

احضوا وعالموا أهل الكتاب، أخرجه رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خضاب کرو اور
النسائی معاه والبخاری وابن ماجہ اہل کتاب کی حالت کرو۔

”بیان الخضاب بالحناء والکتم“

(۵۱۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی (۵۱۸) امام ابو حنیفہ نے ابو جری
حجیة یحییٰ بن عبد اللہ بن معاویہ یحییٰ بن عہدائے معاویہ سے انہوں نے
المعروف بالاجلح عن ابی الاسود ابو الاسود سے انہوں نے حضرت ابو ذر سے
عن ابی لڑ عن النبی ﷺ قال ان روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
احسن ما یطهرکم بہ الشعر الحناء سب سے اچھا جس سے تم اپنے بال کا رنگ
والکتم، أخرجه عن الامام ثلاثة عشر بدلو بندی اور دوسرے ہے۔
رؤیا ورواه الأربعة۔

(۵۱۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد (۵۱۹) امام ابو حنیفہ نے حماد سے
عن ابراہیم قال سائتہ عن الخضاب انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ میں
بالوصة فقال بقله طیبة ولم یبرئ ذلک نے دوسرے (بیل کے بچے) سے خضاب کے
بأساً، رواہ محمد بن الحسن فی الآثار بارے میں سوال کیا فرمایا ابھی بڑی ہے
عہ وقد احتضب ابو یکر بالحناء والکتم اس میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوا حضرت
وعمر بالحناء وحکم ابو یکر نے ہم کو اور کچھ اور حضرت عمر نے
صرف بندی کا خضاب کیا۔

”بیان الخیر الدال علی الرخصة فی البول قائماً“

﴿کھڑے ہو کر پیشاب کر سکی رخصت ہے﴾

(۵۱۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن منصور
عن ابی وائل عن حلیفۃ قال رایت
رسول اللہ ﷺ یبول علی سباطۃ قوم
لقائمۃ، اخرجه الستۃ وابن حبان
(۵۱۸) امام ابو حنیفہ نے منصور
سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے
حضرت حلیفہؓ سے روایت کیا کہ کہتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کڑی پر
کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

”بیان الخیر الدال علی ان الطیب لا یرد“ ﴿غریب واپس نہ کی جائے﴾

(۵۱۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
غریب عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ
انما فی احدکم بریح طیب فلیصب منه،
اخرجه ابو داؤد والنسائی بمعناه
(۵۱۹) امام ابو حنیفہ نے ابی
غریب سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے
روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کسی کو
غریبوں نے تو اسکو استہلال کرے۔

”بیان الخیر الدال علی تحريم إتيان النساء فی ادبارهن“

﴿عورت کے پیچھے کے مقام میں محبت حرام ہے﴾

(۵۲۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
قدامة السهلی بن خلیفۃ عن سلمۃ بن
نعمان عن ابی القطاع الجرمی عن ابن
(۵۲۰) ابو حنیفہ نے ابو قدامة
السهلی بن خلیفہ سے انہوں نے سلمہ بن
نعمان سے ابی القطاع الجرمی سے

مسعودۃ قال حرام ان توتی النساء
فی المعاش ولی روایۃ فی معاشهن،
رواه الاثنانی والکلاعی واخرجه
الطحاوی
انہوں نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ
ابو حنیفہ نے فرمایا کہ عورتوں سے دیر میں
معاشرہ حرام ہے۔

(۵۲۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن معن
عن عبد الرحمن قال وجدت بخط ابی
اعرفۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال
لہینا ان تاتی النساء فی معاشهن
(ادبارهن) رواہ العارزی وطلحۃ وابن
عسرو
(۵۲۱) امام ابو حنیفہ نے معن
بن عبد الرحمن سے روایت کیا کہ کہتے ہیں
کہ میں نے اپنے والد کی مجلس میں فرمایا کہ
پیارے لوگو! عورتوں کو معاشرہ بن مسعودؓ نے
فرمایا کہ منکوحہ کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں
سے ملاحت کریں۔

(۵۲۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن کثیر
الرماح الاصم الکوفی عن ابی وادع
عن ابن عمر فی قولہ غزو جبل نساء کم
حرث لکم فأتوا حرثکم ان شئتم فلأول
ودبراً فی المثنی وحده لا غیر، رواہ
طلحۃ والکلاعی وابن عسرو وماشعور
عن عبد اللہ بن عمرؓ لفظہ وکذب
بسط المصنف الکلام علی هذا
الحديث ۵۲۲ خلاصہ اللہ ماجاز
(۵۲۲) امام ابو حنیفہ نے کثیر
الرماح الاصم الکوفی سے ابی وادع
سے انہوں نے ابن عمرؓ سے نساء کم
حرث لکم کی تحریر نقل کی کہ چت ہو کر
پہلے ایک ہی راستے میں دوسرا ہرگز
نہیں۔



مافی مطونہن، رواہ الحارثی۔ تک جماعت کرنے سے منع فرمایا۔
(۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶) (۵۲۶)
عن ابی ثعلبۃ العنسی ان النبی ﷺ
نبی ان نوطا الحالی من السی رواہ
ابن عسرو وأخرجه أحمد وأبو داود
والحاکم وغیرہم بإسناد مخطی
مختصر مطول متحد المقہوم

”باب بیع ارض مکہ وإجازتھا“ چونکہ مکہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا ہے
”بیان الخیر الدال علی انہ لا یجوز بیع ارضھا ولا إجازتھا“
چونکہ مکہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے

(۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷) (۵۲۷)
عن ابی یزید عن ابن ابی لیحی عن
عبد اللہ بن عمرو عن شعیب بن عبد اللہ قال ان
اللہ حرم مکہ فحرم بیع رماعھا واکل
لحمھا ومن اکل من اجربوت مکہ شیعاً
فکفما اکل قناراً، رواہ محمد بن الحسن
فی الاثر و قال لا یبھی ان نباع
الارض اھا البیاء فلا بأس، رواہ الحارثی
وقال عن عبد اللہ بن ابی زیاد (لا یزید)

(۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳) (۵۲۳)
عن حمید الطویل عن قیس الاعرج المکی
هو ابو عبد الملک عن رجل یقال لہ عباد
بن عبد المجید عن ابی ثور ان النبی
ﷺ نبی عن جبرائیل النبی فی اعجاز
عن، رواہ طلحۃ وابن عسرو ورواہ
الجماعۃ

(۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴) (۵۲۴)
عن عثمان بن عیم المکی عن یوسف بن
ماری عن حلیف بن ابرہۃ ان النبی ﷺ
ﷺ قال لا بأس ان کان فی حرم
عن حمید الطویل عن قیس الاعرج المکی
رواہ، رواہ طلحۃ وابو عبد الملک عن
ابی حنیفۃ عدهم کثیر

”باب الاستبراء“ استبراء کا بیان ہے

(۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵) (۵۲۵)
عن ابن عمر قال نبی رسول اللہ
ﷺ ان نوطا الحالی حتی یصل
کمالی عمری عن حمید الطویل عن قیس الاعرج المکی
عن ابی یزید عن ابن ابی لیحی عن عبد اللہ بن عمرو عن شعیب بن عبد اللہ قال ان
اللہ حرم مکہ فحرم بیع رماعھا واکل لحمھا ومن اکل من اجربوت مکہ شیعاً فکفما اکل قناراً، رواہ محمد بن الحسن
فی الاثر و قال لا یبھی ان نباع الارض اھا البیاء فلا بأس، رواہ الحارثی
وقال عن عبد اللہ بن ابی زیاد (لا یزید)

(۵۲۸) عَوْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْعِمْرُ لِعَيْنِهَا قَلْبُهَا وَكَثِيرُهَا. وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ، وَرَوَاهُ الْحَارِثِيُّ وَطَلْحَةُ وَحُمَادُ بْنُ الْإِمَامِ عَنِ الْإِمَامِ وَأَعْرَجَ أَحْمَدُ	(۵۲۸) اہم ابو حنیفہؒ نے ابو حن
سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد عن ابن عباسؓ قال حرمت العمر لعینہا قلبہا وکثیرہا، والسكر من کل شراب، ورواہ الحرثی وطلحہ وحماد بن الامام عن الامام واعرج احمد	سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد عن ابن عباسؓ قال حرمت العمر لعینہا قلبہا وکثیرہا، والسكر من کل شراب، ورواہ الحرثی وطلحہ وحماد بن الامام عن الامام واعرج احمد

شرب الیہ والامۃ لندی بلکہ؟ قال
ابن مسعودؓ رایت رسول اللہ ﷺ
یشرب الیہ ولو لا فی رایت رسول
اللہ ﷺ یشرب الیہ ماشربہ، رواہ
الحارثی

دیکھا پھر خیفہ مکا کر لی میں نے ان سے کہا
اللہ تم پر رحم کرے تم خیفہ پیچے ہو اور امت
جہادی اقدام کرتی ہے انہوں نے کہا کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیفہ پیچے دیکھا
ہے اگر مجی ﷺ کو خیفہ پیچے نہ دیکھا ہو تو نہ
پیچے۔

(۵۳۳) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن سعید بن جبیر قال إذا عقت لیث
الزبیب فهو حرام رواہ ابن عسرو۔

(۵۳۴) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن شمس بن مائل قال کان یبزل علی ابی
بکر بن ابی موسی الاشعری بواسط
لیث برسولہ الی السوق لیشری لہ
الیث من العوی، رواہ ابن عسرو۔

(۵۳۵) (بخاری حقیقہ) عن حماد
قال کنت اتلی الیث لیلۃ فدخلت علی
ابراہیم وهو یطعم قطعۃ معہ فناولنی
قدحاً لہ لیلۃ فلما راہی التکاکیا عنہ
حنثی عن عامر بن عبد اللہ بن مسعودؓ

دیکھا پھر خیفہ مکا کر لی میں نے ان سے کہا
اللہ تم پر رحم کرے تم خیفہ پیچے ہو اور امت
جہادی اقدام کرتی ہے انہوں نے کہا کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیفہ پیچے دیکھا
ہے اگر مجی ﷺ کو خیفہ پیچے نہ دیکھا ہو تو نہ
پیچے۔

(۵۳۶) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن ابراہیم عن علقمۃ قال رایت
عبد اللہ بن مسعودؓ وهو یأکل طعامہم
دعائیلہ فشرب لقتل لہ یومک اللہ

(۵۳۷) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن ابراہیم عن علقمۃ قال رایت
عبد اللہ بن مسعودؓ وهو یأکل طعامہم
دعائیلہ فشرب لقتل لہ یومک اللہ

عبد اللہ بن مسعودؓ کو کھاتا کھاتے ہوئے

بریدۃ عن ابیہ عن النبی ﷺ قال لا
تشریوا مسکراً رواہ الحارثی وابن
عسرو وابن عبد الباقی وأخرج ابوداؤد
عن الطحاوی فیہا کم عن کل مسکر۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نہ
والی چیز مت پیو اور طحاوی کی روایت میں
ہے کہ میں حکم پر نہ آؤں جس سے منع کرتا
ہوں۔

”بیان الخیر الدال علی العقب یعصر للحمیر“ (شراب کیلئے انگوڑے کے صدار کا گھڑ)

(۵۳۱) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن سعید بن جبیر عن ابن عمرؓ انہ
قال لعن الحمیر وعاصرها ومعتصرها
وسالطها وشاربها وباتعها ومشریها،
رواہ الحارثی وابن زیاد۔

(۵۳۲) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن سعید بن جبیر عن ابن عمرؓ انہ
قال لعن الحمیر وعاصرها ومعتصرها
وسالطها وشاربها وباتعها ومشریها،
رواہ الحارثی وابن زیاد۔

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ان
عمرؓ سے روایت کیا کہ شراب ٹھونکے اور
اس کا پیچڑے اور پیچڑے والے پٹانے والے اور
پیچے والے پیچے والے اور عمرؓ سے والا ایک روایت
میں ہے انکار کے جانے والا اور جسکے لئے
لے جائیں بھی ٹھونکے۔

”بیان الخیر الدال علی ما یحل شرہ من النبیذ وما یحرم منه
وإباحۃ الطلاء“ (خیفہ کی کوئی قسم حرام ہے اور کوئی حلال؟)

(۵۳۳) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن ابراہیم عن علقمۃ قال رایت
عبد اللہ بن مسعودؓ وهو یأکل طعامہم
دعائیلہ فشرب لقتل لہ یومک اللہ

(۵۳۴) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن ابراہیم عن علقمۃ قال رایت
عبد اللہ بن مسعودؓ وهو یأکل طعامہم
دعائیلہ فشرب لقتل لہ یومک اللہ

عبد اللہ بن مسعودؓ کو کھاتا کھاتے ہوئے

انه ربما اطعم عبداً ثم دعا بنيله تنيله
سیرین ام ولد له فشرّب وسقانی رواه
محمد بن الحسن وابن عسرو

(۵۳۶) (۵۳۶) امام ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم انه كان يشرب الطلاء
قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ويجعل منه
لبداً فيركه حتى يشتمل ثم يشربه ولم
ير بذلك باساً رواه محمد وقال
هو قول ابي حنيفة وبه نأخذ

(۵۳۷) (۵۳۷) امام ابو حنیفہ عن الوليد
بن مربع مولى عمرو بن حريث عن
انس بن مالك انه كان يشرب الطلاء
على النصف، رواه محمد وقال لسا
نأخذ بهذا

(۵۳۸) (۵۳۸) امام ابو حنیفہ عن
ابى اسحاق السبعي عن عمرو بن
ميمون عن عمر بن الخطاب قال
لا يقطع لحوم هذه الا ابل في بطونا الا
النيل الشديد، رواه محمد بن الحسن
والحسن بن زياد وغيرهم

(۵۳۸) امام ابو حنیفہ نے ابو
اسحاق سمعی سے انہوں نے عمرو بن ميمون
سے انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب سے
روایت کیا کہ ہمارے بچوں میں اونٹوں کے
گوشت کو شدید پیڑی کاٹ سکتی ہے (اعظم
کر سکتی ہے)۔

(۵۳۹) (۵۳۹) امام ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم ان عمر بن الخطاب اتي
باعتراي فليسكر لطلب له علراً فلما
اصابه قال احسوه فان صحا فاجلدوه
ودعا عمر بفضلة ودعا بماء لصبه
عليه فكسره ثم شرب وسقى جلساته
ثم قال هكلا فاكسروه بالماء اذا
فليكم بشيطانه (بحرلوه) قال وكان
يحب النيل الشديد

(۵۴۰) (۵۴۰) امام ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم قال كتب عمر بن
الخطاب الى عمرو بن ياسر وهو
عامل له على الكوفة اما بعد فانه انتهى
الي شراب من الشام من عسور العنب
وقد طبخ وهو عصر قبل ان يعلی
حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه فذهبت
شيطانه وبقي حلوه وحلوه فهو شبيه
بطلاء الابل لعم من فليكن فليو سوا

(۵۳۹) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے
حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کیا کہ
لنگے پاس ایک بادی لایا گیا جو نشہ میں تھا
اس سے طر طلب کیا نہیں بیان کر سکا اسکو
قید کرنے کا حکم دیا اور فرمایا جب ہوش میں
آئے تو کوڑے لگا پھر ایک پٹی بٹنی نیلہ
منگوائی اور پانی ڈالکر اسکی شدت ختم کر دی
پھر خود بیمار پڑا پھر فرمایا اس طرح اسکی گرمی
کو توڑ دیا پٹی حرارت سے تھیر چلا کرے،
حضرت عمر رضی اللہ عنہ پند کرتے تھے۔

(۵۴۰) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے
حضرت عمر سے روایت کیا کہ انہوں نے
کوڑے کے عامل فار بن یاسر کو لکھا کہ میرے
پاس شام سے انگر کا پکا ہوا رس آیا ہے وہ بیمار
رس ہے کہ جو ایسے ہوش سے پہلے کا ہے کہ
جکا دو گٹھ ختم ہو کر ایک گٹھ باقی رہ
جائے وہ طلاء اہل کھلڑا ہے اپنے نکام کو
کہو کہ اسی کے ذریعہ لوگوں کے شریت کے

السر والسر كذلك، رواء طلحة وابن
عسرو والاشعبي وامرؤة السفة
كشش اور سمجور اور سر (مکمل) اور
سمجور کا کر نیکہ جانے سے منع کیا۔

”بیان الخیر الدال علی نسخ ذلك آخر“ (آخر میں اسکا نسخہ)

(۵۴۵) (ابو حنیفہ) عن نافع
انہ کان ینبذ لابن عمر السر والرب
جمعاً لشریئہ ولی آخر الحدیث
صنع مرة واحدة لوجع الرأس
والصلو
(۵۴۵) امام ابو حنیفہ نے نافع
سے روایت کیا کہ وہ ابن عمر کیلئے کشش اور
سمجور دونوں کا نیکہ جانے سے روک دیتے تھے
ایسا صرف ایک مرتبہ وہ کیلئے ہوا۔

(۵۴۶) (ابو حنیفہ) عن سلیمان
الشیخی عن ابن زیاد انہ اطعم عبد
عبدالله بن عمر لفساء شراباً لہ فکانہ
أخذ فہ فلما أصبح قال ما علنا الشراب؟
ما کلبت ان لعننی ابی منزی لقال
عبدالله ما زلت علی عصوہ وزیب
رواہ محمد بن الحسن
(۵۴۶) امام ابو حنیفہ نے سلیمان
الشیخی سے انہوں نے ابن زیاد سے روایت کیا
کہ انہوں نے ابن عمر کے پاس انظار کیا کہ ان
عمر نے شربت پیا یا کہ کوئی شراب مراد معلوم ہوا
تھا کہ اسے اور پچھا وہ شربت کیا تھا میں تو
بے خود ہو رہا تھا ابن عمر نے فرمایا ہم نے تو
کشش اور سمجور کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کیا۔

(۵۴۷) (ابو حنیفہ) عن نافع
عن ابن عمر انہ کان ینبذ لہ والرب
لقال للحادمة انی فہ تمرات لانی لا
استمریہ وحده رواء طلحة
(۵۴۷) امام ابو حنیفہ نے نافع
سے روایت کیا کہ ابن عمر کیلئے کشش کا نیکہ جانے کا
ایک دن تھا کہ اسے کہا اب میں سمجوریں ڈال دو
اسنے کہ میں تمہاری کشش کا نیکہ کو خوشگوار نہیں

بہ شراہم، رواء الحسن بن زیاد۔
استعمال میں سخت دیر۔

(۵۴۱) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراهیم قال اذا طبخ العصیر
للعب للقاء وبنی ثلثہ قبل ان یطبی
للایاس بشریہ ولی هذا الباب آثار
کثیرہ
(۵۴۱) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا لو کہ نیکہ
پیارا اگرچہ تار کو لگی ہوئی کشش میں ہو۔

(۵۴۲) (ابو حنیفہ) عن الشعی
انہ قال بالعمان اشرب البید وان کان
فی سلبیة مفترقہ، رواء ابن عسرو
والاشعابی
(۵۴۲) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے روایت کیا کہ ابراہیم سے روایت کیا کہ
انہوں نے اس آدی کے دو ٹکڑیں جو نیکہ جاتی
ہی کے اسکو اس سے نشہ ہو جانے فرمایا کہ
آخری ٹکڑی جس سے نشہ ہو اپنی ہی حرام ہے۔

(۵۴۳) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراهیم انہ قال فی الرجل یشرّب
البید حتی یمکرمہ قال القدح
الاحمر الذی یمکرمہ منہ هو الحرام
(۵۴۳) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے روایت کیا کہ ابراہیم سے روایت کیا کہ
انہوں نے حضرت ابراہیم سے روایت کیا کہ
انہوں نے اس آدی کے دو ٹکڑیں جو نیکہ جاتی
ہی کے اسکو اس سے نشہ ہو جانے فرمایا کہ
آخری ٹکڑی جس سے نشہ ہو اپنی ہی حرام ہے۔

”بیان الخیر الدال علی النهی عن الغلبین او لا یتداہم کلوا نیکہ نیکہ ممانت

(۵۴۱) (ابو حنیفہ) عن عطاء
عن عن می رباح عن جوف قال لہی رسول
انہ ینبذ عن الربیب والسر یثقلان وعن
(۵۴۱) امام ابو حنیفہ نے عطاء
سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

کہتے

(۵۱۸) ابو حنیفہؒ کے تابع
عن ابن عمرؓ قال لا بأس بالتمر
والزبيب بخلطان، وإنما كره ذلك
لشدة الزمان
(۵۱۹) ابو حنیفہؒ کے حوالہ
عن ابراهيم قال لا بأس بسيد خليط
السمر والتمر، وإنما كره لشدة العيش
في الزمن الاول كما كره السمن
واللحم والقران في السمر فاما اذا
وسع الله عليه فلا بأس رواه محمد
ابن الحسن وأخرجه ابن عدي
وأخرجه ابو داود وبرقه عن عائشة

”بیان الخیر الدال علی التہی عن الانبیا فی الدباء والحتم
والنقیور والمزفت“ (دباء حتم تہیر مزفت میں نیبہ یا نیکی ممانعت)

(۵۲۰) ابو حنیفہؒ کے تابع
عن ابن عمرؓ ان النبی ﷺ لہی عن
نقیع الدباء والحتم برواہ الحارثی عنہ
وأخرج مسلم وأبو داود والسانی

والطحاوی من حدیث ابن عمر بلقط
لہی عن الدباء والحتم والمزفت
والنقیور وقد جاء التہی عن جماعة من
الصحابہ
مزفت اور تہیر سے بھی منع کی روایت نقل
کی ہے۔ دباء کدو کا ٹول، حتم سبز روغن
برتن مزفت، تہیر کوئل بھی پالنے کیا ہوا
برتن۔ تہیر اور مزفت مجبور کی بڑا ٹول۔

”بیان الخیر الدال علی نسخ ذلك“ (بعد میں اس حکم کا نسخہ)

(۵۲۱) ابو حنیفہؒ کے اسحاق
ابن ثابت عن ابيه عن علي بن الحسين
عن النبی ﷺ انه غزا غزوة تبوك فمر
بقوم يزفون فقال ما هذا؟ قالوا اصابوا
من شراب لهم قال ما ظروفيهم؟ قالوا
الدباء والحتم والمزفت فنهاهم ان
يشربوا ما ابتذ في الدباء والحتم
والمزفت فلما مر بهم رجعا من غزوة
شكوا اليه ما قالوا من الصلابة فاذن لهم
ان يشربوا ما ابتذ في الدباء والحتم
والمزفت ونهاهم ان يشربوا حسمكوا.
رواه محمد بن الحسن والحسن بن
زهارة عن ابن عسرو.
(۵۲۲) امام ابو حنیفہؒ نے اسحاق
ابن ثابت سے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے علی بن حسین زین العابدین سے
روایت کیا کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے
وقت ایک قوم کو راست میں دیکھتے ہوئے
دیکھا فرمایا یہ کیا لوگوں نے عرض کیا اپنا
شراب پیتے ہیں کیا ہے روایت فرمایا ان کے
برتن کی پانی عرص کیا دباء، حتم، مزفت،
تو آپ نے ان کو ان تین برتنوں کی بنی نیبہ
سے منع فرمایا جب وہ ان میں وہاں سے
گزرے تو انہوں نے ہر بھشی کی شکایت کی
اس پر ان کو ان برتنوں میں بنی نیبہ کی
اجازت ہو گئی البتہ نوش لائے والی نیبہ سے
منع کر دیا۔

(۵۵۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علقمہ
ابن مرثد وحماد انہما حدثا عن
عبد اللہ بن بريدة عن ابيه عن النسی
ؓ انہ قال اشربوا فی کل طرف
فان الطروف لا تحمل شیئاً ولا تحرمہ
رواہ الحارثی عنہ۔

(۵۵۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علقمہ
ابن مرثد عن سلیمان بن بريدة عن ابيه
عن النسی ؓ قال نهینا کم عن
الشرب فی الحنم والمزفت فاشربوا
فان الطروف لا تحمل شیئاً ولا تحرمہ
ولا تشربوا مسکراً رواہ الکلاخی
والحارثی عنہ وأخرجہ مسلم والنسائی
والترمذی ولفی هذا الباب جاء المصنف
بأنار واحدیت۔

(۵۵۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن علقمہ
ابن مرثد عن حماد انہما حدثا عن
عبد اللہ بن بريدة عن ابيه عن النسی
ؓ انہ قال اشربوا فی کل طرف
فان الطروف لا تحمل شیئاً ولا تحرمہ
رواہ الحارثی عنہ وأخرجہ مسلم والنسائی
والترمذی ولفی هذا الباب جاء المصنف
بأنار واحدیت۔

بأنار واحدیت۔

﴿ابواب الجنایات﴾ جنایات کا بیان ☆
﴿لی الذبابة تنفخ برجلها﴾ ﴿چڑیا نے اپنے پیروں سے کل دینا﴾

(۵۵۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهیم قال قال رسول اللہ ﷺ
عن ابراهیم قال قال رسول اللہ ﷺ

عن ابراهیم قال قال رسول اللہ ﷺ

المجماء جبار والقلب جبار والمعدن
جبار والرجل جبار ولفی الرکوک الخمس،
رواہ الکلاخی عنہ والجار والعلو والخرج
ابو داود عن ابی هريرة الرجل جبار
وأخرجہ النسائی والذوالفقہی وقال لم
یروہ غیر سفیان بن حسن وعاصم
الحفاظ عن الثمری (یعنی حفظ الرجل
جبار ولفی الابحاث الحنبلیہ وقالوا
الصحيح المجماء جبار وأخرجہ النسائی

الصحيح المجماء جبار وأخرجہ النسائی

☆ "القصاص والذبیات" قصاص اور ذبیات ☆

"میان النحر الدال علی معنی شبه العمد وما یوجہ وان لا یستوفی القصاص
الا بالنسیف" ﴿شہ محمد اور اس کے سہولت اور قصاص صرف تھوڑے سے کیا جائیگا﴾

(۵۵۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهیم قال قال ماتعبدیم الانسان
شخصاً بغير حنیلة فقلنہ فہو شبه
العمد تغلف فیہ الذبۃ ولا یقتل بہ، رواہ

الحسن بن زیاد، ورواہ ابن عسرو

وأخرجہ ابن ابی شیبۃ واصلح

وأخرجہ ابن ابی شیبۃ واصلح

وأخرجہ ابن ابی شیبۃ واصلح

وأخرجہ ابن ابی شیبۃ واصلح

وأخرجہ ابن ابی شیبۃ واصلح

وأخرجہ ابن ابی شیبۃ واصلح

ابو ہریرہؓ نے جبکہ کہتے تھے
مزان کی شرکت سے عڑ کو شہید کر دیا
عید اللہ بن عمرؓ نے ان دونوں کو اور ابو ہریرہؓ
کو کی کو یہ مسلمان تھی اور چھوٹی تھی قتل کر
دیا، جب عید طیف ہوئے عید اللہ کے
بارے میں مشورہ کیا دیا اختلاف ہوا
مہاجرین کہتے تھے کہ عید اللہ کی زیادتی ہے
ان کو قتل کیا جائے، انصار اور بڑا مجمع اس کے
عقاب تھا آخر عمر بن عباس کے طلب پر
عیدان قتل سے رک گئے اور مجمع منتشر ہو گیا،
آخر میں فرمایا کہ کو تو مسلمان نہ ہوتا
میں قتل کر رہا ہوں تو کوئی اختلاف نہ ہوتا
مگر ابھی میں کہا معلوم ہوتا ہے کہ تینوں
مقتولوں کی وجہ سے قتل کا ارادہ تھا جو
اختلاف کی وجہ سے منتشر ہو گیا اور رک گیا۔

”ذکر خبر ثانی یزید عاذ کو لا“ ﴿دوسری حدیث جو ہماری توثیق ہے﴾

(۵۵۸) ام ابیہ نے حد
سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ
بنی شیبان کے ایک آدمی نے ایک نصرانی

آخر حرا الدار لطفی و ابو دلدو
فی المراسیل و عبدالرزاق
﴿ذکر خبر آخر یزید هذه المراسیل
وسیل ویشہ﴾
ذکر شهادة عمرؓ و قتل عبدالله بن
عمرؓ جفینہ ابا لؤلؤة القاتل و ہرمزان
و لؤلؤة (التي صغيرة تدعى الاسلام)
فاجتمع المهاجرون والانصار
وفقاهتهم وکثر الاختلاف و عثمان لم
یقل انما اقل عبدالله بالجارية
المسلمة لا بهرمزان و ابی لؤلؤة حتی
یرفع الخلاف فطعن له زاد قتل عبدالله
ابن عمرؓ بجمیعهم و بخطیة عمرو بن
العامر سکت عثمان و تفرق الناس

(۵۵۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهيم ان رجلاً من بنی شیبان
قتل رجلاً نصرانياً من اهل الحزبة

والدار لطفی من حلیت ابن عباسؓ
رفعه

”بیان الخبر الدال علی الاستیفاء فی القصاص وان ما یجب فیہ
القصاص هو ما تؤول الیه الجنایة لا غیر“
﴿قصاص میں انتقام اور جس میں قصاص واجب ہے اس کا بل صرف جنایت ہے﴾

(۵۵۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الشعبي
عن جابر بن عبدالله الانصاری قال
قال رسول الله ﷺ لا یستقام
الرحح حتی یموت، و رواه الحارثی عن
عبدالله بن الصمارک عنہ و فی هذا
الباب ابیحات حنیفہ

”بیان الخبر الدال علی قتل المسلم بالذمی“ ذی کے بڑے مسلمان کا قتل

(۵۵۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ربيعة
ابن ابی عبدالرحمن هو ربيعة الراوی
عن عبدالرحمن بن السلمي قال قتل
النس ﷺ مسلماً بمعاهد، و قال
الحق من و فی مذمه

فكتب والى الكوفة الى عمر بن الخطاب بذلك فكتب اليه ان ادفعه الى اولياء القتل فان شأنا قتلوه وان شأنا فاعلوا ثم كتب اليه ان الله بالنبوة من بيت المال وذلك انه بلغه انه فارس من فرسان العرب، رواء الحسن بن زياد وعلم منه المسلم يقتل بكافر مثله اخرجته عبدالرزاق عن عمر بن الخطاب واخرجه الطبري مثله عن عمر وهذا حديث زوالى اخرجته ابن ابي شيبة وصححه ابن حزم.

"بيان تأويل الحديث الذي يضاد ما ذكرنا"
چند کورہ احادیث کے مخالف حدیث کی تاویل ہے

و کثیر من العلماء بقولون لا يقتل مؤمن بكافر ومستدلهم احادیث وطیحا حدیث علیؑ اخرجہ ابو داود عن علیؑ فیہ لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عہد فی عہدہ ومعلوم ان ذاعہد کافر لفصاح معنی الکلام لا يقتل مؤمن

ولا ذو عہد فی عہدہ بکافر یعنی لا يقتل مؤمن ولا ذو عہد کافر بکافر غیر ذی عہد ای (العلمی) كذلك التقدیم والتأخیری قولہ تعالیٰ والی لم یسن من المصحف.

"بیان الخبر الدال على ترك القود بالقسام والجمع بينها وبين الذبابة وان المدعى عليهم يذون بالايمان فيها" چوتراست کے بدلے تمام کاذب اور قسامت دیتے کے درمیان جمع اور قسم میں مکمل مدعا علیہم سے ہو گی ہے

(۵۵۹) چوتھو حدیث کے عن حداد عن ابراهيم انه وجد قتيلا على عهد عمر في بئر لا يدرون من قتله بين وادعة وخيوان فبلغ ذلك عمر فكتب ان قسوا ما بينهما فابهما كان القرب الى القتل يخرج منهم خمسون رجلاً فيقسمون بالله ما قتلناه ولا علمنا له فأتاه وعليهم الذبابة، رواء الحسن بن زياد عنه وابن خسر عنه واليهي فيه اخبار وروايات

(۵۵۹) کلام اگر خلیفہ نے ملو سے انہوں نے ابراہیم جمع یعنی سے روایت کیا کہ عمر کے تبار میں ظہور غیوان کے درمیان ایک کنوئیں میں ایک لاش ملی قاتل کا پتہ نہیں چلا، عمر کو خبر کی کہ عمر آپ کا مقتول کی جگہ سے دونوں بھٹیوں کی سہادت دیکھو جو بھٹی قریب ہو وہاں کے پچاس آدمی جمع کر کے ان سے قسم لے کہ تم لوگو نے انہیں نہ قتل کیا نہ قاتل کو چاہئے ہیں اس کے بعد ان کے اوپر مقتول کی دیت یعنی خون خیم ہے۔

وترفع حصۃ النبی عفا، فقال عمر
والا اری ذلك، رواء الامام محمد
واخرجه البیهقی
کیا زعمہ کر دیا ہے یہ اپنا حق نہیں لے سکتا
دوسرے بھی نہیں لے سکتے، فرمایا آپ کی کیا
راے ہے؟ جواب دیا میں سمجھتا ہوں کہ اس
مقتول کی ہمت قاتل کے دل سے لٹا کی جائے
اور معاف کرنے والے کا حق فہم کر دیا جائے،
مڑنے پر فرمایا میری بھی جی راسخ ہے۔

”بیان الخیر الدال علی ان دية الخطاء احماس ودية شبه العمد ارباع“
”کل خطا کی دیت پانچ قسم کے لائٹ شبہ عمد کی دیت چار قسم کے لائٹ ہیں۔“

(۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵)
عن ابراهيم بن عبد الله بن مسعود انه
قال في دية الخطاء مائة بعير، عشرون
امنة مخاض، وعشرون امنة لبون،
وعشرون ابن مخاض، وعشرون حقة،
وعشرون جلدعة وفي شبه العمد ارباع،
خمسة وعشرون امنة مخاض، وخمسة
وعشرون امنة لبون، وخمسة وعشرون
حقة، وخمسة وعشرون جلدعة، رواء
الحسن بن زياد وابن عسرو واخرجه
الاربعة
(۵۶۲) امام ابو حنیفہ نے مائدہ
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ان
مسعود سے روایت کیا کہ دیت خطاء سو گز
ہیں۔ بیس ۲۰ بنت مخاض۔ بیس ۲۰
لیون۔ بیس ۲۰ ابن مخاض۔ بیس ۲۰ حقه۔
بیس ۲۰ جلدعہ اور شبہ عمد میں۔ پچیس ۲۵
بنت مخاض پچیس ۲۵ بنت لیون۔ پچیس
۲۵ حقه پچیس ۲۵ جلدعہ۔

”بیان الخیر الدال علی الترغیب فی العفو عن القصاص“
”قصاص کو معاف کرنے کی ترغیب ہے“

(۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳)
ابن یسار عن ابن عباس ان النبی ﷺ
قال من عفا عن دم لم یکن له ثواب
الا الجنة رواء الحارثی واخرجه
الخطیب ومعناه عند ابی داود
والنسائی وابن ماجه
(۵۶۰) امام ابو حنیفہ نے عطاء
بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے
روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو غرن
معاذ کر دے (قصاص نہ لے) اس کا پارہ
الخطیب ومعناه عند ابی داود
جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔
والنسائی وابن ماجه

”بیان الخیر الدال علی عفو بعض الاولیاء عن القصاص“
”بعض اولیاء کا قصاص معاف کر دینا ہے“

(۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴)
عن ابراهيم بن عمر انی یرجل قاتل
شخصاً عامراً یقتله فلما بعض
الاولیاء لایم یقتله فقال ابن مسعود
ماتت النفس لهم جميعاً فلما عفا هذا
احیی النفس فلا یستطیع ان یاخذ
حقة حتی یاخذ غیره، قال فما تری؟
قال اری ان تجعل الدیة فی ماله
(۵۶۱) امام ابو حنیفہ نے حماد
انہوں نے ابراہیم بن عمر ثقیفی سے روایت کیا کہ
مڑے کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے ایک
آدمی کو عمار قتل کیا تھا مڑنے نے قتل
(قصاص) کا حکم دیا کسی دلی نے اپنا حق
معاف کر دیا پھر بھی قتل کا حکم دیا ابن مسعود
نے عرض کیا کہ آدمی سب کا مرا تھا جب
اس نے معاف کر دیا تو اس نے (اپنے حصہ

”بیان الخیر الدال علی حکم جراحات النساء“ عورت کے زخموں کی دیت کا حکم

(۵۶۴) ﴿مَنْ حَقَّنَ عَيْنَهُ عَلَى امْرَأَةٍ بِمَا عَصَتْ عَنْ رَبِّهَا وَلَئِنِ اتَّخَذَتْ خِطْبَةً﴾
 عن ابراهيم عن علي قال عطل المرأة
 علی النصف من عقل الرجل فی
 الشس ولیمها دولها ورواه البیهقی عن
 الشافعی عن محمد بن ابي حنیفة
 والحسن بن زیاد عنه معناه

(۵۶۵) ﴿مَنْ حَقَّنَ عَيْنَهُ عَلَى امْرَأَةٍ بِمَا عَصَتْ عَنْ رَبِّهَا وَلَئِنِ اتَّخَذَتْ خِطْبَةً﴾
 عن ابراهيم عن ابن مسعود قال تسوی
 جراحات النساء والرجال فی السن
 والقوضحة وما كان مما سوی ذلك
 فالسواء علی النصف من جراحات
 الرجال ورواه الحسن بن زیاد

(۵۶۶) ﴿مَنْ حَقَّنَ عَيْنَهُ عَلَى امْرَأَةٍ بِمَا عَصَتْ عَنْ رَبِّهَا وَلَئِنِ اتَّخَذَتْ خِطْبَةً﴾
 عن ابراهيم عن زيد بن ثابت انه قال
 جراحات النساء مثل جراحات الرجال
 لیمها بیهما وبن ثلث الثلثة فان زادت
 الجراحات علی الثلث كانت جراحات
 النساء علی النصف من جراحات

﴿حکم کے اعتبار سے لونٹ کی قسمیں﴾

ابن مغازی ایک سالچہ
 ابن لون دو سالچہ
 حلقہ تین سالچہ
 جذعہ چار سالچہ
 الصی پانچ سالچہ
 الریاح چھ سالچہ
 سندس سات سالچہ
 بزل آٹھ سالچہ

”بیان الخیر الدال علی قیمۃ الدیۃ وتقدير البدل فیہا“

﴿قیمت کے اعتبار سے دیت کے بدل کی قسمیں﴾

(۵۶۳) ﴿مَنْ حَقَّنَ عَيْنَهُ عَلَى امْرَأَةٍ بِمَا عَصَتْ عَنْ رَبِّهَا وَلَئِنِ اتَّخَذَتْ خِطْبَةً﴾
 عن الشعمی عن عمر انه فوض علی
 اهل الذبح الف دينار فی الدیۃ
 وعلی اهل الورق عشرة الاف ورواه
 محمد ابن الحسن عنه واحرجه
 البیهقی والنسفی

دیت تھقی بی حق را میسگی۔

الرجال، رواه الحسن بن زياد عنه
والبيهقي وابن أبي شيبة

"بيان الخبر الدال على ان دية المسلم والذمي سواء وفي حكمه
المستامن" ﴿مسلمان اور ذمی وار مستامن کی دیت برابر ہے﴾

(۵۶۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الزهری
عن النبی ﷺ انه قال دية اليهودی
والنصرانی مثل دية المسلم، رواه
الحاوی عنہ۔
(۵۶۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الزهری
عن ابی بکر وعمر انهما قالا دية اهل
اللمة مثل دية الحر المسلم، رواه
طلحة عنہ۔
(۵۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
المطوف الجراح بن المنهال عن
الزهری عن ابی بکر وعمر انهما قالا
دية اليهودی والنصرانی مثل دية الحر
المسلم رواه ابن عسرو من طریق
محمد بن عیسیٰ

(۵۶۹) (۵۶۸) (۵۶۷)
کے ساتھ شفعین (ابو بکر و عمر) سے روایت
کیا کہ یہودی اور نصرانی کی دیت آزاد
مسلمان جیسی ہے۔

(۵۷۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الہیثم

ابن ابی الہیثم ان النبی ﷺ واباہکر
عمر و عثمان قالوا دية المعاهد دية
الحر المسلم، رواه الامام محمد بن
الحسن عنہ۔
ابن الہیثم سے روایت کیا کہ محمد ﷺ اور
ابو بکر و عمر اور عثمان نے فرمایا کہ معاہد کی
دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے۔

(۵۷۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الحكم
ابن عیسیٰ ان علیاً قال دية اليهودی
والنصرانی وکل ذمی بکتبة المسلم،
رواه عبد الرزاق فی مصنفہ عنہ۔
قولنا وقال مالک دية ذمی ستة الاف
درهم وقال الشافعی دية اهل الکتاب
اربعة الاف درهم ودية المجوس
ثمان مائة درهم وقد عقد البيهقي
لهذا باباً فی سبہ

☆ "الوصايا" وصیتوں کا بیان ☆
"بيان الخبر الدال على ان الوصية مقدرة بالثلث"
﴿وصیت تہائی ترک تک تین میں ہے﴾

(۵۷۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء
ابن السائب عن ابيہ عن سعد بن ابی
وقاص قال دخل علي النبی ﷺ
ابن السائب سے روایت کیا کہ ابی بکر نے اپنے آپ سے
ابو حنیفہ سے روایت کیا کہ ابی بکر نے اپنے آپ سے
ابو حنیفہ سے روایت کیا کہ ابی بکر نے اپنے آپ سے

”بیان الخبر الدال علی ان الکفن من راس العال“ میت کا کفن مال ذکر سے ہوگا

(۵۷۴) جابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهیم انه قال الکفن من جمیع
العال رواه محمد بن عبد الوہاب
عن ابن ماجہ معناه

”بیان الخبر الدال علی ان وصی الیتم له ان یخالط طعامه بطعامه“
یتیم کا کسی اپنا کھانا یتیم کے کھانے میں ملا سکتا ہے

(۵۷۵) جابو حنیفہ عن الہیثم
عن الشعی عن مسروق عن علقمہ
قلت لعائش ان اللین یا کلون سوال
الینی ظلماً یا کلون فی بطونہم
لارء عول من کان یولی الینی ظلم
بفریوہا فشق علیہم حفظہا، وعطوا
الائم علی انفسہم فزلت الایۃ النبیۃ
لفعلت علیہم وہی قولہ تعالیٰ
وینزلونک عن الینی لعل اصلاح الیم
عن الایۃ لیسہل لہم، رواہ الحارثی عن
ابو داود والنسائی

بعدولی فی مرضی، فقلت یا رسول
اللہ اوصی بما لی کلمہ؟ قال لا قلت
فینصفہ؟ قال لا قلت فینصفہ؟ قال
فالثلث والثلث کثیر او کسر لا تدع
اعلک یتکفلون الناس رواہ محمد
بن عبد الوہاب وروی غیرہ من
اعل المسانید واخرجه النسائی
کیا میری پہلی میں رسول اللہ ﷺ نے
میری وصایت کی میں نے عرض کیا کہ اے
اللہ کے رسول کیا میں اپنے مد سے مال کی
وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں عرض کیا
آدمی کی؟ فرمایا نہیں عرض کیا ٹکٹ کی؟
فرمایا ٹکٹ کی کر دو اور ٹکٹ بہت ہے اپنے
مال کو اسی حال میں مت چھوڑ کہ لوگوں
سے بیکار بن جائیں۔

”من یوصی بالصدقة عند الموت“ موت کے وقت صدقہ کی وصیت کا حکم ہے

(۵۷۳) جابو حنیفہ عن ابی
اسحاق السبعی عن ابی النضرہ قال
سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مثل
الذی یتصدق أو یعق عند الموت
کأنذی یهدی إذا شیع، رواہ المعظم
بن عبد الوہاب احمد والترمذی
والنسائی والحاکم وأخرج ابو داود
عن ابی ہریرہ رفعہ لان یتصدق المرأ
فی حیاتیہ بلرہم خیر لہ لان یتصدق
بماتۃ عند موتہ

☆ "الفرقہ" ☆

"بہان الخیر الدال علی ان المسلم لا یوث الکافر ولا العکس"
﴿مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو گا﴾

(۵۷۷) ابو حنیفہؒ عن ابی الزبیر عن جابر بن رسول اللہ ﷺ قال لا یوث المسلم المصرانی الا ان یکون عبداً أو امته رواه الحوتی۔
(۵۷۷) امام ابو حنیفہؒ نے ابو الزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان نصرانی کا وارث نہیں ہو سکتا ہے اگر نصرانی مسلمان کا غلام یا امی ہو تو وارث ہو سکتا ہے (یعنی وارث)۔

(۵۷۸) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم عن عمر بن الخطاب قال المشرکون بعضهم اولیاء بعض لا یرثهم ولا یورثون، رواه الحسن بن زہاد و محمد۔
(۵۷۸) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ مشرک آپس میں ایک دوسرے کو ولی ہیں نہ ان کے وارث ہم ہوں گے نہ وہ ان کے وارث ہوں گے۔

(۵۷۹) امام ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابراہیم فی الولد الصغیر یموت واحد ابویہ کافر والا عمر مسلم اللہ یورث المسلم ابھما کان رواه محمد۔
(۵۷۹) امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے انہوں نے ابراہیمؒ سے روایت کیا کہ واحد ابویہ کافر والا عمر مسلم اللہ یورث المسلم ابھما کان رواه محمد۔

کرتے ہیں آپ فرمادیجیوں کی اصلاح
بجز ہے اگر تم انکو اپنے ساتھ ملا دو
تمہارے ہمراہ ہیں (کوئی حرج نہیں) اللہ
مشدد مسلح کو خوب پتا ہے۔

"بہان الخیر الدال علی نسخ الوصیۃ للوالدین والاقرار"
﴿والدین اور ورثہ دار کیلئے وصیت کا نسخہ﴾

(۵۷۶) ابو حنیفہؒ عن اسماعیل ابن حنیف عن شریح بن مسلم الخولانی عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول علم حبیۃ النور ان اللہ تعالیٰ قد اعطی کل ذی حق حقاً، فلا وصیۃ لورث الحلیث وقد مر فی الکفالة، رواه طحطاہ عنہ و اخرجه ابو داود والترمذی وابن ماجہ۔
(۵۷۶) امام ابو حنیفہؒ نے اسماعیل ابن حنیف عن شریح بن مسلم الخولانی عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول علم حبیۃ النور ان اللہ تعالیٰ قد اعطی کل ذی حق حقاً، فلا وصیۃ لورث الحلیث وقد مر فی الکفالة، رواه طحطاہ عنہ و اخرجه ابو داود والترمذی وابن ماجہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ

الکفارة وما لا يتعلق به واحد منهما
كالقتل بسبب الويلصا لا يوجب
الحرمان لان حرمان الاثر عقوبة
لتعلق به ما يتعلق به العقوبة
او القصاص او الكفارة

☆ ميراث العصبه عصب کی وراثت ☆

اعلم ان العصبه من ياخذ
جميع المال عند الفرائد وما يقبض
الفرائض عند وجود من لهُ الفروض
المقدر
والعصبه نوعان، ۱ نسبه، ۲ عصبه
فالنسبه ثلاثة انواع عصبه نسبه
وهو كل ذكر لا يدخل فی نسبه إلى
المت التي وهم لربعه اصناف جزء
المت، واصل، وجزء امیه، وجزء
جده، وعصبه بغیره، وهو كل انثى
فرضها النصف او السultan لفرصه
عصبه باعوانهن
وعصبه مع غیره، وهو كل انثى نصیر

عصبہ وہ ہے جو سداً ملے لے
بیکر صرف وہی وارث ہو اور اگر فرض
والے ملے گی ہوں تو جرم سے بیٹے سب لے
لے، عصبہ دو طرح کے ہوتے ہیں، ۱۔ نسبی
۲۔ عصبی، نسبی تین طرح کے ہیں عصبہ
اہم وہ مرد ہے کہ میت تک کی نسبت میں
جس کے درمیان کوئی عورت نہ آئے ان کی
چار قسمیں ہیں ۱۔ میت کا جڑ، ۲۔ میت کی
اصل ۳۔ میت کے باپ کا جڑ، ۴۔ میت
کے دوا کا جڑ عصبہ بغیرہ مرد عورت ہے
جداً فرض (نصف) نصف یا دو ٹکٹ مقرر
ہے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے
عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو دوسری

والبحاری ومسلم مثله وغیرهما من
اصحاب السنن وعلیه الامتعة الاربعه
والجمهور وقال معاذ بن جبل ومعاوية
ابن ابي سفيان وابن المسيب
وسروق واسحاق بن راهويه يروث
المسلم الكافر لا العكس روي عن
المسلم مال المورث الكافر باستعلاء
الحكومة مثل الكافر كما في هذا
الفتاوى

کوئی کتاب میں تو صرف مسلمان وارث ہوگا،
بہت سے علماء کا مسلک ہے کہ کافر مسلمان کا
وارث نہیں ہو سکتا مگر مسلمان کافر کا
وارث ہوگا۔
مسلم اور اسحاق بن راہویہ یروث
المسلم الکافر لا العکس روایا عن
المسلم مال المورث الکافر باستعلاء
الحکومتہ مثل الکافر کما فی هذا

☆ بیان الخبر الدال علی ان القاتل لا یروث ☆

(۵۸۰) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم انه قال لا يورث قاتل ممن
قتل خطأ او عمدًا ولكن يرثه اولی
الناس به بعده رواه الامام محمد عنه
فی الاثر وأخرجه ابن داود فی
المراسيل وأخرجه البيهقي لا من
الذهب ولا من غيره وأخرجه الساسی
وابن ماجه ان القاتل الذي يمنع الارث
هو الذي يتعلق به وجوب القصاص او

(۵۸۰) امام ابو حنیفہ نے حدیث
سے حدیث نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ
قاتل غلط یا عمدہ نہیں ہوگا مگر قاتل غلط
غلط یا عمدہ اور خاص میں قاتل
کرنے والا وارث ہوگا قاتل کے بدلہ
قریبی مرد وارث ہوگا۔
غیر ذہبی یا غیر ذہبی مگر ذہبی یا غیر ذہبی
محقق حدیث
۶۱۰/۲۱۱ جسم یا بدن اور گتہ کی روایت

عصبة مع اتنی آخری کالبتات مع الای
خوات کالایخوات مع الیسات

والسببة: مولیٰ العاتقة ولیست
الانثیٰ عصبة حقیقة لکن تبعاً او
حکماً فی حق الارث فقط

واولاً هم بالعصوبة جزء المیت وان
سفل و غیرهم محجوبون بهم والولد
الذکر مقدم وابن الابن ابن لانه یقوم
مقامه ثم اصول المیت وان علوا

واولاهم بعد الاب والجداب الا تری
انه یقوم مقامه فی الولاية عند عدم
الاب یقدم علی الاعوة فیه ثم الاخ
لاب وام ثم الاخ لاب ثم ابن الاخ

لاب وام ثم ابن الاخ لاب، ثم
الاعمام ثم اعمام الاب، ثم اعمام
الجد، ثم المحقق وهو آخر التبعات
واذا لم یکن للمحقق عصبة من النسب

لعصبة مولاه الذی اعطه فإن لم یکن
مولاه لعصبة عصبة المحقق وهو
المولیٰ علی الترتیب

موت کے ساتھ حصہ بن جاتی ہے جیسے
بیکس بیٹیوں کے ساتھ، اور حصہ سبھی
آزاد کرنے والا ہے مصیبت میں جو مالیت
مقدم ہوں گے چاہے کتنے بچے ہوں یا
مقدم ہے، یا تاجینے کے حکم میں ہے پھر
باپ دلا کرچ بہت لوم ہوں سب سے
قریبی اصول میں باپ ہے، دلا باپ ہی کے
حکم میں ہے پرورش کرنے میں سب سے
مقدم ہے ایسے ہی وراثت میں بھائیوں کا
درجہ بعد میں ہوگا پھر حقیقی بھائی پھر مدعی
بھائی پھر حقیقی بھائی کا لاکا پھر مدعی بھائی کا
لاکا پھر چچا (اسی ترتیب سے) پھر باپ کے
چچا پھر دلا کے چچا پھر آزاد کرنے والا اسی
ترتیب سے اگر آزاد کرنے والے کے وارث
نہیں ہو تو دلا وراثت کی تو ریت ہے۔

وارث کا ذرا قربت (درجہ اول) ہو ضروری
ہے۔

(۱) آزاد و مفروض و ذی قربت بن کا حصہ
متر ہے جیسے ماں، باپ، بیوی وغیرہ یہ
دو مفروض کہلاتے ہیں۔ (۲) حصہ ۱۱

قربت درجہ فرض دلوں کا حق دینے کے
بعد بچا ہوا سب لے لیتے ہیں جیسے
بیکساپ، دادا وغیرہ ان کے پاس میں
ملاؤ کا اختلاف نہیں۔

(۳) قربت درجہ ذرا مفروض بھی نہیں
اور حصہ بھی نہیں جیسے بھائی اور لڑکی
وغیرہ عام شافعی و مالکی کہتے ہیں کہ سب چکی
دونوں قسم کے وارث نہ ہوں تو ترکہ بیت
المیث میں تقسیم کر لیا جائے یہ ذرا عام ہیں ان
کو وراثت سے حصہ نہیں ملے گا عام کو حنفیہ
کہتے ہیں ملے گا اور مصیبت کی ترتیب پڑے گا
اس پر مصنف نے کسی بحث کی ہے جو اصل
کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۵۸۱) (۵۸۱) کو حنفیہ نے خلافت سے
عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ
الحقوا الغرائض باهلها لما بقى فهو
لاولى وجعل ذکرو، رواه البخاری حۃ
قال ابو محمد الحارثی سماع ابی
حنیفة عن طاووس صحیح متصل
اسرحۃ البخاری و مسلم و الترمذی

(۵۸۱) (۵۸۱) کو حنفیہ نے خلافت سے
عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ
الحقوا الغرائض باهلها لما بقى فهو
لاولى وجعل ذکرو، رواه البخاری حۃ
قال ابو محمد الحارثی سماع ابی
حنیفة عن طاووس صحیح متصل
اسرحۃ البخاری و مسلم و الترمذی

”میراث ولدا الملائعۃ“ ﴿اولاد طاعت کی میراث کا حکم﴾

(۵۸۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم انا قال فی میراث ابن
الملائعۃ الام وولدها هم وورثہا وان
كانت الام وحدها فلها الميراث كله
وان ماتت امه ثم مات بعد ذلك
فاجعل ذوی قرابت من امہ كاتھم
یرثون امہ كاتھا ہی الی ماتت وان
كان احا لہ المال كله وان كانت
احیاً فلها النصف وان كان احاً واحیاً
فللثلاث للاخ والنثث للملائعۃ وان
كانت احیثین فلھما الثلثان رواہ
محمد بن الحسن عنہ

(۵۸۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم انا قال فی ابن الملائعین
من انھوں نے ابراہیمؒ سے روایت کیا
کہ طاعت کے لڑکے (جو غیر الملائعین ہیں
میں تھا) کی اور میں اور ان کی اولاد ہوگی اگر
صرف میں موجود ہو تو اس کی ترکہ لے گا
اور اگر میں (طاعت) سرگیاں کے بعد وہ بچہ
مرا تو میں کی طرف سے جو قریبی رشتہ دار
ہیں وہ اس بچہ کے ایسے وارث ہوں گے
جیسے میں کے وارث ہوتے گی یا میں ہی میری
ہے، اگر ایک بھائی ہے کل مال اس کے اور
اگر بہن ہے تو اس کا نصف ہے۔ اور اگر ایک
بھائی ایک بہن ہے تو بھائی کا دو ٹکٹہ، بہن کا
ایک اور اگر صرف دو بہن ہیں تو ان کا دو
ٹکٹہ ہے اور اگر میں اور ایک بہن ایک بھائی
میں شریک چھوڑا تو بہن کو بھائی کا ٹکٹہ اور
بھائی کا ہے۔

والنساۃ وابن ماجۃ والطحاوی۔
والوں سے بچا ہوا سب لے گا۔
ومثلہ احمد والدارقطنی

”یہاں الخیر الذل علی ان مولی الصافۃ اولی بالمیراث من الرحم الی لست
بعضہ“ ذوی الارحام کے مقابلہ میں میراث کا زیادہ مستحق مولیٰ مذکور ہے

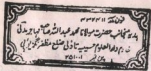
(۵۸۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الحکم
ابن عیسیٰ عن عبد اللہ بن شداد ان
حمزۃ اعطت مملوکاً ثمنات وورث
بنناً فاعطاهما النصف
واعطى امه حمزۃ النصف رواہ
الحسن بن زیاد عن الامام واصرہ
النساۃ وابن ماجۃ والدارقطنی

(۵۸۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم انا قال إذا ظف الرجل
امرأته فالتین احدهما ثلث مالہ
الاخر ویطرق السلطان بینھما رواہ
الامام محمد عن الامام والبخاری فی
الصصح

”میراث المتلاعنین“ ﴿لگان کرنے والوں کی میراث کا حکم﴾

(۵۸۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم انا قال إذا ظف الرجل
امرأته فالتین احدهما ثلث مالہ
الاخر ویطرق السلطان بینھما رواہ
الامام محمد عن الامام والبخاری فی
الصصح

(۵۸۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم انا قال فی میراث ابن
الملائعۃ الام وولدها هم وورثہا وان
كانت الام وحدها فلها الميراث كله
وان ماتت امه ثم مات بعد ذلك
فاجعل ذوی قرابت من امہ كاتھم
یرثون امہ كاتھا ہی الی ماتت وان
كان احا لہ المال كله وان كانت
احیاً فلها النصف وان كان احاً واحیاً
فللثلاث للاخ والنثث للملائعۃ وان
كانت احیثین فلھما الثلثان رواہ
محمد بن الحسن عنہ



بسم الله الرحمن الرحيم

میری و میری حضرت محمد حنیف صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب آپنی خدمت میں روانہ ہے آپنکو

اسکی چھپوانے کی میری طرف سے مکمل اجازت ہے

محمد علی خان صاحب مدظلہ العالی کی اجازت سے ہے

مولانا عبد اللہ عبد الرحیم صاحب مدظلہ العالی

محمد علی خان صاحب مدظلہ العالی

باسمہ تعالیٰ

صار الخلود حسینیدہ ایک نظر میں

مطری ایڈی کی عظیم مرکز دی دس گاؤں راہ علوم حسینیدہ مصلح مظفر ٹوہڑی (ایڈی) جس کا ایک
جہاد سے ستودہ صفات قلب عالم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ العالی نور اللہ مرقدہ
مع موجودگی عظیم و معزز شخصیات (قاری محمد طیب صاحب و مولانا زکریا صاحب شیخ اللہ سے مولانا
حسین الرحمن لدھیانوی مولانا سکا اللہ علی صاحب و محمد طیف بڑوٹی وغیرہ) ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء
میں رکھا گیا۔ معزز بستیوں کی دور راہگیر و نیم ہفتی دعاؤں سے اس سنگاڑ زمین کو کنکرتہ بنایا۔
ہل شیخ الاسلام کو آگئی زمین میں بیج ڈال دیا ہوں انہیں اس کو پروان چڑھانے سے مدد کی
حرم میں وہ لڑکی ترقی کی جس کی نظیر پیش کر چکا ہوں۔ کسی ایسے مشکل ضرورت سے مدد کی کہ وہ جس کا
غیر ہی آپ غلط سے تیار کیا گیا ہو اور اول تائیں نہیں بیٹھ جس کی سر پرستی حاصل رہی ہو
(مولانا سید احمد صاحب مدظلہ العالی مدظلہ العالی) اور اسکی ہی پینڈہ افزائی کے ذریعہ گرائی یہ کشتی
حسینیدہ رواں دواں ہے۔

تعلیمی خاکہ ایک نظر میں

- (۱) شعبہ عربی :- اس شعبہ میں میران سے لے کر محققہ تک کی تعلیم اسلامیہ و بغاٹ اسلامیہ کی
گرائی میں ہو رہی ہے۔
- (۲) شعبہ فارسی :- جس میں میران بلندی سے گائیں تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔
- (۳) شعبہ تعلیم القرآن :- صحیح حروف و حروف قاعدہ قرآن کے ساتھ ساتھ حقیقی تعلیم دی جاتی ہے۔
- (۴) شعبہ تجوید و قرأت :- شعبہ اندازہ (۶) شعبہ و بیات (۷) شعبہ دوسرا اجازت
- (۸) شعبہ پرائمری (پہلی انگریزی) (۹) شعبہ ترقی عربی ادب (۱۰) شعبہ خوشنویسی
- (۱۱) شعبہ نثر و اشعار

زیر اہتمام :- حضرت مولانا رشید الدین خاں صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ ہذا

باسمہ تعالیٰ

مترجم : رام عیارے (محبوب خدا) پھر رام ملی (خدا کے قوی)
عرف ملی مراد جو بفضلِ سمانہ خلقِ گھوٹ اسلام ہو کر اب محمد عبداللہ بن
عبدالوہاب ہندی، بستوی مساجد ملی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ

مُحَمَّدٍ الْاَمِيْنِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ

الْمَقْبُوْلِيْنَ وَ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَهُمْ

مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

AF-1055



ناشر
محمد حنیف

۶/۲۱ اورنگ آباد، ناظم آباد کراچی ۷۵ پاکستان

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com